730

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلی والعاقبۃ للمتقین صلوٰۃ وسلاما علیٰ رسولنا الکریم

سیدنا محمد وآلہٖ واھل بیت اجمعین

پاک ہے وہ جس کا ادراک آنکھیں نہیں کر سکتیں اور وہ بصارتوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ لطیف خبیر ہے اور درود حضرت محمد الرسول اللہ خاتم النبیین پر نور الانورہ اور اسرار کھولنے والے اور بشارت دینے اور خوف دلانے والے ہیں اور ان کی آل پاک و اہل بیت پر خود حضور پر نور کے نور سے منور ہیں اور ان کے اولیاء امت پر جو بزرگ اور بہتر لائق سلام ہیں اور ایک عرصہ سے اس خواہش کا ستارہ میرے آسمانِ قلب پر روشن اور اس آرزو کا بدر کامل دل کے چوتھے آسمان پر جلوہ فگن تھا کہ ایک عمدہ سی تحریر تصوف مسائل اور حضور صابر پاک کے حالات پر لکھوں اور دام تحریر ان وحشیان قلبی کی تسخیر کے لیے بچھا دی خصوصاً یہ تو چراغ ودیعت باری تعالیٰ نے جو میرے شبستان علم میں اجالا پھیلایا اس سے صفحہ کاغذ روشن کر دوں شاید کہ یہ مبارک ذکر مجھ کو اور میری بصارت کو اس دنیوی تنگ مکاں سے وسعت کدہ دیدار کیف ولامکاں کی طرف لے جاوے

خداوند قدوس کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ انتہائی کوشش کے بعد بعض دوستوں کی خواہش وفرمائش وہمت افزائی وامداد سے جس میں اسمٰعیل صاحب اور عاطف صابری صاحب اور حسین میاں

کنور انرسنگھ صاحب خاص طور سے قابل ذکر حضرات ہیں یہ برادران تمنا کو میں افسوں قلم سے مسخر کیا اوران وحشتی و دلفریب صورتوں کو جو میرے دل میں پھرتی رہتی ہیں تحریر و تصور کے گلدام ہیں سے زبانیں ملکہ وہ گلہائے تحقیق میں جن کو دامن ورق پر بکھیر کر ذرخاص پیش کرنے کی کوشش کی ہے جو کچھ تفصیلی بیکلیں بنا کر گلوئے قلم میں پہنائیں مجھے امید ہے کہ ناظرین کا حسن قبول مجھ کو کان سعیکم مشکوراً کے خطاب سے سرفراز اور مخلصین کی حق شناسی نیاز مند ناکارہ کو ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کی خوشخبری سے ممتاز کرے گی جن کو مضامین کو بیان کرنے والا ہوں وہ چند تصوف کے مسائل ہیں جو ماہانہ رسالہ عزیز کلیر میں پیش کر رہا ہوں ایک مدت سے میری یہ خواہش تھی کیونکہ یہ مسائل و حقائق کچھ تو بزرگان عظام کے ساتھ مزاروں میں دفن ہو گئے اور جو کچھ کتابوں میں تھے ان میں اکثر دیمک کی نظر ہو گئی میرے محسن برادر کرم جناب فیض قادری صاحب اس میں میرے معاون ہیں انھوں نے بڑی قربانی کی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمادے تمام حضرات ناظرین سے درخواست ہے کہ ہماری ہمت افزائی کریں اور اس رسالہ کی بقا کے لیے دعا اور دوا دونوں کریں تاکہ نابیناؤں کو بصیرت حاصل ہو اور بیناؤں کو رب البصیرت کا قرب میسر آئے آمین الہ العالمین اپنے حبیب پاک اور ان کی اہل بیت کا صدقہ میری اس خدمت کو قبول فرمائے اور اپنے بندوں میں درجہ مقبولیت عطا کردے اور عوام کو علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کو چاہے اپنی رحمت سے صداقت دے۔

——— ٥ ———

Marfat.com

۱۲ اپریل ۱۹۸۴ء

محترم بھائی اکرام صابری صاحب آداب و نیاز کے بعد

بطفیل حضرت مخدوم پاک میں بعافیت یہاں پہونچا۔ تمام راستے میں ایک عجیب کیف طاری رہا اور جب بھی اس کیف کی تصدیق کی ضرورت محسوس کی تو آپ کی تصنیف کردہ کتاب آفتاب چشتیاں سے کی معلوم نہیں کیوں میں اس کتاب کو پڑھتے ہوئے یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اس میں جو کچھ بھی لکھا ہے وہ دیدہ ہے آپ نے جس ہستی کے حالات تحریر کیے ہیں ان کو پڑھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے قلم کی حالت تو صرف تحریر کنندہ کی ہے وہ ہستی خود بھی پرتو کیے ہوئے ہے کہ جس کی وجہ سے قلم سے وہ واقعات نکل رہے ہیں جن پر آج تک پردہ پڑا ہوا تھا اس سے پیشتر بھی بزرگان دین کے حالات پر کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور ان کو پڑھ کر عوام محظوظ بھی ہوتے ہیں لیکن اکثر کتابوں میں ایسا ہے کہ قلم کی روانی تو بہت ہے لیکن بصیرت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ان کتابوں سے قاری اس وقت تک کیف لیتا ہے جس وقت اسے پڑھ رہا ہوتا ہے لیکن وہ کتابیں کہ جن کے لکھنے والے کی حالت کسی ہستی کے پرتو سے ملبس ہو رہی ہو تو اس کتاب سے جو روحانی فیض حاصل ہوتا ہے وہ قاری میں ہمہ وقت جاری رہتا ہے جیسا کہ مثنوی روم میں حضرت مولانا روم کی زبان مبارک سے جو کچھ نکلتا رہا وہ شمس تبریزی کا فیض مبصرات کے بعد بولتا رہا چونکہ روح سے روح کا وصال مبصرات کے بعد عمل تھا اس لیے آج بھی مثنوی روم روح کے واسطے ایسی غذا فراہم کرتی ہے کہ جس کی لذت سے روح سرشار ہو کر مزاج کو وہ جامعیت دیتی ہے کہ جہاں مبصرات بھی اپنے تعین کو توڑ کر ورائے الوراء کی پوزیشن اختیار کر لیتے ہیں اور پھر آدمی شراب توحید کے خمار سے آشنا ہو جاتا ہے کہ اس میخانہ سے جو باہر آنے کی راہ ہے اس کو مزاج بڑی بڑی ریاضتوں کے بعد بھی قبول نہیں کرتا۔ بیشک و شبہ بزرگان عظام کو سمجھنے کے لیے اس میخانہ کی سڑک پر چلنے کے واسطے اسی بصیرت کی ضرورت ہے کہ جس سے آدمی توحید کے نشہ میں سرشار ہو اور استغراق کی ڈوجد کو مقبولی سے تھام کر درجۂ اعلیٰ پر پہنچنے کی کوشش کرے اور پھر اس میخانہ سے شراب توحید کو اس طرح پیے کہ اس کے نشے سے مبصرات کے بعد اس طرح متکلم ہو کہ محفل کا ہر شخص پکار اٹھے کہ یہ شخص جو کچھ کہہ رہا ہے وہ دیکھ کر اور کسی کے زیر سایہ کہہ رہا ہے۔

Marfat.com

الحمد للہ الذی نور قلوب المومنین والاولیاء المکرمین بقول لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ وجعلہم مظہر ذاتہ وصفاتہ واسمائہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد ن المختار الذی محبتہ واتباعہ سبب الوصول الی اقصی العز والافتخار وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار واولیاء امتہ الابرار بزرگان عظام کے جو سوانحات نیز کلمات شائع ہوتے ہیں وہ غلو اور مبالغہ سے پاک ہیں کیونکہ جو الفاظ ان کی زبان فیض ترجمان سے نکلتے ہیں وہ ان کے اپنے نہیں ہوتے بلکہ اس حقیقت جامعیت کے ہوتے ہیں جس کا فرمان ہے ومارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ یعنی یہ قرب نوافل ہے اور قرب نوافل اسکو کہتے ہیں کہ فعل کا فاعل بندہ ہو اور اللہ اسکا آلہ ہو چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے العبد یتقرب الی بالنوافل یسمع بہ بصرہ الذی یبصرہ ویدہ کہ یبطش بہ ورجلہ الذی یمشی بہ بی یبصر بی یسمع وبی یبطش وبی یمشی حضرت مولانا روم فرماتے ہیں علم حق در علم صوفی گم شود این سخن کے باور مردم شود۔ یہ حضرات جب قرب نوافل میں پہونچتے ہیں تو حق کا علم انکے علم میں گم ہو جاتا ہے اور ان کی دانش خدا کی دانش ہو جاتی ہے پھر جو الفاظ ان سے صادر ہوتے ہیں وہ ہر طرح مکمل اور پرتاثیر ہوتے ہیں مذہب اسلام جس صورت میں لیکر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں یہ حضرات دین اسلام کو اسی صورت دیکھ کر اس پر قائم اور برقرار ہیں تمام مبصرات محسوسات اور معقولات ان حضرات کے تابع فرمان ہیں اور جیسے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں پر فوقیت حاصل ہوئی اسی طرح عوام پر ان بزرگان عظام کو فوقیت حاصل ہے حضرت رسول مقبول ظاہری علم نہ رکھتے تھے یعنی کسی ظاہری استاد سے کوئی ظاہری حاصل نہیں کیا۔ مگر آپ پر اس علم کا انکشاف ہوا ہے جو سب علموں کی ماں ہے اور لقب مبارک امی ہے اور خود سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک ہے انا مدینۃ العلم۔ آپ پر علم لدنی کے حقیقہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے آپ کی زبان مبارک سے جو الفاظ صادر ہوئے ہیں وہ کلام اللہ کے نام نامی سے پکارا جاتا ہے اور اس پر سب مسلمانوں کا ایمان ہے

فقط پیرزادہ فیض الرحیم قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن

منبعِ سرِّ نبوت ہم ولایت حیدری
آفتابِ چشتیاں مخدوم صابر کلیری

آفتابِ چشتیاں

مخدوم صابر کلیری

یعنی

مکمل سوانح حیات مبارک بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر
سلطان الاولیاء ختم الارواح
رحمۃ اللہ علیہ

از

محمد اکرام صابری حکیم
جاروب کش آستانہ عالیہ صابریہ
پیران کلیر شریف

Marfat.com

آفتابِ چشتیاں

تعداد اشاعت : ایک ہزار

ھدیہ : ۱۵ روپے

اشاعت اول ۵۰۰ : ۱۹۸۰ء

اشاعت دوم ۵۰۰ : ۱۹۸۱ء

اشاعت سوم ۱۰۰۰ : ۱۹۸۳ء

طباعت :

ناشر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق حق حق

پیش لفظ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

قُلْ عشقِ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

مذہبی وَحُبّہٗ مِلّتِی وَطَاعَتُہٗ مَنْزِلِی

(یہ کہ) حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے۔

بزرگان دین نے اپنی گفتار اور اپنے کردار سے سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو نمونہ پیش کیا اسکو پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے اور انشاء اللہ رہے گی عشق الٰہی کی سرمستیوں میں وہ ایسے گم تھے کہ انھیں اپنی ہستی کا ہوش تک نہ تھا۔ ایسے ہی تسلیم و رضا کے پیکر توکل و قناعت کے رہبر حضرت مخدوم علاءالدین احمد صابر کلیری تھے ان کی زندگی نکات طریقت کا دفینہ تھی حقیقت و معرفت کا آئینہ تھی معرفت الٰہیہ کا سر چشمہ تھی آفتاب چشتیاں اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے

آمین

آفتاب چشتیاں کا تیسرا ایڈیشن پیش خدمت ہے۔

ناچیز

احسان احمد صابری

کانپور

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

Marfat.com

کلام

حضور علاء الدین احمد صابر کلیریؒ

من سودائے محبت والہ و دیوانہ ام
میں محبت کے سودا کی وجہ سے عاشق دیوانہ ہوگیا

عاشق شوریدہ سر محو رخ جانانہ ام
اور جوش میں آئی ہوئی عاشق کے باغ کی رخ جاناں میں گم ہوگیا

قبلہ گویم یا پیغمبر یا خدا یا مصطفٰی
میں قبلہ کہتا ہوں یا پیغمبر یا خدا یا مصطفٰی

مبتلائے شوق بسیار است من دیوانہ ام
شوق میں مبتلا ہوگیا ہوں بہت زیادہ دریں دیوانگی کی حد تک پہونچ گیا ہوں

من بقربانت شوم اے ساقی بادہ فروش
میں تیرے قربان ہوجاؤں اے ساقی شراب بیچنے والے

از شراب بیخودی لبریز کن پیمانہ ام
بیخودی کی شراب سے میرے پیمانہ کو بھر دے

عشق آں شوخ پری رو جان صابر سوختہ
اس شوخ پری رو کے عشق کے شوخ میں صابر کی جان جلی ہوئی ہے

من نہ دانم شمع ام یا شمع از پروانہ ام
میں نہیں جانتا کہ شمع ہوں یا شمع کے لیے پروانہ ہوں

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ
۱۔	پیش لفظ	۳
۲۔	ولادت وخلافت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب والد ماجد حضرت صابر پاک رح کے والد محترم کا حالت سلوک میں ہرات پہونچنا۔	۹
۳	احوال نکاح	۱۱
۴	احوال ولادت باکرامت، حضرت صابر پاک رح	۱۳
۵	احوال وفات حضرت عبدالرحیم صاحب رح	۱۶
۶	حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب رح کا والد ماجد کی وفات کے بعد پاک پٹن شریف حاضر ہونا۔	۱۷
۷	احوال علاء الدین علی احمد صابر صاحب کا لنگر تقسیم ہونا	۲۰
۸	وفات پانا تین صاجزدگان حضرت بابا صاحب رح	۲۲
۹	حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی والدہ ماجدہ کا ہرات سے آنا اور عقد نکاح کرنا ۱۲ برس کے بعد	۲۳
۱۰	حضرت علاء الدین علی احمد صابر صاحب کا بیعت کرنا خاندان چشتیہ میں اور سید نظام الدین بدایونی کا بیعت کرنا اور مہر ولایت کا افشاء عام ہونا۔	۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ
۱۱	نقل سند خلافت	۲۹
۱۲	حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب سلطان الاولیاء کا کلیر شریف لے جانا۔ اور مسجد کا پلٹا جانا۔	۳۰
۱۳	تمام اولیائے معصر کا حاضر ہونا مزاج پرسی کو اور زمین کلیر کا آتش قہر سے جلنا۔	۳۸
۱۴	پیران کلیر کے فتح ہونے کا مختصر حال و پیش خبری حضرت صابر پاکؒ	۴۵
۱۵	شاہ دہلی کا آتش قہر سے خوف زدہ ہوکر حضرت بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو عرضی لکھنا۔	۴۷
۱۶	حاضر ہونا حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتیؒ کا	۵۰
۱۷	احوال وفات حضرت بابا صاحبؒ اور خواجہ شمس الدین ترک پانی پتیؒ کا واپس کلیر شریف آنا	۵۲
۱۸	حضرت نظام الدین اولیاء کا پاک پٹن شریف جاکر وقفہ ثانی کرنا۔	۵۷
۱۹	حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی	۵۹
۲۰	بارات کا مقید ہونا اور پھر حضرت محبوب پاک کی شفارش پر رہائی کرنا۔	۶۲
۲۱	حضرت نظام الدین اولیاء کا درجہ محبوبیت کا حکم صابر پاکؒ	۶۴
۲۲	تیاری بہشتی دروازہ روضہ حضرت بابا صاحبؒ	۶۶

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ
۲۳	حکم دینا حبس کبیر کا حضرت خواجہ شمس الدین کو حضرت صابر پاک رحمۃ اللہ کا	۶۸
۲۴	احکامات وصیت آمیز حضرت مخدوم صابر صاحب اور سوالات حضرت شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے۔	۷۰
۲۵	حضرت خواجہ شمس الدین کو بموجب حکم آمیر کو جانا	۷۷
۲۶	حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت کا واپس کلیر آنا	۸۰
۲۷	حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا صحرائے زخار میں پہونچ کر بے داد ہونا۔	۸۲
۲۸	حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء کا بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف ہونا۔	۸۵
۲۹	حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت کا وفات پانا	۸۶
۳۰	تشریف آوری حضرت عبد الحق رُودولوی رح	۸۸
۳۱	حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کا کلیر شریف حاضر ہونا۔	۹۰
۳۲	حضرت مخدوم شاہ نور الحق حبس کبیر گل در گل فرمانا	۹۲
۳۳	وفات شاہ جلال الدین کبیر اولاولیاء قلندر ثالث	۹۵
۳۴	نکاح مسنون و فرزند کا تولد ہونا اور پیش خبری فرمانا مجدد کی۔	۹۵
۳۵	نکاح حضرت عارف حق کا اور حبس کبیر کرنا اور علیم اللہ ابدال کا انتقال فرمانا	۹۸

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ
۳۶	وفات حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق ردولوی رح	۹۹
۳۷	ولادت باسعادت شاہ محمد عجیب انور محمد حبیو صاحب رح	۱۰۰
۳۸	بیعت خلافت حضرت شاہ عبدالقدوس مجدد قطب عالم	۱۰۱
۳۹	حبس کبیر کرنا۔ حضرت شاہ کمال الدین صاحب کا اور وفات حضرت شاہ عارف صاحب رح	۱۰۳
۴۰	وفات حضرت شاہ کمال محمد عجیب انور محمد حبیو صاحب	۱۰۴
۴۱	حضرت قطب عالم صاحب کا ہر ماہ کلیر شریف جانا اور روضہ منور پختہ بنوانا۔	۱۰۵
۴۲	فرمودہ جناب حضرت مولانا جلال الدین تھانیسری صاحب در شان کائنات مولا علی کرم اللہ وجہہ	۱۰۷
۴۳	مختصر احوال فرحت اشتمال ولادت تا بلوغت جناب غوث پاک رح	۱۲۷
۴۴	نسب نامہ حضرت صابر پاک رح	۱۳۳
۴۵	اوراد شریف	۱۳۴
۴۶	شجرہ عالیہ قادریہ چشتیہ، صابریہ جدی پیشوائی	

Marfat.com

ولادت و خلافت حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام صاحبؒ والد ماجد حضرت صابر پاکؒ

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب ۱۱ ذیقعدہ ۵۴۱ھ روز دوشنبہ وقت سہ پہر تولد ہوئے۔ اور اوّل روز سے آثار مجذوبیت کے پائے گئے۔ جب عمر لائق مکتب بھیجنے کی ہوئی تو حواس درست نہ پائے کہ تعلیم ظاہری عمل میں آتی۔ اکثر زبان مبارک پر حال غیب کا آجاتا۔ جو اسی طرح پورا ہوتا۔ میں نے کبھی بموجب حکم اپنے والد ماجد کے روز حمل سے عبدالرحیم عبدالسلام کی طرف پشت نہیں کی۔ اکثر حضرت غوث پاک عبدالرحیم عبدالسلام صاحبؒ کو گود میں لے کر پشت کو بوسے دیتے اس وقت آپ پر وجد طاری ہوجاتا اور بے اختیار فرماتے "الحمدللہ" اور فرماتے میرے مست مجنوں جلالی یہ سن کر حضرت عبدالرحیم صاحب گود سے اٹھ کر بھاگ جاتے۔ جب حضرت عبدالرحیم، عبدالسلام کی عمر ۱۸ سال کی ہوئی۔ ۱۷ ذی الحجہ ۵۵۸ھ بروز شنبہ وقت مغرب حضرت غوث پاک نے حضرت سیف الدین عبدالوہاب صاحب کے ہاتھ، بیعت، توبہ، امامت، اور ارشاد سے ایک وقت میں مشرف فرما کر کیفیات ہر دو خاندان حنفیہ علوی کی تعلیم سے مستفیض کرادیا۔ اور دستار بندی کا خرقہ پہنا دیا اور ایک ٹپکا سرخ کمر سے باندھ کر مثال خلافت صاحب مجاز مرفوع الاجازت فرما کر عطا فرمائی۔ یکم محرم ۵۵۹ھ شب پنجشنبہ وقت تہجد کے یاھو یا من ھو یا من لیس لھو الا ھو زبان مبارک سے فرماتے

Marfat.com

گریبان پھاڑتے ہوئے دوڑے ہی گئے۔ اور نظر سے غائب ہو گئے۔ مع علیم اللہ ابدال کو واسطے نگرانی کے ساتھ کر دیا بموجب حکم غوث پاک رض

مختصر کیفیت ان دونوں خاندان حنفیہ کی یہ ہے۔ ایک سلسلہ رشدیہ حضرت عبدالرشید صاحب قطب شمالی فرزند حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف رح جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند ہیں سے مشتق ہو کر مولانا شمس تبریز کو پہونچایا۔ اور چند واسطوں سے حضرت سید اجمل امجد سے حضرت ابوالحسن علی ہنکاری کو حاصل ہوا اس تسلسل سے حضور غوث پاک بھی فیضیاب ہیں حضرات اس سلسلہ کے صاحب کیفیت روح جذبیہ، خدمات نقبا۔ رقبا۔ نجبا ابدال اوتاد، اغیاث، اقطاب پر مامور ہوتے ہیں۔ اور حضرت رجال الغیب بھی ۳۱۱ نفر ہیں اس سلسلہ سے متفق ہیں۔

دوسرا سلسلہ جلیلہ ہے جو حضرت عبدالجلیل صاحب قطب مشرقی فرزند حضرت محمد حنیف صاحب سے ہو کر حضرت عبداللہ علمبردار کو حاصل ہوا۔ اور چند واسطوں سے حضرت جوزسراج صاحب سے حضرت شیخ ابوالحسن علی ہنکاری صاحب کو پہونچا اس توسل سے حضرت غوث پاک زیب افزائے اس سلسلہ کے ہوئے اور حضرات اس سلسلہ کے مجذوب صاحب کیفیت، ولایت صفائی، اور کشف گوئی کے ہوتے ہیں کئی معتبر کتابوں میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ کا بغداد شریف ۵۶۹ھ ذی الحجہ میں جانا اور حضور غوث پاک سے ملاقات کرنا بھی تحریر ہے۔ اور آپ وہاں ۵ روز سات ساعت مقیم رہے وہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ کو ۲۶ ذی الحجہ ۵۶۹ھ بروز سہ شنبہ بعد نماز عصر بیعت فرمایا۔ اور وہاں سے بموجب حکم الہام باطنی ہندوستان تشریف لائے۔ اس ملاقات میں حضرت غوث پاک رح نے جناب بادشاہ دوجہاں صابر پاک کی پیشین خبری بھی سنائی جسے حضور غریب نواز نے اور حضرت قطب صاحب نے تحریر فرمالیا۔

محمد اکرام صابری حکیم

Marfat.com

حضرت صابر پاک کے والد محترم حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حالتِ سلوک میں ہرات پہنچنا و احوال نکاح

حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب مصور الورود تصنیف دہنی میں فرماتے ہیں۔ گیارہ مہینے بعد بروز عید الاضحیٰ ۵۵۹ھ شب سہ شنبہ قبل نماز عشاء کے علم اللہ ابدال نے واپس آکر بیان کیا عبدالرحیم صاحب چند روز سے ہرات میں مقیم ہیں۔ شیخ محمد اسحٰق صاحب کے مکان پر اور اب طبیعت پر جذب کا غلبہ نہیں ہے اور حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب اپنے مکتوب انوار الشہود میں فرماتے ہیں کہ میں ہرات میں داخل ہو کر ۵ ذی الحجہ ۵۵۹ھ روز چہار شنبہ وقت ظہر ایک مکان کے سامنے جاکر کھڑا ہو گیا اور اس مکان کا مالک شیخ محمد بن اسحٰق صاحب نے بکمال تکریم و تعظیم مجھے ٹھیرایا۔ گو پہلے میرا شجرہ نسب دریافت کیا اور ایک خط بنام مولوی محمود صاحب عرف سلیمان بلدہ کھوتوال ضلع ملتان کو لکھا کہ بموجب تحریر آنجناب کے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب بلا سعی و تلاش مجھے میسر آگئے ہیں۔ ان کو میں نے اپنے مکان پر مخزن دارین سمجھ کر ٹھیرا لیا ہے چند روز کے بعد شیخ محمد بن اسحٰق صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ کہ مولوی محمود صاحب عرف سلیمان جو بابا فرید الدین مسعود کے والد بزرگوار ہیں میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ حضور سرور کائنات فرما رہے ہیں کہ محمود تم اپنی دختر ہاجرہ ملقب بی بی خاتون کا نکاح عبدالرحیم عبدالسلام اوطاد غوث الاعظم سے کرنا۔ وہ ہرات میں آتا ہے اب وہ آپ کے آنے کی خوش خبری سن کر رحلت فرما گئے ہیں۔ ابھی لڑکی کی عمر ۱۳ سال ہے۔ حضرت شیخ محمد اسحٰق ارکان الشہود میں ہیں۔ اور حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب تواریخ ظہرت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحیم

Marfat.com

عبدالسلام صاحب دس سال تک ہمارے یہاں مقیم رہے اور اس عرصہ میں تحصیل علم ظاہر مکمل کی۔

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب انوار الشہود میں اور شیخ محمد بن اسحٰق ارکان الشہود میں اور محمد ابوالقاسم گرگامی تواریخ ظہرت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ہمراہ علیہم اللہ ابدال بلدہ کھوٹو وال علاقہ دیپال پور ضلع ملتان بزور ولایت ۱۱ ویں محرم ۵۹۰ھ کو پہونچے اور تاریخ سترھویں ماہ جمادی الثانی شب پنجشنبہ بوقت عشاء تقریب عقد نکاح انصرام و انجام ہوا اٹھارہ مہینے وہاں مہمان رہے بعدہ تینوں حضرات مع اہل خانہ واپس ہرات تشریف لائے اور شیخ محمد بن اسحٰق صاحب کے مکان پر مقیم ہوئے حضرت عبدالرحیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جس روز سے نکاح ہوا تھا ایک نور سرخ مثل یاقوت درخشاں کے میری پشت سے تا دماغ گردش کرتا تھا۔ اس وقت مجھے عجیب کیفیت محسوس ہوتی تھی۔

مختصر یہ کہ گیارھویں ماہ ربیع الاوّل ۵۹۱ھ شب جمعہ وہ نور میرے قلب سے منتقل ہو کر بطن مادر حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کے قرار پذیر ہوا۔ بعد نماز تہجد حضرات ابدال رجال الغیب میرے پاس آکر مبارکباد دینے لگے اور صبح کو حضرات رقبا، نجبا، اغیاث، اقطاب، میرے پاس آئے اور پیش خبری سرکار مخدوم صابر کی دینے لگے۔ حضرت عبدالرحیم صاحب فرماتے ہیں کہ جس روز سے مخدوم علی احمد صابر نے حمل میں قرار پایا تھا۔ اسی روز سے ہر ایک حضرات سالکان راہِ طریقت اور مجاذیب بادۂ وحدت کو اس قدر مدارج عروج حاصل ہوا کہ کبھی کسی متقدمین کے حالات سے کبھی یہ عروج نہیں سنا گیا۔ اور اکثر حضرات اقطاب و رجال الغیب میرے مکان پر آئے اور دو زانو بیٹھ جاتے۔ مخدوم صابر کی طرف منہ کرکے ادب بیان کرتے کہ جس روز سے شہنشاہ مسند ولایت کا ظہور ہوا ہے۔ ایسی کیفیت عجیبہ کے آثار باطن میں صادر ہوتے ہیں کہ ان کا بیان ہو نہیں سکتا۔ اور اکثر والدہ حضرت کی حضرت صابر صاحب کو ان سے گفتگو کرتے سنتی تھیں۔ اور خواب میں کبھی ایسا ہوتا تھا۔ گاہے وہ گفتگو یاد رہتی اور گاہ بھول جاتیں۔ اور میں نے اکثر حضرات اہل

Marfat.com

باطن کو یہ کہتے سنا کہ اس سے پہلے ہم ایک مشکل اہم حقیقی میں مبتلا تھے چند روز بچہ نے گفتگو کر کے ہمیں اس مشکل سے نجات بخشی۔ جب ۱۲ مہینہ حمل مدت کے گذرے ۹ روز باقی رہے تو والدہ مخدوم صابر نے شب کو جہد کرنے میں یہ آواز سنی۔ ظہور اللہ ہوں سماعت کر کے مجھ سے فرمایا میں نے الحمدللہ کہہ کر مبارکباد دی۔ چنانچہ ۹ روز تک یہ آواز روز بروز زیادہ سنائی دینے لگی۔ حضرت عبدالرحیم صاحب الشہود میں فرماتے ہیں ایک شخص مولوی برہان حاسد میرا سخت دشمن تھا۔ اور غوث پاک میرے جد امجد کی توہین کرتا تھا۔ اور میرے درپئے آزار رہتا تھا۔ مجھے خطرہ ہوا کہ یہاں سے ایران نزدیک ہے یہ لوگ میری خبر پائیں گے ہلاک کر دیں گے۔ میں بہت ملول اور مغموم تھا کہ والدہ صابرؒ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے آپ کی غمگینی کی میں نے مفصل بیان کیا تو والدہ صابر پاک نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت غوث پاک نے عالم خواب میں مجھ سے فرمایا ہے کہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں جس روز یہ مخدوم علی احمد صابر پیدا ہوگا یہ حاسد قہر خداوندی سے مارا جائیگا کہ تمام اہل ایران اور حاسدین کو عبرت ہوگی۔ یہ سن کر میں نے شکریہ ادا کیا۔

احوال ولادت باکرامت حضرت صابر صاحب

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب انوار الشہود میں فرماتے ہیں کہ قبل ایک روز ولادت باسعادت حضرت صابر صاحبؒ کے یہ آواز زیادہ سنائی دینے لگی۔ ظہور اللہ ہوں، بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۵۹۲ھ کو شب پنجشنبہ وقت تہجد حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب تولد ہوئے۔ اور اسی وقت ایک برق خشک باآواز لا الہ الا اللہ مولوی برہان حاجی حاسد کے سر پر گری۔ اور سر قلم کر گئی وہ حاسد فی النار والسقر ہوا اور جب اس قہر الٰہی

Marfat.com

کی خبر عام ہوئی تو شب شہر ہرات پر زلزلہ سا ہو گیا اور ہر جگہ جو اس خبر کو سنتا تھا حیرت کرتا تھا اور اکثر لوگ میرے پاس آئے اور داخل سلسلہ ہو کر تائب ہوئے

جس وقت سماۃ لبری دایا نے حضرت صابر پاک کو دیکھا سر مبارک کعبۃ اللہ کی طرف تھا دایا نے بغیر وضو جو قصد غسل دینے کا کیا آگ قاہرہ جسم میں پیدا ہوئی۔ اس کے خوف سے وہ ڈر کر ایک طرف کھڑی ہو گئی تو حضرت کی والدہ نے فرمایا کہ تجھے معلوم نہیں کہ یہ بچہ اولاد حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی حسنی و حسینی سے ہے جلد وضو کر اور دو رکعت صلوٰۃ الاستغفار پڑھ اس کی جلد آمد کی پیشن خبری سے دفتر بھرے پڑے ہیں اور کب سے اس کا انتظار ہے۔

الغرض دایا نے بموجب حکم وضو کیا اور صلوٰۃ الاستغفار پڑھ کر حضرت صابر پاک کو غسل دے کر والدہ صاحبہ کے پہلو میں لٹایا اور کفنی پارچہ متبرکہ جد امجد ممدوح پہنائی۔ حضرت صابر پاکؒ نے جو آنکھ وا کی جانب آسمان تو ایک آواز زبردست پیدا ہوئی اور چھت اس مکان پختہ کی شق ہو گئی اور وہ چھت ٹوٹ کر پشت مکان پر جا گری اور آسمان برابر سرخ مثل یاقوت کے ٹکڑے آئے جسم مقدس حضرت صابر صاحب سے ہم آغوش ہو گئے اور آسمان کو لے چلے اور کچھ دیر میں واپس آئے اور اس سے ایسی خوشبو پھیلی کہ تمام شہر اس سے معطر ہو گیا اور وہ روشنی تمام لوگوں نے دیکھی۔ چنانچہ اس روشنی کو دیکھ کر حضرت ابوالقاسم گرگانی میرے پاس آئے اور فرمایا کہ دیکھو تو آسمان پر کیا عالم ہے میں نے حضرت صابر صاحب کا دنیا میں تشریف لانا ان کو بتایا تو وہ خوش ہوئے اور زیارت حضرت صابر پاک کی کی۔ صبح تک یہی عالم رہا۔ طلوع آفتاب سے حضرات اغیاث، اقطاب، ابدال، نقبا، نجبا، رجال الغیب آئے اور حضرت صابر پاک کے دست و پا کو بوسہ دیتے اور زیارت شرف سے مشرف ہوتے اور وجد کرتے اور قلب منور کو چومتے۔

حضرت عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ اکثر حضرت صابرؒ ایام شیر خواری میں صائم و صابر رہتے چھ مہینے چالیس روز کے بعد جب کئی روز ہو گئے۔ دودھ نہیں

Marfat.com

پیا تو میں بموجب حکم عالم مثال چار رکعت نماز صلوٰۃ الصلوٰۃ شکریہ ادا کی (ادائے آثار صبر ہیں) اور حضرت کے چہرہ منور کو بوسہ دے کر ۲۱ مرتبہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ و باذن اللہ پڑھ کر دم کیا حضرت نے فوراً دودھ پی لیا۔ اور یہ معمول بنا لیا کہ ایک روز دودھ پیا کرتے اور ایک روز صائم رہتے ایک سال تک یہی معمول رہا اور جب دوسرا سال شروع ہوا تو ایک روز دودھ پیا کرتے اور دو روز صائم رہتے۔ حضرت عبدالرحیم صاحب فرماتے ہیں کہ روزانہ ایک نہ ایک کرامت ظہور پذیر ہوتی رہتی ہے ایک روز ۲۰ ربیع الآخر ۵۹۴ھ بروز سہ شنبہ بعد نماز فجر مراقب بیٹھا تھا۔ ایک سانپ عجیب شکل مجھ پر آ کر گرا میں نے دیکھا ایک سانپ دو ٹکڑے ہوئے پڑا ہے اور پاس ہی حضرت صابر پاک بیٹھے ہیں میں نے حضرت مخدوم صابر کی والدہ کو جگا کر دکھایا تو وہ بولیں کہ میں خواب میں دیکھ رہی تھی کہ حضرت صابر پاک مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میں نے سانپوں کے بادشاہ کو مار ڈالا ہے اب سب سانپ مجھ سے وعدہ کر گئے ہیں کوئی سانپ میرے خاندان والے کو نہیں کاٹے گا۔ اور اگر کاٹ لیا تو زہر نہیں چڑھے گا۔ میں وہ دونوں ٹکڑے اٹھا کر باہر لایا اور شیخ ابوالقاسم گرگانی، شیخ ابوالبرکات صاحب شیخ ابوعبداللہ صاحب اور شیخ ابومسعود صاحب وغیرہ کو دکھایا اور بہت سے جاننے والوں نے دیکھ کر بتایا کہ یہ سانپوں کا بادشاہ ہے

جب حضرت صابر پاک تیسرے برس میں شروع ہوئے تو خود بخود شیر نوش کرنا چھوڑ دیا اور جب چوتھے برس میں داخل ہوئے تو اکیسویں ربیع الاول ۵۹۶ھ کو آپ کی زبان کھلی اور سب سے پہلے یہ فرمایا: "لاموجود الا اللہ" میں اس وقت اپنے معمول کے مطابق نام اپنے جد امجد کا تلاوت کر رہا تھا یہ نام سن کر سجدہ شکر ادا کیا اور چار رکوٰۃ صلوٰۃ الصلوٰۃ ادا کیں۔ اور دعا کی اور شکر ادا کیا کہ الٰہی تو نے اول اپنا نام صابر کی زبان سے ادا کر دیا اور وقت ادا کرنے اس کلمہ کے حضرت پر ایک حال طاری ہوتا تھا۔ اور آپ بجانب کعبۃ اللہ

Marfat.com

سجدۂ شکر ادا کرتے۔ اوّل وقت فجر۔ پھر وقت ظہر۔ پھر وقت عصر پھر وقت مغرب، پھر عشاء اور پھر وقت تہجد کے۔ آپ سجدہ ریز رہتے اور اس وقت رنگ چہرۂ انور کا الوان تلوین سے بدل جاتا تھا۔

احوالِ وفات حضرت عبدالرحیم صاحب

حضرت محمد ابو القاسم ظہرت نامہ میں اور محمد بن اسحٰق ارکان الشہود میں اور حضرت شیخ مجد الدین صاحب بغدادی رح لسان الوحدت میں اور حضرت شیخ سعد الدین صاحب مکتوب ارض الوجوب میں اور حضرت شیخ نجم الدین صاحب رازی رح مکتوب حوض القربت میں اور حضرت شیخ جمال الدین صاحب بن جلال الدین صاحب ممات الوریدین میں اور حضرت شیخ فرید الدین صاحب عطار رح گمان الغیب میں اور حضرت عبد الوہاب صاحب گگانی رح خلیفہ حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب رح شرف النعمت میں متفق اللفظ فرماتے ہیں کہ سترھویں ماہ ربیع الاوّل ۵۹۷ھ کو روز دوشنبہ بعد نماز ظہر حضرت صابر پاک کے والد ماجد حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب رح کے زیر ناف درد شروع ہوا۔ اور دم بدم بڑھتا گیا کچھ حضرات مذکورہ بالا نے حضرت صابر پاک کے حضور حاضر ہو کر عرض کیا آپ کے والد مکرم کی طبیعت سخت خراب ہے دعا فرمائیں۔ حضرت نے جواب دیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری تیار ہو رہی ہے اور فرشتوں کی آوازیں سن رہا ہوں اور ایک خلعت فاخرہ میرے والد کیلئے تیار ہو رہی ہے، اور اب وہ تشریف لایا چاہتے ہیں اور وہ خلعت میرے والد کو پہنا کر لیجائیں گے اب دعا سے کچھ نہ ہوگا۔ حضرت صابر پاک کا اتنا فرمانا تھا کہ روح مقدس جسم اطہر سے پرواز کر گئی۔ نہایت خوشبو سے گھر معطر ہو گیا اور ہر ایک یہ دریافت کرتا تھا کہ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب کے دوست صاحب مکان کے بھائی تھے اور کافی فاصلہ پر ان کا مکان تھا

Marfat.com

وہ خوشبو ان تک پہونچی اور وہ بے چین ہو کر تشریف لائے، خوشبو ان کو طرف کوئے محبت کے کھینچ لائی۔ جب وہ مکان پر حاضر ہوئے تو اس بلبل گلبنِ وحدت کو گل مقصود تو حضرت احدیث سے ہم آغوش ہو کر عطر افشاں دیکھا ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
رُوئے گل سیر نہ دیدم و بہار آخر شد

حضرت ابو احمد بن اسحٰق صاحب رح صاحب مکان کے بھائی حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب کے دوست تھے۔ ان ہی نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب کو غسل دیا۔ اور بتقاضۂ محبّت حضرت موصوف نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب کے گیسو ہائے ژولیدہ تابدار اور باہم پیچیدہ چون شب ہجر دراز کو اپنے ہاتھ سے شانہ کیا۔ عبدالوہاب صاحب گمانی خلیفہ آنحضرت اور حسام الدین حنبلی صاحب، صاحب مکتوب صباغ اور شیخ رضی الدین صاحب نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام کو مزار مبارک میں اتارا حضرت کا مزار بیرون شہر ہرات جانب شمال شہر کے پہلو میں شہر سے ۲۰۰ قدم کے فاصلے پر ہے

حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب رح کا والد ماجد کی وفات کے بعد پاک پٹن شریف حاضر ہونا

حضرت ابو القاسم گرگانی تواریخ ظہرت نامہ اور مرقوم الصدر میں فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب رح بعد دفینہ اپنے والد ماجد کے ایک سال کامل مدّت خاموش رہے اور کسی سے بات نہ کرتے تھے اس عرصہ میں جو حضرات اہل باطن حاضر ہوتے تھے وہ حضرت کے دست مبارک کو بوسہ دیتے تھے۔ اور دولت استغراق حاصل کرتے اور جب چھٹے سال میں

Marfat.com

داخل ہوئے تو حالت غلبہ جذب کی طاری ہوگئی ایک سال کے بعد طبیعت اقدس پر حواس عالم امکان کے صادر ہوئے اور اکثر مکان سے آواز ظہور اللہ ہوں آتی تھی اور جب سات سال عمر شریف کے پورے ہوگئے تو مکان سے یہ آواز آنا بند ہوگئی۔ اکثر فاقہ ہوتا تھا۔ حضرت آٹھویں وقت کچھ تناول فرماتے تھے۔ یا صرف پانی پی لیا کرتے تھے۔ شب میں فرش پر بغیر بستر کے آرام فرمایا کرتے ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضرت کی والدہ ماجدہ نے مجھے بلا کر نہایت خوشبودار چاول کھا اور فرمایا آج صبح مجھ سے حضرت مخدوم صابر صاحب نے فرمایا کہ بھوک لگی ہے کچھ کھلا دو۔ میں نے کہا اچھا اور بہت کچھ تدبیر کی۔ مگر کچھ میسّر نہ آیا۔ بعد نماز ظہر حضرت نے پھر فرمایا۔ میں نے مجبوراً ہانڈی چولھے پر رکھ دی پانی ڈال کر کہا کہ ابھی تیار ہوا جاتا ہے تو کھلاتی ہوں۔ حضرت جب کبھی کھانا مانگتے تو میں کہہ دیتی ابھی تیار نہیں ہوا ہے الغرض بعد نماز مغرب خود بے تاب ہو کر ہانڈی کھول کر دیکھا اور مجھ سے فرمایا کہ کھانا تیار ہے۔ مجھے کھلا دو۔ میں نے جا کر دیکھا چاول تیار، حیران ہوئی ابھی انھیں کھلا کر فارغ ہوئی ہوں اب یہ تعلیم باطنی کے لائق ہو گیا ہے بعد مشورت ان حضرات کے حضرت کی والدہ ماجدہ پاک پٹن شریف کیلئے روانہ ہوئیں اور ۲۵ شعبان سنہ ۶۰ھ روز چہار شنبہ وقت عصر پاک پٹن شریف پہونچے۔ راہ میں حضرت علیم اللہ ابدال ملے تو انھوں نے کہا کہ اگر حکم ہو تو آمد کی اطلاع پاک پٹن شریف پہونچے۔ راہ میں حضرت علیم اللہ ابدال ملے۔ انھوں نے کہا کہ اگر حکم ہو تو آمد کی اطلاع پاک پٹن شریف پہنچا دو۔ میں نے پوچھا آپ اتنے دن کہاں تھے۔ علیم اللہ ابدال نے جواب دیا میں باطنی طور پر خدمت پر مامور تھا۔ اب حکم ہوا ہے کہ میں تا زلیست حضرت صابر پاک کے ساتھ رہوں گا۔

جب ہم سب لوگ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کے حضور حاضر ہوئے تو سب سے پہلا کلمہ حضرت صابر پاک کی زبان مبارک سے یہ ادا ہوا۔ آج سے ۳ سال بعد میرے جدّ امجد کا وصال ہو جائیگا۔ حضرت بابا صاحب

Marfat.com

دریافت فرمایا کہ تم تو یہاں ہو آپ کے جد امجد سیف الدین عبدالوہاب صاحب بغداد میں ہیں. تمھیں کیسے معلوم ہوا. ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے قلب کی طرف توجہ کی تو اپنے والد کو دیکھا اور ۱۳ انگلیاں میرے سامنے آئیں جو موت پر دلالت کرتی ہیں. حضرت بابا صاحب نے آپ کو سینے سے لگایا اور یہ کیفیت آپ پر کبھی وجد کی طاری ہو گئی حالت وجد میں یہ کلمات حضرت صابر صاحب کی نسبت صادر ہوتے تھے۔ مرحبا فرزند علی احمد صابر لیطن الولی لیطن الولی۔ لیطن الولی۔

عجیب کیفیت اور وجد کی حالت حضرت بابا صاحب پر طاری تھی جب افاقہ ہوا تو حضرت کی والدہ ماجدہ نے حضرت بابا صاحب سے عرض کیا کہ بھائی صاحب یہ بچہ میں آپ کی غلامی کیلئے لائی ہوں حضرت نے فرمایا میں تمہارا بہت ممنون ہوں کہ تم نے ایسا سعادت مند فرزند مجھے عطا کیا. مگر ۳ سال بعد اس کی تعلیم باطنی شروع کروں گا. ابھی تعلیم ظاہری کی ضرورت ہے حضرت ابوالقاسم صاحب گرگامی فرماتے ہیں کہ ۳ سال وہاں پاکپتن شریف مہمان رہے۔

احوال حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب کے بیعت ہونے کا

حضرت بابا صاحب سرالعبودیت میں فرماتے ہیں حضرت صابر صاحب نے ۳ سال میں مجھ سے جس قدر تحصیل علم کیا دوسرا لڑکا چھ سال میں نہ کر سکتا تھا. اور آپ اکثر ۳ روز کاٹے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور چوتھے روز کچھ تناول فرما لیا کرتے تھے۔ شب یکشنبہ ۲۱ویں شوال ۶۰۳ھ کو مجھ سے عالم مثال میں حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب دادا حضرت صابر پاک سے ملاقات ہوئی اور انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ ہم مخدوم صابر کو آپ کے سپرد کرتے ہیں. یہ سن کر میں نے علیم اللہ ابدال کو واسطے مزاج پرسی کے بغداد شریف بھیجا. بتاریخ ۲۵ شوال ۶۰۳ھ

Marfat.com

شب پنجشنبہ کو بعد نماز تہجد کے حضرت ابوالقاسم میرے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ آج میں بعد نماز تہجد سو گیا تھا۔ عالم مثال میں حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب کے جنازے میں شریک ہوا۔ اور آج مخدوم صابر پاک پر تمام شب حالتِ جذب طاری رہا اور روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر کے آکر حال رحلت فرمانے کا حضرت سیف الدین عبدالوہاب صاحب جد امجد حضرت صابر پاک کا فرمایا۔

چنانچہ اسی روز قبل نماز مغرب کے میں نے علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب کو بیعت کیا اور اجازت سے ہر دو خاندان کی حنفیہ علوی کی تعلیم سے مشرف کیا۔ مفصلہ ذیل اشیاء وجیہ الدین سوداگر بن شیخ رکن الدین بن علاؤ الدین سینانی کشمش ستانوے مثقال اور نخود بریاں مقشر دو صد رطل، خرمائے مدنی ۵ صد عدد میری نظر کو لائے تھے۔ فاتحہ کر کے تقسیم کر دیئے گئے۔ اس روز حضرت مخدوم صابر صاحب نے اپنا حصہ نوش فرمایا تھا بعدہٗ جب میں گھر میں گیا حضرت صابر پاک کی والدہ نے مجھ سے فرمایا کہ اچھا اب میں جاتی ہوں میں میرا صابر بھوکا نہ رہے۔ اگر زندہ رہی تو بعد ۱۲ برس کے میں آؤں گی اور صابر پاک کی شادی کروں گی۔

میں نے ہر دو امور پر تبسم کیا اور خاموش ہو گیا اور حضرت صابر پاک کو ان کی والدہ کے روبرو بلا کر حکم دیا کہ آج سے تم لنگر فقراء اور مساکین کو تقسیم کیا کرو۔ یہ سن کر والدہ بہت خوش ہوئیں اور حضرت ابوالقاسم گرگامی کے ہمراہ واپس ہرات تشریف لے گئیں

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب کا لنگر تقسیم فرمانا

حضرت شیخ فضل الرحمن صاحب برادر عموزاد حضرت بابا صاحب اپنی تصنیف نظیر الخطیب میں فرماتے ہیں کہ ۲۶ شوال ۶۰۳ھ کو بعد نماز اشراق پہلی بار لنگر شریف تقسیم فرمایا۔ حضرت مخدوم علی احمد علاؤ الدین صابر صاحب نے حضرت موصوف روزانہ اشراق کے بعد اور شام بعد نماز مغرب لنگر تقسیم فرما کر حجرہ شریف میں تشریف لے جاتے اور تنہا رہتے اور لنگر شریف تقسیم فرما کر یہ دعا نوری با آواز بلند تلاوت

Marfat.com

فرماتے اور حجرہ میں تشریف لے جاتے۔ دعائے نوری یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ اَللّٰھُمَّ اجعل لی نورًا فی قلبی و نورًا فی قبری و نورًا فی سمعی و نورًا فی بصری و نورًا فی شعری و نورًا فی بشری و نورًا فی لحمی و نورًا فی دمی و نورًا فی مخی و نورًا فی عظامی و نورًا فی بین یدیّ و نورًا مِن خلفی و نورًا عن یمینی و نورًا مِن شمالی و نورًا من فوقی و نورًا من تحتی وسلّم حقاً ھو۔ ط یا نورُ یا نور یا نور حق ھو حق اللہ حق حق حق۔

اور جب سے لنگر شریف تقسیم فرمانا شروع کیا تھا اس روز سے آپ کو کسی نے کچھ کھاتے پیتے نہ دیکھا۔ حضرت شیخ فضل الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۱ ذلقعدہ ۶۰۳ھ بروز جمعہ مجھے مکاشفہ ہوا کہ حضرت صابر پاک اپنے حجرے میں رو رہے ہیں۔ اس روز ان کی والدہ مکرمہ معظمہ کو تشریف لے گئے ۵ روز ہوئے تھے۔ جب حضرت صابر پاک لنگر فرما کر حجرہ میں تشریف لے جانے لگے تو میں ساتھ ہو گیا اور راستہ میں دریافت سبب گریہ کا کیا تو حضرت نے جواب دیا کہ مجھ کو سلوک کے حذف ہو جانے کا صدمہ ہے اب مجھ سے صرف اولیاء اللہ حضرات رجال الغیب ہی فیضیاب ہو سکیں گے اور ارشاد تمام عالم میں کشادہ نہ ہو گا خدا خیر کرے۔ یہ جذبہ کیا رنگ لاتا ہے مگر الحمد للہ آنچہ رضائے مولا از ہمہ اولیٰ یہ سن کر میں بغرض برج اوقات حجرہ سے باہر چلا آیا۔ لنگر شریف تقریباً ۳۰۰ نفر مساکین وخدام و مہمانان بارگاہ کو کافی ہوتا تھا (دونوں وقت) حضرت مخدوم علاء الدین صابر صاحب سلطان الاولیاء شغل نوری فرمایا کرتے تھے جس کے باعث آپ نے خورد ونوش بند کر دیا تھا اس کا شغل بھی لوازمات کیفیت باطن مرتبہ شہنشاہ ولایت میں سے ہے صاحب اجازت ومجاز علو العزم والمرتبہ کو چند عرصہ

Marfat.com

ورزش کاملہ میں اس قدر مقدرت حاصل ہوئی ہے کہ وقت مشغولیت اس شغل کے جسم شاغل بجز شعلہ لمعات انوار تقدس کے دیکھنے والے کو نظر نہیں آتا۔

وفات پانا تین صاحبزادگان حضرت بابا صاحب رح

حضرت بابا صاحب اپنی تصنیف سر العبودیت میں فرماتے ہیں کہ میں اکثر بموجب حکم باطن سفر پر جایا کرتا تھا میں سفر پر گیا جب سفر سے مکان پر پہونچا تو معلوم ہوا ۲۷ محرم ۶۱۰ھ کو روز سہ شنبہ وقت زوال نعیم الدین لپسر میرا العمر ۳ سال دروازہ میں حجرہ مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کے روزن سے جھانکا اسی وقت فوت ہو گیا اور دوسرا فرزند میرا العمر ایک سال فرید بخش یکم صفر ۶۱۰ھ کو حجرہ کے قریب حجرہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کیا ایک بچھو قوم جرارہ نے کاٹا اور بر بن مو سے خون جاری ہو گیا اور ایک پہر میں انتقال کیا۔ یہ واقعہ سن کر سب لوگوں کو ہدایت کی کہ مخدوم صابر صاحب شمشیر برہنہ ہیں جو کوئی اس کے قریب ہوگا ہلاک ہو جائے گا۔ جس وقت حجرہ سے تشریف لایا کرتے کوئی اس کے قریب نہ جایا کرو یہ حکم سن کر سب خادم خائف ہو کر متنبہ ہو گئے اس واقعہ کے ۱۱ روز کے بعد فرزند عزیز الدین لعمر ۲۲ سالہ نے بغیر اجازت لنگر خانہ میں جا کر ابوالقاسم نوذدی سے لنگر لے کر تقسیم فرمایا۔ ہر چند ابوالقاسم نے منع کیا مگر وہ نہ مانے ابوالقاسم نے کچھ لنگر بچا کر رکھ لیا تھا مگر وہ بھی بجبر لے کر تقسیم کر دیا۔ حضرت صابر پاک وقت مقررہ پر تشریف لائے اور لنگر طلب فرمایا۔ کھنڈاری نے فرمایا آپ کے بھائی عزیز الدین تقسیم کر گئے ہیں۔

ادھر عزیز الدین صاحب اپنی والدہ ماجدہ سے فرما رہے تھے کہ لنگر آج ہم نے تقسیم کیا ہے والدہ ماجدہ نے عزیز الدین سے فرمایا کہ خدا خیر کرے تمہیں ایسا نہ کرنا چاہئے تھا۔ ادھر صابر پاک نے فرمایا کچھ باقی ہے۔ کھنڈاری نے جواب دیا حضرت اب کچھ باقی نہیں ہے تو صابر پاک کی زبان سے نکلا کہ وہ نوذدی

53460

Marfat.com

کیوں باقی ہے۔ اتنا فرمانا تھا کہ روح عزیز الدین پرواز کر گئی گھر میں کہرام برپا ہوا
میں نے بھی سن کر کہا کہ وہ موذی کیوں بلا اجازت خدمت علی احمد صابر میں دخیل ہوا۔

حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی والدہ ماجدہ کا ہرات سے آنا اور عقد نکاح کرنا ۱۲ برس کے بعد

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر اعیانت الہند سر العبودیت میں فرماتے ہیں کہ علیم اللہ ابدال نے ان تینوں واقعات کی خبر میری ہمشیرہ کو ہرات پہنچائی اور والدہ آپ کی واسطے عذر داری تشریف لائیں آپ ۱۹ رجمادی الثانی سنہ ۶۱۱ھ بروز جمعہ وقت عصر پاک پٹن شریف پہونچیں۔ اور حضرت صابر پاک کو دیکھ کر مجھ سے فرمایا کہ بھائی میں نے چلتے وقت آپ سے کہا تھا کہ تم میرے صابر کو کفو کا نہ رکھنا مگر آپ نے اسے ایک دن بھی آپ نے کھانا نہیں دیا۔ میں نے فوراً حضرت صابر پاک کو طلب کیا اور یہ دریافت کیا کہ میں نے تمہیں لنگر شریف تقسیم کرنے پر مامور کیا تھا تم نے کیوں نہیں کھایا۔ حضرت صابر پاک نے فرمایا آپ نے مجھے کھانے کی اجازت نہیں دی تھی یہ سن کر میں نے ہمشیرہ سے کہا دیکھا تم نے تم خود جانتی ہو جیسا بیش خبری ہیں آپ کو علم ہو چکا ہے یہ بچہ کھانے کے لئے نہیں پیدا ہوا ہے کچھ روز کے بعد میری ہمشیرہ نے مجھ سے کہا کہ بھائی صابر پاک کی شادی اپنی دختر خدیجہ بیگم عرف شریفہ سے کردو میں نے ہر چند فہمائش کی اور سمجھایا مگر انھوں نے نہ مانا بلکہ یہ کہاں کہ میں بیوہ ہوں اور صابر پاک یتیم ہے اس لئے آپ کو یہ شادی خوش نہیں آتی میں نے مجبور ہو کر حکم ادائے رسوم کا کیا الغرض ۱۲ شوال سنہ ۶۱۳ھ بروز چہار شنبہ قبل مغرب نکاح مخدوم علی احمد صابر صاحب ہوا شب کو والدہ مخدوم علی احمد صابر صاحب نے خلاف معمول چراغ روشن کیا اور دلہن کو حجرہ میں داخل کر دیا اور خود حجرہ شریف کے دروازے تمام شب بیٹھی رہیں۔ یہ سب کچھ کام چپکے

Marfat.com

چکے ہوا۔ گو دلہن کو حجرہ میں داخل کرنے کا وقت تہجد کا تھا۔ جب حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب نے سلام پھیرا تو حجرہ میں کسی دوسرے کی موجودگی کا احساس کر کے آپ نے دیکھا اور پوچھا کہ کون ہے؟ عروس نے جواب دیا، کہ آپ کی زوجہ حضرت مخدوم علی احمد صابر نے فرمایا کہ خدا تو فرد ہے زوجہ سے کیا کام؟

اس وقت زمین سے ایک آگ پیدا ہوئی اور چشم زدن میں دلہن خاک کا ایک ڈھیر تھی یہ بات سن کر حضرت کی والدہ ماجدہ اندر آئیں اور زنجیر کھولی۔ جب تک وہ اندر آئیں یہ کام ہو چکا تھا۔ حضرت کی والدہ ماجدہ نے حجرہ میں داخل ہو کر فہمائش کرنا چاہتی تھیں۔ حضرت صابر صاحب کی والدہ اور حضرت غوث پاک کی بہو تھیں آخر بابا صاحب کی ہمشیرہ بھی تھیں۔ سب کچھ ایک نظر میں سمجھ گئیں۔ آپ نے دونوں ہاتھ پشت پر حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کے مارے اور فرمایا کہ میں اب تیرے ماموں کو کیا جواب دوں گی؟ حضرت صابر پاک نے فرمایا کہ میں نے کیا کیا؟ والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ آج ہی میں نے تیرا نکاح تیرے ماموں کی دختر سے کیا تھا۔ اور تو نے اسے جلا دیا مگر حضرت صابر پاک نے جواب دیا کہ مجھے اس کا بالکل علم نہیں۔ اسی روز والدہ صاحبہ کی طبیعت خراب ہو گئی اور آخر دق ہو گئی آخر ۲ محرم بروز جمعہ بعد نماز مغرب ۶۱۴ھ کو حضرت کی والدہ ماجدہ نے اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔ اس کی خبر حضرت صابر پاک کو ہوئی۔ آپ لنگر تشریف فرمانے لائے تھے۔ لنگر تقسیم فرما کر حجرہ میں داخل ہو گئے پھر باہر تشریف نہ لائے۔ استغراق ہو گیا۔ تیرہ سال سات مہینے گیارہ روز لنگر تقسیم ہوا۔

Marfat.com

حضرت علاؤالدین علی احمد صابر صاحب کا بیعت کرنا خاندان چشتیہ میں اور سید نظام الدین محبوب الٰہی بدایونی کا بیعت کرنا اور پھر ولایت کا افشائے عام ہونا

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر، قطب عالم، المغیاث ہند، زاہد الانبیا سرالعبودیت میں فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر اپنی والدہ ماجدہ کے یوم وفات کے بعد پھر حجرہ مبارک سے تشریف نہیں لائے۔ کسی نے انھیں آتے جاتے نہیں دیکھا ۹ سال کامل مدت تک اور مستقل اپنے حجرہ میں مصلے پر بیٹھے رہے۔ سترہ محرم ۶۲۳ھ بروز پنجشنبہ بعد نماز اشراق بموجب حکم الہام باطن کے حجرۂ مبارک صابر پاک میں گیا۔ استغراق ساتھ محویت فنا نامہ کے دیکھا۔ میں نے سات بار اپنے کان میں سات بار کلمہ اثبات باآواز بلند کہا تب طبعیت صابر پاک مرتبہ فنا سے طرف بقا کے متوجہ ہوئی اور آنکھ کھول کر دیکھا۔ اور چند عرصہ بعد آداب بجالائے میں انھیں باہر لایا اور اپنے پاس بٹھایا۔ عصر کے وقت کچھ کچھ حواس عالم امکان کے طبعیت پر جلوہ بخش ہوئے۔ بعد نماز عصر میں نے انھیں بیعت کیا اور خاندان چشتیہ عالیہ کے مطابق تعلیم باطن سے مشرف کیا اور مرتبہ سلوک سے مستفیض کیا۔ اور اپنی کلاہ اڑھا دی اور خرقہ پہنا دیا۔ اس روز سے حضرت مخدوم صابر پاک پر شب کو کمال استغراق رہتا اور دن کو میری صحبت میں رہتے تعلیم و تربیت میں رہتے۔ اس عرصہ میں ۲۲ رجب ۶۴۶ھ کو روز پنجشنبہ بعد نماز چاشت سید نظام الدین بدایونی دہلی سے میرے پاس آئے۔ اور پانچ روز کے بعد ۲۷ رجب ۶۴۶ھ کو بروز سہ شنبہ بعد نماز مغرب میں نے انھیں بیعت کیا۔ خاندان چشتیہ عالیہ میں اور تعلیم

Marfat.com

طریقت سے مستفید کیا۔ سید نظام الدین بدایونی ۱۰ روز قیام کر کے بعد بیعت کے واپس دہلی چلے گئے۔ اور بعد عرصہ ایک سال کے میرے پاس آئے اور بدل وجان تعلیم و تربیت باطن میں مصروف ہوئے اور مخدوم علی احمد صابر کا ستائیس سال تعلیم لسانی سیدی سے مراقبات شہنشاہی ولایت کیفیت باطن کے تحصیل کرتے رہے۔ بعد نماز تہجد ۲۴ ماہ رمضان ۶۵۰ھ شب پنجشنبہ میں نے عالم مثال معائنہ کیا کہ میرے حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی اونیس الارواح نے فرمایا کہ مخدوم علی احمد صابر کو جلد لے چلو میں عالم مثال ہی میں حجرے سے مخدوم علی احمد صابر کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے شیخ قطب الدین قطب الاقطاب کے پیچھے ہو لیا۔ اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں باریاب ہوا۔

میرے حضرت نے صابر پاک کو حضرت سرور کائنات کے تخت مبارک کے روبرو کھڑا کر دیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے شانہ پر مخدوم علی احمد صابر کے بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا ھذا ولی اللہ پھر میں نے اسی جگہ بوسہ دیا ھذا ولی اللہ کہا اور پھر میرے پیر و مرشد نے بوسہ دیا اور ھذا ولی اللہ فرمایا۔ اور بعد میں تمام صحابہ اور حاضرین محفل نے یہی عمل کیا۔ جب میرے کان میں بہت زور سے آواز مبارکباد آئی آنکھ کھل گئی اور میں نے باہر آ کر دیکھا تو سیلۃ القدر پوری آب و تاب سے جلوہ فگن ہے اور نور سرخ مثل یاقوت درخشاں کے روشن ہے اور حجرہ کا دروازہ مخدوم علی صابر صاحب کا خلاف معمول کھلا دیکھا اور مخدوم صابر پاک مراقبہ فنا میں بدرجہ اتم مستغرق ہیں اور انوار سرخ یاقوت رنگ سے تمام باہر منور اور شرر افشاں ہو رہا ہے۔ اور حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب اور بادشاہ جنات مخدوم علی احمد صابر کی پشت پر بوسہ دے رہے ہیں اور باآواز فصیح ہذا ولی اللہ کہہ رہے ہیں اور صبح سے تمام حضرات سالکین ہم عصر حاضر ہونے لگے اول مجھے مبارکباد دیتے پھر مخدوم علی احمد صابر کا طواف کرتے اور بوسہ پس پشت دیتے اور ہذا ولی اللہ کہتے بہت سے لوگ میرے اصرار پر میرے مہمان رہے اور بعض وجہ کار ضروری تشریف

لے گئے ہیں روز مجلسِ خلافت، اعلان عام پھر ولایت پھر یہ حضرت تشریف لائے چنانچہ بموجب حکم الہام باطن چودھویں ذی الحجہ ۶۵۰ھ روز یکشنبہ بعد نماز عصر حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی صاحب نے کریم الحبیم میں اور شیخ حمید الدین صوفی سعدی نے نعیم اسود میں اور شاہ منور علی صاحب الہ آبادی نے فقر العفیف میں اور شیخ ذکریا بہاؤالدین ملتانی نے معین الحلم میں اور شیخ نجیب الدین بن علی بخش نے قطب الافکار میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رح نے بیاض الوحدت میں اور شیخ حسام الدین حنبلی صباح میں لکھتے ہیں اور صدہا اولیاء اللہ اس روز مجلس میں شریک تھے۔ حضرت بابا صاحب نے سب حضرات کو خطاب فرماکر دریافت فرمایا کہ فقیر کو یاد نہیں ہے کہ میری رُوح نے عالم ارواح میں دو سجدے کئے ہیں یا ایک سجدہ کیا۔ یہ قول حضرت بابا صاحب کا سن کر سب نے خاموشی اختیار کی اور مخدوم علی احمد صابر بدستور معمول میری نعلین لیئے باہر باادب کھڑے تھے اور سید نظام الدین بدایونی ان کے پیچھے باادب کھڑے تھے۔ حضرت صابر پاک نے جناب سید نظام الدین سے دریافت فرمایا کہ جناب بابا صاحب کیا ارشاد فرما رہے ہیں۔ حضرت نظام الدین بدایونی نے بیان کیا اور صابر پاک نے مجھ سے اجازت چاہی اور بعد حصول اجازت دست بستہ عرض کیا کہ اس خادم کو خوب یاد ہے کہ جس وقت ارواح صف بہ صف کھڑی تھیں یہ خادم سیدھی طرف آپ کے کھڑا ہوا تھا جب حاکم فاسجدو ہوا تو یہ خادم بزور ولایت صفِ انبیاء علیہم السلام میں پہونچ گیا اور پاس حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے سجدہ کرنا چاہتا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پروں پر اٹھا کر پاس جناب کے سجدہ میں لا ڈالا اور جب بار دوئم حکم فاسجدو ہوا تو یہ خادم پھر بزور ولائیت صفِ انبیاء علیہم السلام میں جا پہونچا اور پاس حضرت یوسف علیہ السلام کے سجدہ کرنا چاہتا تھا کہ جبرئیل امیں پھر مجھے پروں پر اٹھا کر جناب کے پاس سجدہ میں ملا ڈالا اسی طرح تین بار یہ معاملہ ہوا۔ یہ بیان کر کے حضرت مخدوم علی احمد

Marfat.com

صابر صاحب خاموش ہو گئے۔ پھر میں نے مخدوم علی احمد صابر سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت اس معاملہ کا ہے۔ مخدوم علی احمد صابر نے فرمایا۔ پروں کے نشان حضرت جبرئیل امین کے میرے شانوں کے درمیان موجود ہیں۔ میں نے پشت مخدوم علی احمد صابر کی سے خرقہ اٹھا کر معائنہ کیا پشت جگہ کے اوپر کہ محل لطیفہ رُوح مقام ولایت مرتبہ فنا فی اللہ کا ہے۔ بطور مُہر کے خط مدور میں ہٰذا ولی اللہ لکھا ہے اول اس مُہر ولایت کو بوسہ دیا اور زبان سے ہٰذا ولی اللہ کہا اور حضار مجلس سے خطاب ہو کر میں نے کہا یہ مُہر شانہ مخدوم علی احمد صابر حضرت خواجہ معین الدین حسنی چشتی سنجری سے منتقل ہو کر آئی ہے۔ پھر تمام حضرات، اولیاء عظام و حاضرین مجلس نے بموجب معائنہ رویت خاتم جلال قدسی کی مہر ولایت کو بوسہ دیا اور ہٰذا ولی اللہ کہا اور بعض حضرات پر حال طاری ہو گیا۔ جب سب حضرات فیضیاب ہو چکے تو میں نے مخدوم علی احمد صابر کو اپنے روبرو بٹھا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان چشتیہ عالیہ میں اپنے ہاتھ پر مشرف فرمایا۔ اور کلاہ اپنی اڑھا کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر مثال خلافت یہ مضمون ولایت شہر کلیر معہ کل اقلیم ہند کے سب حاضرین مجلس کو سنا کر خطاب کیا۔ باطنی قطب عالم اغیاث ہند الاجلال شاہ مخدوم علی احمد صابر سے جب سب حضرات اولیاء عصر کو مطلع کیا اور رسم ظاہری مثال خلافت میں بادشاہ دوجہاں مخدوم علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے تحریر کیا۔ اور بے اختیار میری زبان سے نکلا کہ علم ظاہری و باطنی میرا علی احمد صابر لے چلا اور علم دل بھی میں نے اس کو دے دیا۔ اور سات آثار شہد خالص کا شرفت فاتحہ ہو کر تقسیم ہوا اور بعد فاتحہ قوالوں نے راگ شروع کیا کہ طبیعت بادشاہ دوجہاں مخدوم علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء پر غلبہ کیفیت حال کا جلوہ بخش ہونے لگا۔ مصلحتاً اس وقت راگ کو موقوف

Marfat.com

رکھا گیا۔ شب کو مجلس تخلیہ میں راگ سنایا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم؛

نقل سند خلافت

حضرت بادشاہ دوجہاں سید مخدوم علاؤالدین صابر قدس اللہ سرہٗ عطیہ حضرت خواجہ فریدالدین مسعود شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ۔

الحمد للہ الذی قدم احسانہ علی نعمتہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن لا موخر ولا مقدم لما آخر ولا معلن لما بطن ولا مخفی لما اظھر ولا یکاد نطق الاوائل والاواخر علی لومنہ اعتباد او تقائلا والصلوٰۃ علی رسول اللہ المصطفیٰ محمد وآلہ اھل الود والارتضیٰ۔

اما بعد فاعملوا ایھا الحاضرون والغائبون ان اللہ تعالیٰ اعطیٰ فرقتہ و فلسواہ فی المعراج الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعطیٰ السید نا علی اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہٗ وھو اعطیٰ الخواجہ فضیل بن عیاض نور اللہ ضریحہ وھو اعطیٰ الخواجہ ابراھیم بن ادھم نور اللہ قبرہ الاکریم۔ وھو اعطیٰ الخواجہ خذیفتہ المرعشی رحمتہ اللہ العلی الولی وھو اعطیٰ الخواجہ ھبیرہ البصری قدس سرہٗ اللہ تعالیٰ القوی وھو اعطیٰ الخواجہ مُشاد علی دینوری رحمتہ اللہ العلی الباری مع ولایتہ دینور وھو اعطیٰ الخواجہ قطب الدین ابو اسحاق نور قبرہ اللہ الرزاق مع ولایتہ شام وھو اعطیٰ الخواجہ ابو احمد احمد ابدال رحمتہ اللہ الجلال مع ولایتہ بیعتان وھو اعطیٰ ابو محمد محتوم نور قبرہ اللہ الصمد الاکرمیہ۔ وھو اعطیٰ الخواجہ ناصر الدین ابو یوسف قدس سرہٗ اللہ الرؤف و اعطیٰ الخواجہ قطب الدین مودود نور ضریحہ اللہ الودود وھو اعطیٰ الخواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہٗ اللہ العلی وھو اعطیٰ الخواجہ عثمان ھارونی قدس سرہٗ اللہ القوی وھو اعطیٰ

Marfat.com

الخواجہ سید معین الدین حسن سنجری رحمتہ اللہ البادی مع ولایت ہند وھو اعطی الخواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ اللہ تعالیٰ مع ولایت دھلی. وھو اعطی لاضعف الفقیر فرید ارحمنی اللہ المجید وانا اعطیت ما فی قلبی و روحی وظاھری و باطنی مع نظامہ کلیر لولدا لرشید قرۃ العین الامام المتقی المرتضیٰ قطب مشائخ زین الائمہ والعلماء مفتخر الاجلۃ والاتقیاء علاء الملۃ والدین سید علاء والدین علی احمد صابر سرہ اللہ تعالیٰ ابداً و فرحہ اللہ تعالیٰ فی الدارین وعظمۃ اللہ اھان من اھانہ واعانہ اللہ تعالیٰ ابتغاء مرضات اللہ وانا الہ المنتھی رحمہ واعلیٰ درجاتہ بسبقا لجد سبق من اولہ الی آخرہ لبشرط بذا لجد والاجتھاد فی الصحیح والستقیع من اللہ وعلیہ المحلول واللہ الموافق المیسر جودت ہند ھو اسطر بیدہ الفقیر فرید کان ذالک فی یوم الجمعۃ سنۃ اثنی وخمسین وست مائۃ من ھجری النبوی ۶۵۲ھ۔

حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب سلطان الاولیاء کا کلیر کو تشریف لیجانا اور مسجد کا پلٹا جانا

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سر العبودیت میں اور سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی مقناطیس الوحدت میں فرماتے ہیں کہ ۱۵ ذی الحجہ ۶۵۰ھ روز دوشنبہ بعد نماز فجر جناب بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ ارواح سلطان الاولیاء کلیر شریف کو روانہ ہوئے صرف علیم اللہ ابدال ہمراہ تھے. اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئے ایک روز میں کلیر شریف پہونچ گئے. اور مسماۃ گل زادی بنت عبد الصمد بن عبد الواحد

بن قطب الدین انصاری کے مکان پر قیام فرمایا اور گل زادی کا ایک فرزند بعمر ۶ سال بہاؤ الدین نامی تھا۔ اور ہمسایہ میں ایک روغن گر جمال نامی موہبت فرزند اپنے کے جانب مشرق مکان گل زادی کے رہتا تھا اور جانب جنوب کے مکان نعمتہ بنت محمد یار کا تھا اور جانب غرب دروازہ مکان کا تھا اور شمال کی جانب عموزادہ قاضی ترک کا نہایت شاندار مکان تھا جو منکر تھا علاوہ اس کے تمام لوگ بدل وجان حضرت مخدوم کے دیکھتے ہی بدل وجان معتقد ہو گئے مختصر یہ کہ حضرت ممدوح جامع مسجد میں جا کر حاضرین مسجد کو ہدایت فرمانے لگے۔ اس وقت تقریباً دو ہزار مرد وزن موجود تھے مگر سب لوگوں نے بیعت سے انکار کیا اور جواب میں کہا کہ ہمارا رہبر قرآن مجید ہے اور امام ہمارا قدیم سے قاضی ترک کوفی بن ہونک بن سوطی بن قاصر بن یاقص بن ہارون بن ریا بن عمادیہ بن جمال کہ یہ نسب نامہ اولاد یزید پلید سے مشتق ہے مقرر اور ماموُر ہے خلاف رائے اس کے ہم کیسے آپ کو اپنا پیر اور امام گردانیں۔ یہاں تک کہ یہ خبر قاضی ترک خبیث کو پہونچی۔ اور قاضی قیام الدین عرف زموان بن داؤد بن خالف بن قحوان بن نوتانک بن عسیر العصر بن اجفان، بن مروان، بن سفیان، بن حارث رئیس کلیر سے جا کر کہا ایک شخص دعوئ امامت کا کرتا ہے اور جامع مسجد میں جا کر نماز میں خلل ڈالتا ہے دستور یہ تھا رئیس زموان قاضی ترک خبیث کے پیچھے نماز جمعہ ادا کرتا تھا اور فیصلہ معاملات سب قاضی مذکور کے مشورے سے کرتا تھا۔

الغرض ہنیس لعد روز جمعہ زموان رئیس کلیر نماز جمعہ پڑھنے مسجد میں آیا اور حضرت ممدوح بھی قبل ان لوگوں کے مسجد میں موجود تھے زموان نے حضرت سے سوال کیا ہماری ایک بہت خوبصورت بکری تین ماہ سے گم ہو گئی ہے۔ اس کو بتاؤ کس کے پاس ہے اگر واقعی تم ہمارے امام ہو اس وقت ہم یقین کریں گے کہ واقعی تم اقطاب سند ہو اور ہم سب تمہارے پیچھے نماز پڑھیں گے اور بیعت آپ سے کریں گے۔ حضرت بادشاہ دوجہاں نے عالم ارواح کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ بکری کھانے والے حاضر آؤ فوراً ۲۷ آدمی نہایت سراسیمہ

Marfat.com

حاضر ہو گئے آپ نے کہا کہ تم نے بکری کھائی ہے۔ انھوں نے انکار محض کیا آپ نے کہا کہ اقرار کرو ورنہ پردہ فاش ہوتا ہے انھوں نے کہا کہ پردہ فاش کردو۔ آپ نے کہا تو اپنی بکری کا نام لے کر پکار ذموان رئیس نے حرم نام لے کر پکارا تو سب کے پیٹ سے آواز آئی کہ میں ان لوگوں کے پیٹ میں ہوں۔ ان لوگوں نے مجھے ذبح کر کے پوست و استخواں چاہ صدرقی میں ڈالا ہے، گوشت بھون کر کھا گئے ہیں۔

رئیس نے کہا بے شک آپ اقطاب ہند ہیں۔ مگر قاضی تبرک نے کان میں کہا کہ یہ تو جادو ہے۔ رئیس ورغلانے میں آیا اور بہک گیا اور کہا کہ یہ جادو ہے۔ حضرت بادشاہ دوجہان نے فرمایا الحمدللہ آج ایک سنت ادا ہوئی اور واپس گل زادی کے مکان پر تشریف لے آئے اور تمام حال لکھ کر حضرت بابا صاحب کے حضور بدست علیم اللہ ابدال کرمہ بھیجا اور حضرت بابا صاحب نے سلطان المشائخ سے فرمایا کہ تم مفصل حال وہاں کا زبانی علیم اللہ کے لکھتے رہو۔ دوسرے روز بموجب حکم الہام باطن حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم استفتاد بحوالہ حدیث و آیات کے تحریر کر کے اور حاضرین محفل کی مہروں سے مزین کر کے تیسرے روز بدست علیم اللہ ابدال بنام قاضی تبرک روانہ کیا علیم اللہ ابدال نے وہ استفتا حضرت بادشاہ دوجہاں حضرت مخدوم علاءوالدین علی احمد صاحب سلطان الاولیاء کی خدمت میں پیش کر دیا۔

۲۳ ذی الحجہ روز سہ شنبہ و استفتاء یعنی نامہ مبارک حضرت بابا صاحب قاضی تبرک پہونچا دیا اس خبیث نے وہ نامہ مبارک چاک کر دیا اور پشت پر جواب تحریر کر دیا۔ ہمارا پیر کلام مجید ہے اور امامت قدیم سے ہماری چلی آتی ہے۔ تمہارے کہنے سے کیونکر تمہارے خلیفہ کو اپنا امام گردانیں اور حکم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم تم کو ہوتا ہے اگر ہمکو یہ حکم ہوتا تو ہم ان کو اپنا امام گردانیں۔ قول تمہارا ہمارے یقین کو کافی نہیں ہے اور بدست حضرت بن محوان حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب

...ان الاولیا کی خدمت میں بھیج دیا۔ قریب دوپہر کے حضرت ممدوح نے وہ نامہ ...یت ادب و احترام سے سرو قد تعظیم کر کے سر مبارک پر رکھا اور لانے والے ... فرمایا کہ تم قاضی صاحب سے کہنا کہ استفتاء کو چاک کرنے سے کیا فائدہ ... اگر آپ بغیر چاک کئے یہ نامۂ مبارک مجھے واپس کر دیتے تو کیا حرج ہوتا تم ...میرے شیخ کا نامہ چاک کیا میں نے لوح محفوظ سے تمہارے سب کے نام ...ک کر ڈالے۔ بموجب کہنے فقیر کے آج کا روز تحریر کر لو کہ نام تم سب اہل ...ہ زمین کلیر سوختہ ہو گئے۔ روز قیامت تک سوتے رہو گے۔

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر پاک صاحب، وہ چاک ...ہوا نامہ اور مفصل حالات لکھ کر اسی روز حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت ... بدست علیم اللہ ابدال روانہ فرما دیا۔ اور حضرت بابا صاحب نے وہ تمام حالات ...ح کر ڈالے اور علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ تم جواب لے کر جانا اور خود اپنے حجرہ ...س میں تشریف لے گئے اور تیرہ روز کے بعد، بعد نماز فجر، محرم سنہ ۶۵۱ھ روز ...نبہ حجرہ سے باہر تشریف لائے ایک نامہ رئیس ذموان کو لکھا کہ اول بیعت تم بادشاہ ...جہاں مخدوم علی احمد علاء الدین صابر صاحب سے بیعت کر لو۔ پھر تمہیں ...یارت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ہوا کرے گی۔ یہ اس سے ممکن نہیں ہے ...ر قاضی صاحب سے بھی عرض ہے کہ اطاعت مخدوم کی عین اطاعت خدا و رسول ...ی ہے اور اگر انحراف میرے مخدوم صابر سے کرو گے تو منکر خدا کے نزدیک ...دانے جاؤ گے۔ تم کو نہیں معلوم کہ مخدوم صابر نے تمہارے نام لوح محفوظ ...سے سوخت کر دیئے ہیں اگر تم مخدوم صابر پاک کی اطاعت نہ کرو گے تو تم پر ...صفت قہاری کا ظہور ہو گا اور ابھی مخدوم صابر کے اختیار میں ہے اگر یہ چاہے گا ...و تم قہر خدا سے محفوظ رہو گے۔ مخدوم علی احمد صابر ابن حضرت عبدالرحیم، ...علیہ السلام ابن حضرت سیف الدین عبدالوہاب، ابن حضرت غوث الاعظم ...محی الدین عبدالقادر جیلانی حسنی و حسینی کریم الطرفین ہے۔ تم آل نبیؐ ...سمجھ کر اطاعت کرو آل نبی کے ہوتے ہوئے یہ حکم رسول خدا ہے۔

Marfat.com

اَکرِمُوا اولادی صَالِحُونَ لِلّٰہِ وَ الطَّالِحُونَ لِی۔ تم صرف قرآن مجید کو اپنا پیر گردانتے اولاد نبیؐ کی امامت سے انکار کرتے ہو اور اپنے آپ کو بمقابلہ آلِ نبیؐ کے امام بیان کرتے ہو اگر اطاعت مخدوم صابر نہ کرد گے تو قیامت میں پشیمان رہو گے۔

اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الاَمرِ مِنکُم اور اپنی مہر لگا کر رئیس ذموان کو یہ نامہ بدست علیم الدین ابدال روانہ فرمایا۔ رئیس ذموان نے یہ نامہ پڑھا اور علیم اللہ ابدال سے دریافت فرمایا کہ تم کب پاکپتن شریف سے چلے تھے۔ انھوں نے جواب دیا ظہر حضرت بابا صاحبؒ کے پیچھے ادا کی تھی اور عصر حضرت صابر پاک کے ساتھ ادا کی ہے۔ رئیس نے کہا اللہ نے آپ کو کمال تیز رفتاری عطا کی۔ حضرت علیم اللہ ابدال نے فرمایا کہ اگر تم اطاعت کرو تو تم کو بھی بہت سے مقام باطن کے ادا ہوں گے۔ مراتب بلند ہوں گے۔ مختصر یہ کہ قاضی تبرک کے بہکانے سے رئیس کا عقیدہ خراب ہوگیا اور نامہ مبارک چاک کر کے واپس کر دیا اور کہا جو ہوگا دیکھا جاویگا۔

حضرت صابر پاک نے یہ نامہ چاک کیا ہوا اور سب حالات مفصل بارگاہِ بابا صاحبؒ میں روانہ کیے اور تاکید فرمائی کہ اس کا جواب جلد لے کر آنا میری طبیعت پر اس کا بہت صدمہ ہے اور جب علیم اللہ ابدال حضرت بابا صاحبؒ کے حضور پہنچے آپ نے سب حال معلوم کر کے فرمایا، جلد رئیس ذموان، اور قاضی تبرک کا نسب نامہ میرے پاس لاؤ۔ حضرت علیم اللہ ابدال فوراً واپس کلیر تشریف لے گئے اور سرکار مخدوم صابر صاحبؒ کے حضور عرض کیا کہ بابا صاحب نے نسب نامہ ہر دو شخص کے طلب فرمائے ہیں۔ حضرت نے شیخ بہاء الدین سے کہا بھائی ان لوگوں کے نسب نامہ کہیں سے مل سکتے ہیں انھوں نے کہا جی ہاں! دفتر سے مل سکتے ہیں میں لاتا ہوں وہ لینے کے لئے گئے تو انھیں گرفتار کر لیا گیا جب یہ واقعہ حضرت صابر پاکؒ صاحب کو معلوم ہوا تو آپ نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ جاؤ جلد ہمارے آدمی کو چھڑا لاؤ اور نسب نامہ دفتر سے لے آؤ۔ علیم اللہ ابدال

Marfat.com

ئے اور بموجب حکم قید خانہ سے بہاء الدین کو اور دفتر سے نسب نامہ اپنے ہمراہ لے
ئے اور وہ نسب نامہ بابا صاحبؒ کی خدمت میں روانہ کر دیئے۔

علیم اللہ ابدال نے حضرت بابا صاحبؒ سے عرض کیا کہ حضور میرے
ب پر یہ القا ہوا ہے کہ زمین کلیر پر قہر خدا نازل ہونے والا ہے مجھے خوف ہے
یں میں بھی قہر خدا میں مبتلا نہ ہو جاؤں حضور میرے اوپر کرم فرمادیں۔ میری
۵۲ برس کی ہوئی ایسا خوف و ہراس مجھ پر کبھی نہ طاری ہوا۔ حضرت بابا صاحب
ے علیم اللہ ابدال کی پشت پر دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ میرے مخدوم صابر کا
م نامی تلاوت کرتے رہو، نام مبارک کا تلاوت کرتا تھا کہ فوراً تسلی ہو گئی۔ اور
رمایا کر تو میرے مخدوم صابرؒ کے سپرد ہے۔

چنانچہ نامہ مبارک ۸ محرم ۶۵۱ھ بروز چہار شنبہ بعد نماز لے کر حضرت
با صاحبؒ سے کلیر کو روانہ ہوئے۔ اور قریب نماز عشاء حضرت صابر پاکؒ
ی خدمت میں حاضر ہوئے اور نامہ مبارک پیش کیا۔ حضرت نے باکمال ادب
تعظیم نامہ مبارک لے کر بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا۔ بر زو للہ واحد القہار کی
شان کا زمانہ قریب ہے علیم اللہ ابدال نے عرض کیا میرے لئے کیا حکم ہے حضور کے
پاس یہ غلام کیسے ٹھہرے گا۔ حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر
نے فرمایا کہ میرا نام تیری کفایت کرے گا۔ اور پس پشت میرے تو امن میں
رہے گا۔ سوائے میرے پشت کے اور جگہ امن نہیں ہو گا۔ اور فرمایا کہ پشت میری
تو اپنی آغوش میں لے کر مس کرلے۔ علیم اللہ ابدال نے تعمیل حکم کی۔ پھر حضرت موصوف
نے نامہ مبارک علیم اللہ ابدال سے پڑھوایا جس میں صرف یہ تحریر تھا کہ مخدوم تیرے
ئے یہ شہر چھری ہے۔ چاہے تو ماس کھا، چاہے تو دودھ پی۔ ۹ محرم پنجشنبہ
کو بعد نماز فجر حضرت مخدوم صابر صاحبؒ نے درود سیف اللہ حرز یمین، شریف
حرز مرتضوی، سلطان الاوراد بطریق قیومی زوحی تلاوت فرمایا اور آسمان کی
طرف دم کر دیا۔ اور ۱۰ محرم بروز جمعہ ۶۵۱ھ کو ممدوح نے درود مندرجہ
بالا بترکیب غوثی معنوی تلاوت کر کے زمین پر دم کر دیا۔ اور ایک ساعت بعد

Marfat.com

زمین کلیر پر زلزلہ آگیا۔ بعد تھوڑے عرصہ کے زمین کو پھر زلزلہ آیا۔ تب مخلوق کل
میں چرچا ہوا۔ جب ایک پہر دن چڑھا تو پھر زمین کو جنبش ہوئی۔ رئیس نے
قاضی مردود کو بلا کر اس امر کے متعلق دریافت فرمایا اور کہا چلو ان سے معافی
چاہیں گے۔ وہ واقعی قطب الاقطاب ہیں۔ یہ ان ہی کی ناراضگی کا سبب ہے ایس
نہ ہو شہر تباہ ہو جائے۔ قاضی تبرک مردود نے پھر رئیس کو بہکایا اور
بتایا کہ ہمارے یہاں ایک ساحرہ ہے جفلہ نصرت رہتی ہے۔ اس سے بلا
دریافت فرمائیں۔ ذموان نے اس عورت کو طلب کیا اور اس زلزلہ کا بابت
پوچھا۔ اس عورت خبیثہ نے کہا کہ یہ سب سحر ہے یہ میں بھی کر سکتی ہوں اور
بار زمین کو زلزلہ آسکتا ہے چنانچہ اس نے طلسم کیا اور گیارہ بار زمین کو جنبش
دراصل یہ ایک نظر بندی تھی اور کچھ نہ تھا۔ رئیس ذموان مطمئن ہو گ
اس رئیس کی محفل میں ۵۲ آدمی تھے۔ سردار جنڈول نشین حاضر تھے۔ او
انیس فاضل اجل تھے۔ سب نے کہا کہ ایک ساحر کو کس طرح ہم اپنا امام بن
المختصر تا باذان جمعہ زمین کو سات مرتبہ زلزلہ ہوا اذان سن کر یہ سب لوگ
مسجد کو روانہ ہوئے۔ اس سے پہلے حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی
احمد صابر مصلّے پر امام کے موجود تھے جس وقت یہ لوگ مسجد میں آئے اس وقت
تیرہ ہزار آدمی وہاں موجود تھے۔ حضرت نے پھر تاکیداً ہدایت فرمائی کہ تم آج
بھی مجھے اپنا امام تصور کرو تو خیر ہے، ورنہ قیامت تک پشیمان ہونا پڑیگا
صورت مغفرت کی بھی ہرگز نہ ہوگی۔ آئندہ تم کو اختیار ہے۔ قاضی تبرک
مردود نے کہا تم بار بار کیوں فرماتے ہو۔ ہمیں تمہارے پیچھے نماز منظور نہیں
تم ہمارا مصلّٰے چھوڑ دو۔ اور جو کرنا ہے آج کر لو۔ ہم نے بھی ایک عورت ساحرہ تمہارے
مقابلے کو موجود کر لی ہے۔ اگر کسی طرح کا سحر تم ہم پر کرو گے تو تم پر بھی وہ ایسا
کرے گی۔ کہ پھر اس سحر سے تمکو نجات نہ ہوگی یہ سن کر حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر سلطان الاولیاء مصلّے پر سے کھڑے ہو گئے۔ ان دو
اشخاص ضعیف العمر نے جانب شمال آخر صف اول، دوسرا جنوب جانب آخر

Marfat.com

اوّل میں کھڑے ہوئے اور با آواز بلند عرض کرنے لگے کہ حضرت ہم اولیاء ہیں۔ ہمیں زمین نے پکڑ لیا ہے ہم آپ کے مقر ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ پہلے تم لوگوں نے میری امامت کا اقرار کیوں نہیں کیا۔ اب فقیر کا مارا ہوا مردود ہوتا ہے گو کیسا ہی اولیاء ہو۔ حضرت موصوف علیم اللہ ابدالؒ اور شیخ بہاء الدین کے ہمراہ مسجد سے صحن میں اور صحن سے دالان میں اور یہاں تک سیڑھیوں میں تشریف لے آئے مگر کسی نے آپ کو اپنے مصلے پر جنبش نہ دی۔ بہاء الدین آخر سیڑھی کی صف میں واسطے نماز کے کھڑا ہو گیا اور حضرت علیم اللہ ابدالؒ حضرات صابر پاک کے پس و پشت باادب کھڑے ہو گئے۔ جب سب اہل جماعت رکوع میں گئے۔ تو حضرت صابر پاک نے فرمایا، زمین مسجد کو تو بھی رکوع کر اور ان سب کو یہاں سے تحت الثریٰ کو لیجا کہ روز قیامت تک چلے جاویں گے بعد حشر کے ان سب سے جواب پوچھا جائیگا کہ تم نے میرے مخدوم صابر کی امامت قبول کیوں نہیں کی اور نافرمانی کیوں کی۔ یہ لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور ہرگز نجات نہ ہوگی۔ آن واحد میں زمین اوپر اور مسجد نیچے ہو گئی اور غرق ہو گئی بہت زور سے سارے شہر کی زمین ہل گئی۔ سارے شہر میں تہلکہ مچ گیا حضرت کی زبان مبارک سے صادر ہوا۔ یا ھُو یا مَنْ ھُو یا مَن لیس لہٗ الا ھُو حق حق۔ تمام روئے زمین کے حضرات، رقبا، نقبا، صاحب ولائت، روح جذبیہ، متعینہ، ہر شہر و دریا افواج نے با آواز روح منادی کر کے ہر جگہ اس واقعہ ہیبت طراز کو مشتہر کر دیا۔ اور جو لوگ مسجد کے باہر کھڑے تھے۔ متوحش ہو کر بھاگے اور مسماۃ گل زادی بھی یہ حادثہ سن کر آئی اور عرض کیا حضور آپ کا غلام میرا بیٹا بھی اس مسجد میں تھا۔ حضرت موصوف نے ارشاد کہ آخری سیڑھی کے نیچے آ گیا ہے جا کر نکال لے۔ اس نے عرض کیا مجھ سے کیسے نکلے گا۔ آپ نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ جاؤ ہمارا نام لے کر بہاء الدین کو سیڑھی سے نیچے نکال دو حضرت علیم اللہ ابدال نے جا کر فرمایا کہ اے زمین تو شیخ بہاء الدین کو تو چھوڑ دے

Marfat.com

حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب سلطان الاولیاء نے فرمایا۔ اتنا کہہ کر جو آدھا جسم زمین میں دھنس گیا تھا نکال لیا۔ حضرت نے مسماۃ گل زادی سے فرمایا کہ تو فوراً حد ۱۲ کوس سے باہر جس قدر جلد ممکن ہو اپنے ساتھ جو تیرا کہنا مانیں لے جا۔ ۱۲ کوس کے اندر نہ پھرنا۔ ورنہ جل کر خاک ہو جاؤ گی۔ وہ مسماۃ فوراً ۱۴ نفر مرد و زن کے وہاں سے چلی گئی۔ مسماۃ امینہ اور حلیمہ، اور نعمۃ اور گل زادی، بہاء الدین وغیرہ نکل کر حد ۱۲ کوس سے باہر بحفاظت چلے گئے اور حضرت صابر پاک نے ایک نامہ تمام احوال کا لکھ کر حضرت بابا کی خدمت میں روانہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد کلیر کے لوگ برائے معافی تلافی گل زادی کے مکان پر حضرت موصوف کے پاس آئے اور بہت معافی مانگی۔ مگر اکثر لوگوں کو علیم اللہ ابدال حضرت سے ملنے نہیں دیتے تھے۔ اور فرما دیتے تھے کہ اب بیکار ہے عزیز علیم اللہ ابدال کو وقت روانگی یہ فرما دیا کہ تم جب آنا ہمارا تلاوت کرتے ہوئے آنا۔ اور نشیں و لپشت دہنا ورنہ جل جاؤ گے۔

تمام اولیاء ہمعصر کا حاضر ہونا مزاج پرسی کو اور زمین کلیر کا آتش قہر سے جلنا

جب حضرت علیم اللہ ابدال حضرت بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت قطب الدین ابوالغیث جمیل یمنی کا جنازہ تیار تھا۔ جو قبل واقعہ الٹنے مسجد سے انتقال ہوا تھا اور بہت اولیاء اللہ نماز جنازہ کی شرکت کے لیے حاضر ہوئے تھے سب نے حضرت بابا صاحب سے عرض کیا کہ حضرت جب سے واقعہ الٹ جانے سے جامع مسجد کلیر کا القا الہام ہیبت التیام ہم سب کے قلب پر ہوا ہے مرتبہ نزول کیفیت باطن کا طاری ہے اور جب تک نام نامی اسم گرامی بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کا رہتا ہے زبان پر سکون رہتا ہے ورنہ پریشانی بڑھ جاتی ہے۔ دل بے قرار ہو جاتا ہے یہ بیان

Marfat.com

سن کر حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ یہ باعث عروج اولوالعزمی مرتبہ شہنشاہ ولایت بادشاہ دوجہاں مخدوم علی احمد صابر صاحب سلطان الاولیاء کا ہے آج تمام اولیاء ہم عصر صاحب خدمت ولایت ہفت اقلیم اور ہر طرح کی کیفیت باطن والوں کو وقت ہونے الہام واقعہ الٹ جانے جامع مسجد کلیر سے مرتبہ نزول کیفیت باطن ہوگیا ہے اور تا یہ حاضر ہوئے مزاج پرسی کرنے۔ میرے مخدوم کو کسی کو پایۂ عروج کیفیت باطن کا ہرگز حاصل نہ ہوگا۔ کہ پہلے ۲۸ خلفاء اپنے طلب فرمائے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علیم اللہ ابدال آئے اور نامہ لاکر پیش کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت بابا صاحب نے کمال فرحت وانبساط لفافہ کھول کر ملاحظہ فرمایا۔ اور حضرت بابا صاحب نے سب خلفاء سے فرمایا۔ سب احوال علیم ابدال سے دریافت کر کے مفصل حال مع نقش مسجد اپنی اپنی مکاتیب باطن میں درج کر لو اور حضرت مخدوم صابر کی مزاج پرسی کو جاؤ۔ نقشہ جامع مسجد کا اس طرح مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے بلندی زمین سے مسجد کی فرش نماز تک ۱۱ گز ۱۷ سیڑھیاں اوپر چڑھنے کی تھیں۔ ایک بلند دروازہ جو سیڑھیاں چڑھ کر پڑتا تھا۔ اس دروازے پر ایک نہایت نشان زریں لباس استادہ تھا۔ فرش مسجد سنگ یشب کے مصلے اور مابین مصلوں کے سنگ مقصود کی تحریریں تھیں۔ عرض فرش بیرونی کا ۱۰۰ گز ۱۳ گرہ تھا۔ اور طول فرش بیرونی ۲۰۰ گز ۹ گرہ تھا۔ اور محراب دار دالان تیرہ تھے اور عرض فرش درونی کا ۵۰ گز تھا۔ اور طول فرش درونی ۹۶ گز ۱۳ گرہ کا تھا اور منبر سنگ یشب، یاقوت نگار طلائی، مینار کا عرض سوا گز اور طول میں تین گز تھا اور تین گنبد بالا کے بام تھے جن پر کلس نقرئی مرصع مینا کاری کے تھے اور کنگورے خورد و کلاں ہر چہار جانب ۱۰۵ تھے ان پر بھی طلائی نقرئی مینا کار کلس چڑھے تھے اور در و دیوار بھی نقش ونگار و جواہرات کے تھے ایک حوض درمیان میں طولاً ۷ گز، عرضاً ۴ گز کا تھا۔ ظروف غسل و وضو، زر سرخ وسفید ہر ایک قسم کے سو سو عدد تھے غسل خانے بیرون فرش مسجد کے متصل تین تھے۔ پتہ ونشان الٹ جانے مسجد کا اہل بھی مکتوبات اہل باطن میں درج ہے۔ مگر اس سے زیادہ تفصیل لکھنا ممنوع ہے۔ مگر اتنا

Marfat.com

ضرور ہے کہ جائے مقام حضرت صابر پاک سے مسجد کافی فاصلہ پر تھی۔ ۱۱ محرم الحرام ۶۵۱ھ بروز سشنبہ بعد نماز فجر حضرت بابا صاحب ایک قافلہ برائے مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک بمراد شرف اندوزی عروج کیفیت باطن کے کلیر کو روانہ فرمایا جس میں بجائے اپنے حضرت بدرالدین فرزند اکبر سجادہ نشین صاحب، مکتوب نقوش فریدی کو بھیجا۔ اور اس قافلے میں ان کے علاوہ برادر حقیقی حضرت بابا صاحب کے جناب نجم الدین متوکل صاحب، مکتوب قصص الوحدت اور کچھ خویش حضرت بابا صاحبؒ مکتوب بیاض الوحدت اور حضرت شیخ فضل الرحمٰن صاحب برادر عمزاد، حضرت بابا صاحبؒ، مکتوب نظیر الخطیب بھی ہمراہ تھے اور بہت سے بزرگان عظام، اولیاء کرام، کے ساتھ جن کے اسماء گرامی بوجہ طوالت تحریر نہیں کئے جا رہے ہیں۔ یہ سب حضرات اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے اور تمام حالات حضرت بابا صاحبؒ سے کلیر کے لکھوا کر روانہ ہوئے۔ علیم اللہ ابدال صابر پاکؒ کی خدمت اقدس میں باریاب ہوئے۔ دیکھا کہ حضرت موصوف ایک جگہ قیام نہیں فرماتے۔ علیم اللہ ابدال نے بعد آداب تمام حال محفل حضرت بابا صاحبؒ کا مفصل بیان کیا۔ حضرت بادشاہ دوجہاں نے فرمایا کہ علیم اللہ اب تم بھی ہم سے عالم امکان میں گفتگو نہ کرنا۔ کیفیت پہچان کر عالم وجوب میں بات کر لیا کرنا۔ ۱۲ محرم ۶۵۱ھ شب یکشنبہ جو حالت ابدیت کا پارہ پہر تمام ہوئے اس عرصہ میں مخلوق کلیر کی حضرت کو تلاش کرتی رہی۔ مگر حضرت کو کہیں نہ پایا۔ جب کیفیت باطن نے حالت عبدیت خاص سے تواجز فرمایا۔ اب مکان گلزادی پر تشریف لائے اور جس جگہ اب مزار پاک ہے کھڑے ہوئے۔ علیم اللہ ابدال پس پشت باادب حاضر تھے۔ درخت گولر جواب موجود نہیں ہے جس کا نشان موجود ہے اور اس پر ایک فاختہ آشیانہ دار اور ایک قطعہ زمین کہ جائے اقامت حضرت موصوف سے ۱۷ قدم غرب کو اور ۱۷ قدم شرق کو ۱۹ قدم شمال کو ۲۱ قدم جنوب کو اور قطعہ زمین جس میں مزار مبارک حضرت امام الدین ابو صالح محمد ہے

Marfat.com

جو اولادِ غوث پاک سے ہیں۔ اور خلیفہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ کے ہیں اور وقت فتح کلیر شہید ہوئے تھے۔ محفوظ رہنے کا حکم فرمایا۔ آتش قہر سے اور آپ نے گولر کے نیچے رو بہ قبلہ اقامت فرمائی۔ دست چپ سے شاخ گولر کی پکڑی اور دست راست کی مٹھی بند کر کے انگشت شہادت علم فرمائی اور بار نزدیک قلب لائے اور نگاہ قہر آلود آسمان کی طرف اُٹھائی کچھ دیر یونہی مقیم رہے۔ پھر تھوڑی کے بعد ایک دم دونوں ہاتھ نیچے چھوڑ دیئے اور جائے اقامت جہاں اب مزار پاک ہے تشریف لے گئے اور نگاہ قہر آلود زمین پر ڈالی۔ پھر ایک دم ایک آتش قہر، سات قدم کے فاصلے پر اٹھی اور سوائے ان چہار چیزوں کے چشم زدن میں حد بارہ کوس تک ہر ایک شے کلیر کو جلا دیا۔ کسی کو فرصت دم لینے کی بھی نہ ملی۔

حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک پھر گولر کے درخت سے لگ کر کھڑے ہوئے اور چار سانس لئے اور پھر جائے اقامت پر تشریف لے گئے اور نگاہ قہر آلود پھر زمین پر ڈالی اور شعلہ بلند ہوا۔ سوائے چار مقام موجود تھے۔ ہر چیز کو جلا ڈالا آتش قہر نے اور شعلے آسمان کو بلند ہونے لگے۔ شبانہ روز میں چھ ہزار مرتبہ اسی طرح شعلہ آتش قہر کے بلند ہوتے تھے۔ اور چار روز تک یہی عالم رہا۔ ۱۵ ار محرم ۶۵۱ھ بروز چہار شنبہ وہ جماعت جو بابا صاحب کے یہاں سے آئی تھی حد ۱۲ کوس پر آ پہنچی۔ انھوں نے زمین کلیر مثل تنور کے گرم پایا۔ اور ہمت کسی کی آگے قدم رکھنے کی نہ ہوئی۔ تو بموجب حکم حضرت بابا صاحب رہ سب نے نام پاک بادشاہِ دوجہاں حضرت صابر پاک کا تلاوت کرنا شروع کر دیا۔ باآواز بلند۔ ان سب حضرات کے قلب پر القا ہوا کہ تم لوگ بجانب شرق یہاں آؤ۔ یہ لوگ بڑھے لیکن جیسے ہی زمین سوختہ پر پاؤں رکھے آبلے پڑ گئے۔ اتنے میں علیم اللہ ابدال تشریف لائے انھوں نے بتایا کہ آپ لوگ غلط سمت سے بڑھے، جو آتش قہر نے جلایا۔ ادھر سے آؤ۔ وہ ان حضرات کو لے کر بادشاہ دوجہاں کا نام تلاوت کرتے ہوئے یہ لوگ مغرب کے وقت حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کے حضور بار یاب ہوئے۔ کیا دیکھا کہ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر

Marfat.com

پاک زیر درخت گولر اقامت پذیر ہیں اور منھ آسمان کی طرف ہے چہرہ پر جلال کے آثار نمایاں ہیں۔ ایک ساعت اسی طرح مقیم رہے پھر بدستور مرقوم بالا جائے اقامت پر تشریف لے گئے اور ایک نگاہِ قہر زمین پر ڈالی۔ کہ پھر شعلے آسمان کو جانے لگے۔ اور مثل رعد بجلی کڑکنے لگی۔ اور سوائے جائے محفوظ کے تمام زمین مثل شمع کے جلنے لگی۔ پھر حضرت بادشاہِ دوجہاں صابر پاک درخت گولر کے پاس تشریف لے آئے۔ علیم اللہ ابدال نے عالم وجوب میں دریافت کیا۔ کہ خلفاء اور حاضرین محفل حضرت بابا صاحب مزاج پرسی کو حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ الحمدللہ یا حق، پھر فرمایا لا، لا، لا اور نظر مبارک جانب آسمان فرمائی علیم اللہ ابدال نے یہ خبر زبان مبارک سے سن کر سب حضرات سے عرض کیا اب چلئے میں حد بارہ کوس تک آپ لوگوں کو پہونچا دوں۔

یہ سب لوگ شرف یافتہ عروج کیفیت باطن اپنے ساتھ لے کر رخصت ہوئے اور عرصہ ایک ساعت میں حد بارہ کوس میں پہونچے اور حد بارہ کوس سے باہر نزدیک ہی قیام فرمایا۔ نماز عشاء ادا کی اور باہم دگر حصول شرف پایہ عروج کیفیت باطن کے فرحت وانبساط میں شکرانہ ادا کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ابدال مع سو جنات آرہا ہے اس نے آکر ان سب کو کھانا کھلایا اور خیریت علیم اللہ ابدال کی اور تمام حال بادشاہ دوجہاں کا دریافت کیا۔ اور عرض کیا کہ حضرت بابا صاحب سے عرض کر دینا کہ جمال الدین ابدال مع سو نفر جنات کے بموجب حکم حاضر ہوگیا ہے۔ ان سو جنات کے نام بھی مکتوبات میں درج ہیں۔ یہ فقیر بوجہ طوالت نہیں لکھ رہا ہے۔

یہ حکم مجھے شاہ عبدالرشید صاحب قطب جمالی فرزند حضرت محمد حنیف صاحب عیسوی صاحب کیفیت، ولایت روح جذبیہ سے ملا تھا۔ واسطے خدمت گذاری صاحب مہمان کے مقرر ہوا ہوں۔ جو حضرات برائے

Marfat.com

راج پرسی یہاں بادشاہ دوجہاں مخدوم صابر صاحب آویں گے۔ میں ان کو کھانا کھلاؤں گا۔ اور ہر ممکن خدمت کروں گا۔ آپ کبھی میرے حال میں مددگار رہو کہ میں آتش قہر سے محفوظ رہوں۔

سب نے یہ فرمایا کہ تم نام پاک بادشاہ دوجہاں صابر پاک رح تلاوت کیا کرو۔ جمال الدین نے کہا بغیر اجازت یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ استنے علیم اللہ ابدال آپہونچے۔ اور حکم بادشاہ دوجہاں کا سنایا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ نام ہمارا تلاوت کیا کرو۔ اور حد بارہ کوس زمین سوختہ میں کوئی ناشائستہ قدم نہ رکھے ورنہ جل جائے گا۔ اور سب جنات بھی نام کی تلاوت کریں محفوظ ہوں گے۔ یہ فرما کر علیم اللہ ابدال واپس تشریف لے گئے۔ اور یہ جماعت پاکپتن شریف کو روانہ ہوئی۔

حضرت سید نظام الدین اولیاء بدایونی مقناطیس الوحدت میں تحریر فرماتے ہیں وہ حضرات وخلفاء ۲۱ محرم سنہ ۶۵۶ھ بروز سہ شنبہ وقت ظہر واپس باریاب بارگاہ بابا صاحب رح ہوئے۔ اور سب حال گذارش کیا۔ حضرت نے الحمدللہ فرمایا۔ اور ایک سو ستر بار یاہادی تلاوت فرمایا۔ اور بابا صاحب رح نے حکم دیا کہ آپ سب لوگ تمام حال کلیر دیدہ وشنیدہ اپنی اپنی کتابوں میں درج کرلو۔ اور ساڑھے سات سو برس یہ حال مخفی و پوشیدہ رہے گا اور بعد انقضائے مدت مذکورہ ہمارے سلسلہ میں سے ایک مجدد وقت اپنی کیفیت عروج باطن میں جو اولاد امام اعظم ابوحنیفہ رح سراج امت سے ہوگا ظاہر کرے گا بحکم الہام باطن پھر تمام حاضرین نے دریافت فرمایا کہ اس قدر زمین کلیر پر قہر الٰہی کے نزول کا سبب کیا ہے؟۔ یہ سن کر حضرت بابا صاحب نے حضرت نظام الدین اولیاء سے فرمایا۔ کہ تم ان حضرات کو مکتوب باطن احدیت المعارف، تصنیف حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، شہنشاہ ہندالولی، شفاعت امر رح اور مکتوب باطن کربت الوحدت تصنیف حضرت خواجہ معین الدین اجمیری شہنشاہ ہندالولی شفاعت امر رح اور مکتوب باطن کربت الوحدت تصنیف

Marfat.com

حضرت قطب زمانی، غوث الصمدانی، شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی، کریم الطرفین حسنی و حسینی رح معائنہ کرا دو یہ اس پیش خبری کو دیکھ کر تسکین حاصل کریں۔ اور یہ بیان کبھی اپنے اپنے مکتوب میں قلم بند کریں۔

چنانچہ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاءؒ نے وہ مکتوبات باطنی ان سب حضرات کو معائنہ کرا دیئے جس میں لکھا تھا کہ مخدوم علی احمد صابر کا ہند میں قریب ۵۹۲ھ کے ظہور ہوگا۔ اور بطریق چشتیہ خلافت پا کر بت پرستوں کے شہر میں قائم ہو جائے گا۔ اور اس کے قہر سے وہ ساری زمین جل کر خاک سیاہ ہو جاوے گی جس کے بارے میں سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ اس فرمان عالی کو حضرت بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی رح قطب عالم جو اولاد امام اعظم سے ہوگا۔ ہنگام دفینہ مخدوم صابر صاحب رح با تفصیل ظاہر کریں گے۔ اور مخدوم علی احمد صابر صاحب کا دفینہ قریب ۹۰۰ھ کے ہوگا جو قطب عالم عبد القدوس ہی کریں گے۔ اور حال مخدوم علی احمد صابر صاحب کا ہمارے زمانے سے نو برس کے بعد کیفیت ظہور باطن میں ایک مجدد وقت اسی سلسلہ سے پیدا ہوگا۔ جو اولاد امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت سے ہوگا۔ اس راز مخفی کو افشا کرے گا۔ تاکہ اسلام کی ترقی ہو اور طرح طرح کے فتنے ہفت اقلیم میں ظہور میں آویں گے اور عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت اولو العزم والمرتبہ کو اس کا علم آتا رہے گا اور سوائے ان کے مقلدین کو اس کا علم نہ ہوگا۔ اور اقطاب واغیاث تمام روئے زمین کے آغاز ۱۴۰۰ھ میں مشترک قہر اور رحم کے ہوں گے اور روئے زمین پر ابدال نزول بہت کم کریں گے اور تمام دنیا داروں کو نقیب اور نجیب بد دعا کریں گے اور دنیا داروں کے ایمان سلب ہو جاویں گے۔ مگر وہ دنیا دار جو عارف مرفوع سے واسطہ رکھتے ہوں گے اور شغل نوری میں شبانہ روز با اجازت شیخ کامل مصروف ہوں گے۔ سلب ایمان سے امن و محفوظ رہیں گے اور اس کی حکومت ستارہ عطارد و مریخ سے جاری ہوا کرے گی کہ وہ سب ستارے متعلق غوث قہری اور رحم مشتہری قطب کے ہیں اور قریب سے ۱۴۰۰ھ

Marfat.com

میں حسد کثرت سے زور پکڑے گا۔ اور بغض بھی بکثرت ہوگا۔ اور گناہ کبیرہ بہت اور صغیرہ کم ہوں گے اور اس زمانے کے عارف صاحب مجاز بھی کذب گوئی میں مصروف رہیں۔ اور مثالیں عارفوں کی خفیف اور حقیف ہوں گی۔ اور شیخ وقت ان کو ہرگز نہ سمجھیں گے۔ ہاں اگر مرفوع الاجازت، فقیر کے روبرو عین اور غیر جو مثال ظاہر کریں گے وہ از روئے قوت باطن اس کو سمجھیں گے۔ اور جواب تسکین آمیز دیں گے۔ اور فقراء مرفوع کی نوبت یہاں تک ہوگی کہ بموجب قول مبارک مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو بجائے دین اختیار کریں گے۔

پیران کلیر کے فتح ہونیکا مختصر حال و پیشین خبری حضرت صابر پاک

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی نے حضور خواجہ غریب نواز رح کی تصنیف احدت المعارف کا معائنہ کرایا جس میں حضرت نے لکھا ہے کہ کمال احمد بغدادی ابدال میری خدمت میں متعین تھا۔ ۱۷ محرم ۵۶۶ھ بعد نماز جمعہ مجھ سے بتایا کہ میں آج جانب شمال برائے خدمت کے گیا تھا۔ راہ میں ایک بت خانہ دیکھا کہ ایسا بت خانہ پورے ہندوستان میں نہ ہوگا۔ اسی ہزار نفوس پھونکے جاتے ہیں وہاں مسلمان کا نام نہیں ہے میں ایک خط فوراً مشتمل بر ہدایت ترویج اسلام سلطان قطب الدین والی دہلی تو بدست سید امام الدین مرید اپنے کے بھیجا۔ اور ساتھ نظام محمود ابدال کو روانہ کیا۔ ۱۹ محرم الحرام ۵۶۶ھ بروز یکشنبہ وقت فجر یہ لوگ دہلی پہونچے اور تمام شاہ دہلی کو بادشاہ نے ان کی تعظیم کی اور میرے خط کو دست بستہ ہو کر سنا۔ اور تین تعظیمی سجدے شکریہ میں بجانب اجمیر ادا کئے۔

اور فوراً قیام الدین عرف ذموان صوبہ شمالی کو طلب کر کے حکم دیا کہ دس دستہ سواران جرار، تین دستہ پیادے، اور چار دستہ شتر سواران زنبورکوں کے ساتھ لیجا کر کلیر فتح کرو۔ اور بت خانہ کی مسجد تعمیر کرو۔ اور سونے چاندی کے بتوں

Marfat.com

کے آفتاب بے وضو کے تیار ہو جاویں۔ اور کوئی فاضل عربی یا رومی وہاں مقرر کیا جاوے اور تمام علاقہ میں ہردوار گڈھی تک کیا۔ تم جاؤ اور اسلام قائم کرو اور جلد ہمیں اطلاع کرو۔ ان دستوں کا سردار حضرت سید امام الدین صاحب ابن شاہ سید شہاب الدین صاحب ابن شاہ عبدالرزاق صاحب ابن حضور غوث اعظم کو مقرر فرمایا۔ ان کا مزار مبارک امام صاحب کے نام سے آج بھی پیران کلیر شریف میں ہے۔ کلیر کی آبادی سے شمال کی طرف ۶۰۰ میٹر کی دوری پر واقع ہے آپ شہید ہیں۔ یہ مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ غریب نواز کے ہیں چنانچہ وہ فوج جانب کلیر روانہ ہوئی۔ اور شاہ دہلی قطب الدین نے ان تمام حالات کی ایک عرضی اس فقیر کو ارسال کی۔ میں اس احوال سے واقف ہو کر خوش ہوا اور شکریہ حق سبحانہٗ تعالیٰ ادا کیا ادھر یہ فوج ڈونگر میں جا کر مقیم ہوئی جو کلیر سے قریب تھا۔ دوسرے شہر پر حملہ کر دیا گیا۔ ۵ روز معرکہ رہا ایک دو ہزار مرد و زن بچے مشرف با اسلام ہوئے اور کچھ لوگ فرار اور کچھ لوگ قتل ہوئے فتح ہوئی اور بت خانہ کو توڑ کر مسجد بنایا گیا۔ اور بہت خزانہ ہاتھ آیا۔ اور ہنگام فرار فوج ایک سردار بنسی رام نام سورج پرست نے، جو ایک بلند برج میں پوشیدہ تھا ایک تیر ایسا اس ظالم نے تاک کر مارا کہ حضرت سید امام الدین کے قلب پر لگا۔ آپ الا اللہ کہہ کر گرے۔ اور جام شہادت نوش فرمایا۔ ذمولان صوبہ مذکور نے یہ واقعہ دیکھ کر اس کافر کو گرفتار کرا کے خود اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور حضرت کو اسی برج میں دفن کر کے مقبرہ بنوا دیا۔ جو اب تک موجود ہے اور حالت تمام لکھ کر والی دہلی کو مطلع کیا۔ اور یہ بھی لکھا کہ اب یہاں تعلیم و تلقین کے لئے چند علماء کی ضرورت ہے سلطان قطب الدین نے ۱۹ علماء جن میں قاضی ترک کو بھی شامل ہیں کلیر روانہ کر دیئے۔ اور ان تمام علماء کے نام مفصل حال فتح کلیر کا اس فقیر کو بھیجا۔ میں بہت خوش ہوا۔ مگر امام الدین میرے مرید اولا اخی محترم کے شہید ہوئے اس پر سخت صدمہ ہوا مگر آنچہ رضائے مولا از ہمہ اولیٰ۔
حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اس نے مجھ سے کہا کہ اگر تم مجھے رہا کر دو تو میں کلیر کی تاریخ بحساب بکرمی تم کو لکھ دوں اس نے یہ لکھ کر دیا ہے سنہ ۳۴ مطابق ۲۸۳ھ میں راجہ کرم پال نے اسے آباد کیا اور اس کا نام ہردوار گدھی پگ رکھا اور گنگا کی دھار کے نزدیک ۵۲ کوس تک اس کی آبادی تھی۔ تمام لوگ بت پرست تھے ایک عظیم الشان بت خانہ تعمیر کیا جس میں سونے چاندی کے ستیس ہزار ایک ہزار پتھر کے بت تھے۔ سنہ ۳۵۵ مطابق ۲۹۰ھ میں بکرم پال عرف بالمپیال ابن کرمپال مذکور نے بت خانہ کو رونق دی۔ اور بتوں پر لاکھوں روپے کا زیورات چڑھا دیا۔ اور ہمیشہ سات ہزار چھتر پنڈتوں کے ہمراہ وہ پوجا کیلئے آتا تھا اور اسی سال گوکل چند مہنت کو بت خانہ گدی نشین بنایا اور پانچ ہزار فوج اس کی خبر گیری کو مقرر فرمائی۔ زاں بعد سنہ ۵۴۸ مطابق ۴۹۱ھ میں راجہ مادھو سین نے گوکل چند مہنت کو قتل کر کے اپنے بھائی کو گدی نشین کیا اور نام اس کا کوٹ ہردوار رکھا۔ اس وقت یہ شہر ۴۵ کوس میں آباد تھا۔ پھر سنہ ۹۵۸ مطابق ۹۰۱ھ میں راجہ ساکن رئیس دہلی نے اسے خوب لوٹا۔ اور اپنے بھانجے کو گدی نشین کیا اور کھڑ کا دیودت ہردوار نام رکھا۔ اس وقت یہ شہر ۱۴ کوس میں آباد تھا بعدہ سنہ ۱۱۶۳ مطابق ۱۲۰۵ھ والی شہر کو تم نے فتح کیا اور اب تمہارے بعد کس کا قبضہ ہوتا ہے خدا جانے!

جب یہ تاریخ میرے پاس قطب الدین والی دہلی نے بھیجی تو میں نے بھی قلمبند کر لیا۔ اور سب لوگوں کو قلمبند کرا دیا حضرت مخدوم علی صابر صاحبؒ کے متعلق حاضرین مجلس حضرت بابا صاحبؒ یہ پیش خبری پڑھ کر بہت خوش ہوئے۔

شاہ دہلی کا آتش قہر کلیر سے خوفزدہ ہو کر حضرت بابا صاحبؒ کو عرضی لکھنا

حضرت شیخ المشائخ نظام الدین محبوب الٰہی مقناطیس الوحدت یہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاکؒ نے واقعہ کلیر کا

Marfat.com

کہ جب میں واقعہ کلیر سے مطلع ہوا تو فوراً اس بیان کو قلمبند کیا اور قطب الدین کو بھی ہدایت کی کہ واقعہ کلیر تم بھی اپنی مکتوبات باطنی میں درج کر لو۔ پھر فقیر کو پیشین خبری کا جناب مخدوم علی احمد صابر کی یاد آئی فوراً الکبریت الوحدت تصنیف غوث پاک طلب کر کے خود بھی معائنہ کیا اور قطب الدین سے کہا کہ تم بھی درج کر لو اور مطلع رہو کہ مخدوم علی احمد صابر تمہارے طریقہ پر ہوگا اور اس کی پیشین قدمی میں ایک دفتر عظیم قلم بند ہے

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی کبریت الوحدت میں یوں قمطراز ہیں کہ میں پیشین خبری صابر پاک کی کتاب غوث پاک میں دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ حضرت غریب نواز نے فرمایا۔ قطب الدین بابا جلد اس کی تکمیل کرو۔ میں اسی وقت دو پتھر سُرخ کلاں برابر جو ہر ایک عرض میں اڑھائی گز طول میں تین گز تھے منگا کر چار خلفاء احبّاء کو طلب کیا اور ہدایت کی کہ ان پتھروں کو حضرت امام الدین کے سرہانے دفن کردو اور اپنی اولاد میں سے دو ایک کو اس کی حفاظت پر مامور کردو اور جب ان پتھروں کو علیم اللہ ابدال مانگیں تو ان کو دیدئے جاویں۔ اور اس میں تفاوت نہ ہو ورنہ جلا کر خاک کر دیئے جاؤ گے ان خلفاء احبّاء نے فوراً تعمیل میرے حکم کی کی اور میں نے یہ حال اپنے شیخ حضور غریب نواز کی خدمت میں عرض کر دیا۔ اور انھوں نے اس واقعہ کو قلم بند فرمالیا جس وقت ذموان کی عرضی والیٔ دہلی کے نام آئی اس نے وہ عرضی غریب نواز کے پاس بھیجدی۔ اسی وقت سلطان قطب الدین نے ذموان کو یہ لکھا کہ تم مفصل حال کلیر کا لکھو کہ اسے کس نے آباد کیا اور اس پر کون حکمراں رہا۔ اس کے جواب میں انھیں ذموان نے بذریعہ عرضداشت مرقومہ ذیل آبادی اور سکونت کلیر کا حال لکھا۔

عالی جاہ!

فرمان سلطانی پہنچنے سے ہمعصروں میں عزت دوچند ہوئی لیکن کمال متحیر تھا کہ اس کی تکمیل کیونکر ہوں لیکن اقبال سلطانی سے ایک پنڈت میرے ہاتھ لگا جو وقت فتح بڑے بت خانے میں پوجا کر رہا تھا وہ میرے یہاں قید میں رہا اس کی عمر ۱۹۷ سال ہے اور بہت عقلمند آدمی ہے

Marfat.com

ابُوالفتح، محمد بن سید احمد بن سید تاج الدین، سید حامد بن سید محمود بن سید عبداللہ بن سید محمد احمد بن سید مقبول اللہ بن سید علی اصغر بن سید حسن بن سید علی بن حضرت امام جعفر صادق بن محمد امام محمد باقر بن امام زین العابدین ابن جناب سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام ابن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔ ولایت ترکستان میں بلدہ طراز تھا۔ وہاں سے اور علماء کے ساتھ واسطے تعلیم باطنی کے حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت اقدس میں حاضر رہے۔ ۶۲ برس کی عمر شریف تھے۔ نام ان علماء کا بوجہ طوالت یہ ناچیز نہیں لکھ رہا ہے۔ ویسے محفوظ ہیں۔ یہ لوگ ۱۱ ذی الحجہ ۶۵۸ھ کو بارگاہ بابا صاحب میں حاضر ہوئے حضرت بابا صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ لوگ میرے مخدوم صابر کے پاس جاؤ۔ جس کا حقہ ہوگا وہاں سے ملیگا۔ پھر یہ لوگ ایک شب قیام کر کے واپس کلیر شریف روانہ ہوئے اور حد ۱۲ کوس پر ٹھہر گئے۔ وہاں جمال الدین ابدال نے مہمان داری فرمائی۔ اور علیم اللہ ابدال آکر ان کو اسم پاک بادشاہ دوجہان تلاوت کراتے ہوئے حضور صاحب پاک پہونچے۔ جب لوگ مع حضرت خواجہ شمس الدین وہاں پہونچے تو حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کمال استغراق میں تھے۔ اور بایاں ہاتھ شاخ گولر پر تھا۔ اور داہنے ہاتھ کی مٹھی بندھی تھی۔ اور انگشت شہادت قلب پر تھی۔ ۲۲ روز تک کئی بار علیم اللہ ابدال نے عالم وجوب میں عرض کرنا چاہا مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ اس عرصہ میں مجھے نیند نہیں آئی اور نہ کچھ کھانے کی خواہش ہوئی میں نے صرف بادشاہ دوجہاں صابر پاکؒ کو دیکھا کیا۔ تینتسویں روز ۲ صفر ۶۵۹ھ بروز پنجشنبہ وقت فجر حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کو حواس عالم کے امکان پیدا ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا کہ "شمس الدین کیا کو بابا صاحبؒ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا، حضور انور کو خود علم ہے پھر ارشاد فرمایا۔ کہ خدا کا شمس آسمان پر، میرا شمس زمین پر، اور اسی وقت بیعت کی۔ تو یہ ارشاد فرمایا یہ دو خاندان علویہ، حنفیہ، یہ دونوں خاندان صاحب کیفیت ولایت روح جذبہ کے ہیں مشرف فرما کر ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تم بابا کے حضور میں جاؤ اور ان کی خدمت کرو۔ اور

Marfat.com

منکرین اور مسجد کے اُلٹ دینے اور جلا دینے تا حد بارہ کوس لکھ کر بھیجا اس وقت سلطان ناصر الدین محمود شاہ دہلی کا والی تھا۔ اس نے تباہی کلیر سُن کر خوف جلال مخدومی سے خائف ہو کر ایک عرضی جناب بابا صاحب کے حضور اپنے وزیر اعظم کے ہاتھ بھیجی۔ اور ۲۳ صفر ۶۵۱ھ روز پنجشنبہ صبح وزیر اعظم حاضر ہوا اور عرضی بادشاہ کی باادب بحضور بابا صاحب گذاری جس میں لکھا تھا کہ حضور میں واقعہ کلیر سے بے حد پریشان ہوں۔ آپ مجھے حفظ و امان میں رکھیں۔ مبادا میں بھی قہر مخدومی میں آجاؤں۔ حضور بابا صاحبؒ نے بہت تسلی آمیز جواب عطا فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ تم نام مخدوم صابر کا ایک ہزار مرتبہ بعد نماز پنجگانہ تلاوت کیا کرو محفوظ رہو گے۔ اور کوئی زمین سوختہ کلیر کی طرف نہ جاوے ورنہ جل جاوے گا۔ اور میں بہت جلد سید نظام الدین بدایونی کو دہلی بھیج رہا ہوں۔ وہ اس کا انتظام کرے گا۔ اور یہ جلال میرے مخدوم کا ۹۰۰ تک قائم رہے گا۔ بعد میں شان جمال کا ظہور ہوگا۔ اور اس کا بھی مزار بنے گا۔ اور دنیا فیضیاب ہوگی۔

وزیر اعظم یہ نامہ لیکر دہلی پہونچا اور اس بادشاہ نے بڑی تعظیم و تکریم اس نامۂ مبارک کی کی۔ اس بادشاہ نے بیس برس تک حکومت کی اور ۶۶۴ھ میں اس بادشاہ نے وفات پائی واقعہ تباہی کلیر کے بعد جب آتش قہر تا حد بارہ کوس شعلہ زن تھی اس زمانہ میں بہ اختلاف تاریخ و اوقات تمام روئے زمین کے اولیاء اللہ مزار پرسی کو حاضر ہوئے اور فیضیاب ہوئے اور پہلے سے زیادہ بابتہ عروج کیفیت باطن حاصل کر کے واپس ہوتے تھے۔ یہ علامت آپ کی بادشاہ دوجہاں شہنشاہ ولائت ہونے کی ہے۔

حاضر ہونا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کا

حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولائت اپنی تصنیف فردوس الوجوب میں لکھتے ہیں کہ میرا نسب نامہ یہ ہے۔ مولوی شمس الائمہ الفلوان بن سید

Marfat.com

ہوئی تکلیف حضرت باباصاحب کو نہ ہو اور تمام تبرکات اسناد خلافت نامجات و
ملبوسات و مکتوبات اور منضبطہ شبانہ روز کی حاصل کر کے جب باباصاحبؒ اس
عالم فانی سے رحلت فرمالیں۔ میرے پاس حاضر ہونا اور علیم اللہ ابدال ہر روز کی خبریں
میرے پاس پہونچایا کرے گا۔ یہ ارشاد فرما کر استغراق ہوگیا۔ دوسرے روز پھر حواس
مکان کے پیدا ہوئے اور فرمایا شمس الدین یہاں آؤ۔ میں حاضر ہوا پھر مجھے خاندان
چشتیہ میں بیعت فرما کر حکم دیا کہ تم پاکپٹن شریف چلے جاؤ۔ اور وہاں تعلیم سلوک کی حضرت
باباصاحب سے حاصل کرو۔ اور واپس آنے تک ایسی کیفیت باطن کی ترقی میں مشغول
رہنا۔ تعلیم تمہاری روزانہ ہوتی رہیگی۔ میں تین روز وہاں مقیم رہا۔ چوتھے روز ۵ صفر
سنہ ۶۵۹ھ بروز یکشنبہ بعد نماز فجر جناب موصوف کو بحالت قدیم قیام دیکھ کر پاکپٹن
شریف کے لئے روانہ ہوا۔ میرے سامنے روز کسی آتش قہر شرر افشاں نہیں ہوئی۔
جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر ایک منزل پر پہونچ گیا تھا۔ دوسرے حضرت
بادشاہ دوجہاں صابر پاک حکم بذریعہ علیم اللہ ابدال پہونچا کہ شمس الدین سے
کہو کہ اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتا ہوا جاوے۔ تیسرے روز پاکپٹن شریف پہونچ
جاوے گا۔ علیم اللہ ابدال سے سنا کہ میرے حد ۱۲ کوس سے باہر نکل آنے پر
بدستور آتش قہر مشتعل ہونے لگی۔

میں نے تیسرے روز باباصاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر بعد آداب
قدم بوس ہوا۔ حضرت باباصاحب نے فرمایا کہ تم کیوں میرے مخدوم کے پاس سے چلے آئے؟
میں نے عرض کیا بموجب حکم قدم بوسی کو حاضر ہوا ہوں۔ اب جیسا سرکار حکم دیں بجا لاؤں۔
ارشاد فرمایا کہ تم ہمارے پاس رہا کرو۔ اور دن میں جنگل سے لکڑیاں لایا کرو اور انھیں
فروخت کر کے خورد و نوش کا انتظام کیا کرو۔ اور شب اللہ اللہ۔ اب یہاں کا یہی
طریقہ ہے کسی روز لکڑیاں نہیں ملتی اور فاقہ کرنا پڑتا ہے دو سال تک میں یہی خدمت کرتا رہا۔
اور روزانہ بذریعہ علیم اللہ ابدال حال کلیر کا ملتا رہا۔ کہ روزانہ بدستور آتش قہر فروزاں ہے اور میں
مرتبہ روح سے کیفیت باطن سلاسل ولایت روح جذبیہ کی تعلیم پاتا رہا۔
ان حضرات اولیاء معصر جو تمام روئے زمین کے حضرت موصوف کی مرلے

Marfat.com

پُرسی کو آئے دولت باطن سے مالامال ہُو کر گئے۔ اُن کے نام اور ان کی تصانیف اس وجہ سے ناچیز نہیں لکھ رہا ہے کہ مضمون بہت طویل ہُو جاویگا۔

احوال وفات حضرت باباصاحبؒ اور خواجہ شمس الدینؒ ترک کا واپس کلیر شریف آنا

حضرت باباصاحبؒ نے ۳ر محرم ۶۶۴ھ روز شنبہ بعد نماز فجر حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت کو طلب فرماکر تمام مکاتیب باطنی مع تصنیف اپنی سر العبودیت اور تمام تبرکات خرقہ شریف سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو رُوز عطا کے مثال خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا ہُوا تھا اور تمام اوراد وظائف منضبط شبانہ رُوز عطا فرمائے اور نامجات حضرات پیران عظام اپنے چشتیہ کے اور مکاتیب باطن حضرات تشریف لانے والے برائے مزاج پرسی کے حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک جن میں احوال حضرت موصوف کا بموجب معائنہ تحریر فرمایا تھا عطا فرمائے۔ جو حضرات رحلت فرمائے تھے ان سب نے اپنے مکاتیب حضرت باباصاحب کو روانہ فرمائے تھے حضرت شیخ بدرالدین صاحبزادہ کلاں کی نقوش خریدی۔ حضرت شیخ نجم الدین متوکل برادر حقیقی حضرت باباصاحبؒ، قصص الوحدت، مولوی بدرالدین اسحٰق کی برہان الولایت شیخ فضل الرحمٰن عموزاد حضرت باباصاحبؒ کی نظیر الخطیب، حضرت خواجہ رکن الدین بن احمد سیدی کی امیر الوجود اور شاہ ابو نعیم بن صدرالدین کی مکتوب نوم الوجوب۔ اور دیگر مکتوب عوام الناس، کے مرحمت فرمائے۔ اور سب حاضرین نے شمس الدین شمس الارضؒ کو مبارکباد دی۔ اور حضرت باباصاحب نے ایک نامہ بنام نامی حضرت بادشاہ دُوجہاں صابر پاک کے متضمن کیفیات بطون زمان ملکوت میں تحریر فرماکر عطا کیا اور تاکید فرمائی کہ تم یہ ہدایت نامہ اپنی نسبت سے لکھ دینا۔ کہ یہ نام بجز خلیفہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت، اولوالعزم، والمرتب اپنے خاندان کے اور شخص کو دکھلایا جاوے اور نہ امورات اس نام سے اطلاع دی جاوے۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ شمس الدین

Marfat.com

غیاث الدین والی دہلی کی دختر تھیں۔ تیسری بیوی کا نام اُم کلثوم تھا۔

حضرت باباصاحبؒ "سرالعبودیت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس فقیر سے ۲۷ ہزار جن وانس مرید' اور خلفاء اور اقطاب ہوئے ہیں جنکی مختصر تفصیل یہ ناچیز لکھ رہا ہے۔

غیاث مرید ۵۲ ہزار جن ۳۲ ہزار خلیفہ ہوئے۔ اس تعداد مذکورہ میں دس ہزار خلفاء اور مرید ۲۰ ہزار مرید گروہ امانت شاہ جیو دیا سے تھے۔ انسان مُرید کی تعداد کل نو ہزار ہے ان میں دو خلیفہ اکبر ایک بادشاہ دوجہان مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سُلطان الاولیاءؒ۔ دوسرے حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی لازی زر بخشؒ۔ اور اقطاب گیارہ ہزار ہوئے۔ کل ملاکر ۲۷ ہزار ہوئے علاوہ اس کے اس فقیر سے ۲۵ ہزار اغیاث اور تین سوابدال، ۷۰ ہزار نقباء اور ۵۰ ہزار نجباء، اور ۱۷ ہزار ریون۔ اور ۴ ہزار ان کے نائب ہوئے۔ جن کی کل تعداد ۲ لاکھ ۶۶ ہزار ۳ سو ہوئی۔ اور یہ حضرات ولایت روح جذبیہ کے اس خاندان عالیہ مرفوع الاجازت اولوالعزم والمرتبہ شہنشاہی ولایت میں حضرت مولا مشکل کشا سے اس فقیر تک اور اس فقیر سے نیچے کے مراتب حضرت امام مہدی علیہ السلام تک بموجب فرمان حضرت سرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہر ایک شخص ہر ایک شیخ وقت سے اسی تعداد کے موافق مرید ہوتے چلے جاویں گے اور اور ہفت اقلیم کے تقسیم ہوتے رہیں گے۔ اور جب یہ نہ ہوں گے تب ہی قیامت آجاوے گی۔

اور یہ حالات تمام بالتفصیل متفق اللفظ ان مکاتب باطن میں درج ہے۔ احدت المعارف تصنیف حضور غریب نواز قربت الوحدت تصنیف خواجہ قطب صاحب قطب الدین بختیار کاکی اوشیؒ۔ سرالعبودیت تصنیف حضرت باباصاحبؒ۔ مقناطیس الوحدت تصنیف جناب محبوب پاکؒ فردوس الوجوب تصنیف جناب شمس الدین ترک پانی پتیؒ۔ نقوش فریدی صاحبزادہ بدرالدین سجادہ نشین اوّل حضرت باباصاحب۔

حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایتؒ فردوس الوجوب میں تحریر

Marfat.com

جو اولیاء اللہ ہمعصر میرے بادشاہ دو جہاں صابر پاک کی مزاج پرسی سے کامیاب ہو آئے ہیں۔ ہر وقت رحلت فرمانے اس عالم سے مکتوب اپنا جس میں احوال معاملہ کیا ہو آخر تیرہ ہو گا تیرے پاس بھیج دیں گے۔ اس امر میں ایک راز مخفی ہے۔ زمانہ ولایت کیفیت باطن اعلان اس احوال کا کیا جاوے گا۔ مجدد صاحب مرفوع الاجازات علوم العزم والمرتبہ خاندان قادریہ، صابریہ کا جو اولاد امام اعظم ابوحنیفہ سے ہو گا بعد ساڑھے سات سو برس میرے کے تکمیل اس اعلان کی کریگا۔ اور تبرکات خاندان قادریہ کے علیم اللہ ابدال کے پاس امانت رکھے ہیں وہ بھی تیرے پاس جمع ہوں گے۔

۱۵ محرم ۶۶۴ھ روز دوشنبہ حضرت نے اعلان فرمایا کہ آج ہم اس عالم سے رحلت کریں گے چنانچہ قبل نماز مغرب درد شروع ہوا اور ترقی کرتا گیا۔ اور وقت مغرب جناب بابا صاحب نے نماز ادا فرمائی اور استغراق ہو گیا پھر جب ہوش آیا تو فرمایا۔ کیا ہم نے نماز پڑھ لی؟ حاضرین محفل نے عرض کیا کہ جی حضور نے مغرب کی نماز پڑھ لی ہے۔ دیکھا چاہیئے۔ یہ ارشاد فرما کر نماز مغرب ادا فرمائی اور پھر استغراق ہو گیا۔ اور جب بیدار ہوئے تو پھر فرمایا۔ کہ کیا میں نے نماز مغرب کی پڑھ لی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ حضور انور نے دوبار نماز مغرب کی ادا کی ہے۔ ارشاد فرمایا، دیکھا چاہیئے اور پھر نماز پڑھنے میں مصروف ہو گئے اور نماز میں ہی استغراق ہو گیا اور اسی حالت میں جہان فانی سے رحلت فرمائی۔

۱۵ محرم ۶۶۴ھ دوشنبہ کا دن گذر کر شب میں مغرب کے بعد اور عشاء سے قبل حضرت نے وصال فرمایا۔ حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین اقطاب دہلی اپنی کتاب مقناطیس الوحدت میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت کے ۱۴ فرزند ہوئے اور چودہ کے چودہ قطب ہوئے۔ ایک نکتہ یہاں یہ ہے کہ ۱۴ ولایت عکسی ہیں اور پندرہویں ولائیت اصلی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی طرح ۱۴ صاحبزادے قطب اور بابا صاحب صدر ملکی رہے۔ حضرت بابا صاحب کو فنا فی الرسول مرتبہ بدرجہ اتم حاصل تھا ۵ صاحبزادیاں تھیں۔ ۳ ازواج۔ بیوی اول کا نام محبوب النساء، جو شیخ ذکریا سندھی کی ہمشیرہ تھیں۔ اور دوسری بیوی کا نام بی بی خاتون تھا جو سلطان

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ بعد وصال حضرت بابا صاحبؒ کے فکر تجہیز و تکفین کی ہوئی۔ کیونکہ بوجہ عسرت گھر میں کچھ بھی نہ تھا۔ یہ چند مریدوں نے بھی چاہا کہ کچھ انتظام کریں۔ مگر کوئی انتظام نہ ہوسکا۔ مگر تختہ ہائے سنگ موسیٰ جن پر کلمہ طیبہ کندہ تھا ان کو ایک شخص محمد عظیم نامی سوداگر نذر کر گیا تھا موجود تھے۔ صبح کو قبل اذان فجر ہمسایہ عورت ضعیفہ مسماۃ عمدہ بنت غیاث الدین بن محمود جوزقانی نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب سے آواز دے کر کہا کہ یہ تھان لیجاؤ واسطے کفن حضرت بابا صاحب کے۔ حضرت شمس الدین نے جواب دیا کہ ابھی ہمیں کوئی حکم باطن اس امر میں نہیں ہوا۔ تو ضعیفہ نے عرض کیا کہ شب میں میں نے خواب میں حضرت بادشاہ دوجہان صابر پاکؒ کو دیکھا تھا انھوں نے مجھ سے فرمایا یہ کفن مجھے دیدو۔ میں نے کہا اس کی قیمت ایک جنت ہے۔ آپ نے فرمایا "میں تجھے دیتا ہوں پانچ جنت"۔ میں نے عرض کیا کہ میں دیکھ کر سودا کروں گی۔ تو آپ نے مجھے جنت کا معائنہ کرایا۔ اور پانچ جنت مرحمت فرما دیں۔ اب یہ کفن تم لے جاؤ۔ حضرت نے مراقبہ کر کے دیکھا (تو یہ واقعہ تھا اس ضعیفہ نے یہ کفن باوضو رات بھر جاگ جاگ درود شریف تلاوت کرتے ہوئے یہ تھان اپنے لئے اکل حلال سے تیار کیا تھا) حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک نے فرمایا تھا کہ شمس الدین کو بلا کر دیدو۔ لہٰذا تم لے جاؤ۔

حضرت خواجہ شمس الدینؒ نے وہ کفن لاکر سیا اور غسل پاک دیا۔ اور کفن پہنایا۔ حضرت نجم الدین متوکل برادر حقیقی اور بدرالدین صاحبزادہ صاحب اور دیگر حضرات کی موجودگی میں بعد نماز اشراق بروز سہ شنبہ ۱۶ محرم ۶۶۴ھ کو نماز جنازہ بررونق افروزی ارواح مقدسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ادا ہوئی۔ جس میں تمام حضرات رجال الغیب، رقبا، و نجبا، ابدال اور اوتاد، اغیاث، اقطاب اور دیگر اولیاء اللہ بھی شریک تھے۔ وقت نماز چاشت دفن حضرت بابا صاحب سے فارغ ہوئے، علیہم اللہ ابدال، اور رجال احمد ابدال مع سوا جنا بھی حاضر ہوئے تھے۔ سب لوگ اولیاء اللہ طواف مزار مقدس کر کے فیضیاب ہوتے جاتے تھے۔

Marfat.com

وقت رخصت علیم اللہ ابدال نے حکم بادشاہ دو جہان کا یہ دیا کہ تم چار روز مزید قیام کرکے کلیر آجاؤ۔ چنانچہ میں۔ ۱۱ محرم ۶۶۴ھ روز یکشنبہ بعد نماز فجر کے کلیر شریف کو روانہ ہوا۔ اور دو روز میں زمین سوختہ حد بارہ کوس پر جا پہونچا اور وہاں جمال الدین ابدال نے فرائض میزبانی کے ادا کئے اور حال آتش قہر کا بیان کر رہے تھے کہ اتنے میں علیم اللہ ابدال آئے اور اپنے ہمراہ بارگاہ صابری میں لے گئے۔ اس میں ایک روایت معتبر یہ لکھی ہے کہ حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت بابا صاحب کی محفل میں حاضر تھے۔ کہ حکم ہوا حضرت بابا صاحبؒ کا کہ آج ۹ برس کامل گذر گئے کوئی ہے جو میرے مخدوم صابر کو بٹھا دے یہ سن کر اہل محفل خاموش رہے۔ مگر بصد شوق حضرت خواجہ شمس الدین صاحب نے عرض کیا کہ حضور انعام کیا ہے؟ حضرت بابا صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو اپنے مخدوم صابر کی نذر کردیں گے۔ اتنا سن کر حضرت شمس الدین صاحب نے عرض کیا۔ حضور یہ غلام حاضر ہے۔ اس خدمت کیلئے حضرت بابا صاحب نے تمام تبرکات دے کر اور وصیت فرما کر روانہ کیا۔ آپ کلیر شریف پہونچے۔ تو بدستور قدیم علیم اللہ ابدال ان کو حضرت صابر پاک کے پاس لے گئے۔ وہاں آپ نے پس پشت قرآن پاک باواز بلند قرآن پاک تلاوت کرنا شروع کردیا حضرت صابر پاک نے ارشاد فرمایا کہ کون ہمارے معشوق کا کلام پڑھ رہا ہے۔ فرما کر پشت گھمائی۔ آپ ڈر گئے تو حضرت پاک نے فرمایا کہ ڈرو مت کلام اللہ شریف پڑھو۔ آپ نے پھر تلاوت شریف شروع کردی۔ اور تھوڑے عرصہ بعد خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اور پڑھو تو شمس الدین نے عرض کیا کہ حضرت تکان بہت ہو گئی ہے لمبی مسافت طے کرکے آیا ہوں کھڑے ہو کر پڑھنے کی ہمت نہیں ہے تمام اعضا جواب دے رہے ہیں۔

سرکار صابر پاک نے ارشاد فرمایا۔ کہ شمس الدین بیٹھ جاؤ۔ حضرت خواجہ شمس الدین نے کہا کہ حضور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آقا کھڑے رہیں اور غلام بیٹھ جائے۔ یہ کلام سن کر حضرت نے تبسم فرمایا اور نو سال کے بعد اس دن زیر گولر بیٹھ گئے اور قرآن شریف سنا پھر حضرت شمس الدین کو بیعت فرما کر واپس پاک پٹن شریف

Marfat.com

جانے کا حکم ہوا خدمت اقدس باباصاحب رح میں۔

حضرت نظام الدین اولیاء کا پاکپتن شریف جاکر تجہیز و تکفین کرنا

حضرت محبوب پاک فرماتے ہیں کہ بموجب الہام باطنی برائے مبارکباد محمد افضل ابدال کو بھیجا کہ جو تبرکات استاد مقونہ حضرت باباصاحب نے حضرت خواجہ شمس الدین رحمتہ اللہ کو تفویض فرمائے ہیں مع اپنی کتاب مقناطیس الوحدت کے ۳ محرم سنہ ۶۶۴ھ وقت نماز اشراق اور حضرت سلطان المشائخ قبل اس وقفہ کے ۱۲ روز سے معتکف تھے۔ محمد افضل ابدال نے لوٹ آنے میں توقف کیا۔ بعد تین روز ۶ محرم روز سہ شنبہ بعد نماز مغرب محمد افضل ابدال دہلی آئے۔ اور ان سے وجہ توقف معلوم کرکے بہت صدمہ پہونچا۔ یعنی وصال حضرت باباصاحب رح کا حال حضرت سلطان المشائخ سنتے ہی حجرہ میں معتکف ہوگئے۔ جیسا کہ معتکف تھے۔ اور پوشیدہ طور پر آپ ۹ محرم بروز جمعہ باعجاز اسم اعظم چشتیہ پاکپتن شریف پہونچے۔ اور بحکم الہام باطنی باآداب جسد اطہر کو دوبارہ نماز جنازہ پڑھاکر دفن کیا۔ دوسری جگہ جو حضرت کا خاص عبادت کا حجرہ تھا جس جگہ اب مزار مبارک ہے اس کام سے فارغ ہوکر جناب بدرالدین صاحبزادہ اکبر صاحب باباصاحب کے دستار سجادگی باندھ کر واپس ۱۱ محرم کو پوشیدہ طور سے دہلی تشریف لائے۔ اور کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔

دہلی پہونچ کر حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء سلطان المشائخ رحمتہ اللہ نے شیخ نصیرالدین صاحب مکتوب "باطن" "حقیقت البحر" اور شیخ عثمان صاحب مکتوب "عزیز المشہود" کو طلب فرماکر حکم دیا کہ تم لہوبہ ۱۵ ارآثار کاک ۵ سومد لے کر کلیر کو روانہ ہو جاؤ۔ اور کسی کو خبر نہ ہو اور محمد افضال کو حکم دیا کہ تم سوامن کھچڑی بتوئی یعنی خریدی، سواسو طباق گلی بااحتیاط تمام لگاکر بدست خلیفہ اکبر جناب کے حضرت بادشاہ دوجہاں

Marfat.com

صابر پاک کی خدمت میں پہنچا دینا۔ ۱۲ محرم ۶۶۴ھ بروز سہ شنبہ ظہر کے وقت حضرت شمس الدین بہمراہ علیم اللہ ابدال کلیر شریف پہونچے۔ نام مبارک حضرت بادشاہ دوجہاں کا تلاوت کرتے ہوئے پس پشت حضرت کے زیر گولر باادب کھڑے ہو گئے۔ مگر تین روز تک علیم اللہ ابدال کو اپنے حاضر ہونے کی اطلاع کرنے کا موقع نہ ملا۔ ۱۵ محرم کو حضرت محبوب الہیٰ بھی تشریف فرما ہوئے اور مودب کھڑے ہو گئے اور حضرت علیم اللہ ابدال سے فرمایا تم نصیر الدین اور شیخ عثمان کو اور محمد افضل ابدال مع ان اشیاء کے جو وہ لائے تھے یہاں بولا لاؤ۔ جناب علیم اللہ ابدال ان حضرات نام مبارک حضرت صابر پاک تلاوت ہوئے لے آئے۔ اور یہ سب حضرات مودب کھڑے ہو گئے۔ تھوڑے عرصہ میں حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت شمس الدین کی آمد کی اطلاع علیم اللہ ابدال نے عالم وجوب میں کی تو حضرت بادشاہ دوجہاں نے فرمایا کہ بھائی مزاج اچھا ہے۔ حضرت محبوب پاک نے فرمایا کہ حضور کی عنایت سے کامیاب ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا شمس الدین تم آگئے۔ حضرت شمس الدین نے عرض کیا، غلام حاضر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا شمس الدین سامنے آؤ میں تمہیں صاحب مجاز مرفوع الاجازت شاہ ولایت کیا۔ حضرت خواجہ شمس الدین حاضر ہوئے۔ پھر حکم ہوا کہ تبرکات میں سے ہمارا عمامہ سبز نکال لاؤ۔ حضرت محبوب پاک نے لے لیا ہے اور خواجہ شمس الدین نے اپنے دونوں ہاتھوں میں دست مبارک۔ صابر پاک کلمات بیعت امامت اور آئمۃ الامامت کی عبادت زبان ملکوت میں ارشاد فرمائی۔ اور عمامہ حضرت، حضرت محبوب پاک اپنے ہاتھوں میں لئے داہنی کی طرف کھڑے رہے۔ پھر حضرت نے عمامہ مبارک کا ایک پیچ ہی حضرت خواجہ شمس الدین کے سر مبارک پر باندھا تھا۔ کہ استغراق ہو گیا اور دست مبارک بدستور قلب کے قریب چلا گیا۔ مٹھی بند اور انگشت شہادت علم عمامہ مبارک خود بخود سر پر خواجہ شمس الدین کے سر پر بندھ گیا۔ پھر حواس عالم امکان کے پیدا ہوئے لوربایاں ہاتھ شاخ گولر سے الگ ہوا اور اس میں سند خلافت، حضرت شمس الدین شاہ ولایت کی موجود تھی اور وہ مثال خلافت

Marfat.com

حضرت شمس الدین کو مرحمت فرمائی حضرت خواجہ شمس الدین نے مثال خلافت کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔ پھر علیم اللہ ابدال کو حکم ہوا کہ تم مثال خلافت کو پڑھ کر سناؤ، عبارت زبان ناسوت بمضمون خطاب باطنی اور القاب ظاہری، اسم ۲ سطر اور عبارت زبان ملکوت ۳ سطر تحریر تھی۔ علیم اللہ ابدال نے پڑھ کر سنائی۔ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کو استغراق ہوگیا۔ اور حضرت محبوب پاک نے بحکم صابر پاک مثال خلافت بگواہی تحریر فرمائی۔ اور تمام چیزیں جو حضرت محبوب پاک نے منگائی تھیں ان پر فاتحہ اور تمام حضرات مذکورہ بالا اور بہت سے اولیاء اللہ اور قوم جنات سے حضرات خلفاء نے مبارکباد دی۔ اور ملائکہ نے بھی مبارکباد کا شور کیا۔ جسے سب حضرات سنتے تھے اور تبرک حضرت محبوب پاک نے تقسیم فرمایا۔

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی

بعد فراغت تحریر حلیہ مبارک و دیگر تعلیمات ضروری کے جو بالتفصیل گلزار صابری میں حضرت محمد حسن صاحب قدوسی، حنفی، مجدد وقت نے بحوالہ مکتوبات باطن تحریر فرمائے ہیں۔ موجود ہیں۔ یہاں بوجہ طوالت یہ ناچیز نہیں لکھ رہا ہے بعد فراغت حضرت محبوب پاک نے حضرت بادشاہ دوجہاں سے اجازت چاہی۔ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک نے ارشاد فرمایا کہ بھائی آپ کو تو باباصاحب محبوب پاک کر چکے ہیں اور تم خدا کے محبوب ہو میں ابھی سے کہتا ہوں۔ بھائی محبوب الٰہی تم رخصت ہوتے ہو۔ بہتر ہے خداحافظ۔ یہ مژدہ سُن کر حضرت محبوب پاک مع اپنے خلفاء کے دہلی تشریف لے گئے۔ ۱۰ محرم سنہ ۶۶۲ھ کو سرکار صابر پاک نے حضرت شمس الدین کو آواز دی۔ آپ نے فرمایا غلام حاضر ہے۔ اور آپ نے حاضر ہو کر وہ نامہ زبان ملکوت میں جو حضرت باباصاحب نے مرحمت فرمایا تھا پیش کیا ارشاد ہوا کہ بموجب حکم حضرت باباصاحب یہ تم اپنے پاس بہ حفاظت رکھو۔ اور تمام تبرکات

Marfat.com

علیم اللہ ابدال سے لے لو۔ حضرت علیم اللہ ابدال نے وہ تمام تبرکات جو ان کے پاس تھے جو شاہ منوّر علی صاحب الہ آبادی سے بدست غفور ابدال وصول ہوئے تھے اور وہ تبرکات جو حضرت عبدالرحیم عبدالسلام نے عنایت فرمائے تھے اپنے جد امجد کے وہ سب میرے سپرد کر دیئے اور چند امور کیفیات باطن سے تعلیم لسانی اپنی سے مجھ کو فیضیاب فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ شمس الدین جو کچھ ہماری زبان سے صادر ہوا کرے۔ اسے تحریر کرلیا کرو۔ اور نام اس کتاب کا "صحیفہ بیان صابری" رکھو۔ چنانچہ اسی روز سے "صحیفہ بیان صابری" شروع کردی۔ اور جو حکم میری نسبت صادر ہوتے وہ اپنی کتاب میں لکھتا۔ حضرت خواجہ شمس الدین "فردوس لوجوب" میں فرماتے ہیں کہ ۹ ر ذی الحجہ ۱۲۶۶ھ بروز جمعہ وقت صبح صادق حضرت بادشاہ دوجہاں حضرت صابر پاک کا حکم ہوا کہ علیم اللہ ابدال سردار ہفت اقلیم ابدالان سے کہہ دو کہ وہ جمال الدین ابدال سے کہہ دے کہ وہ مع سو جنّات کے حد بارہ کوس کے چاروں طرف پھیل جاویں اور حفاظت کریں۔ سوائے چرند پرند کے کسی جاندار چیز کو حدود میں داخل نہ ہونے دیں۔ اور جو ذی روح علاوہ چرند پرند داخل ہو اسے گنگ دریا میں گردن توڑ کر ڈالدیں۔ اور معرفت علیم اللہ ابدال کے اے شمس الدین بابا تجھے علم آجایا کرے گا اور دوسرا حکم حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کا یہ ہوا۔ کہ علیم اللہ ابدال سے کہہ دو کہ وہ امانت شاہ جنّات سے کہہ دو کہ وہ اپنی افواج سوار و پیادے ، ۷۰ ہزار دریائے جمنا پر اپنے وزیر اعظم کو مقرر کردے کہ اور کہہ دو کہ وہ ہر روز دربار محبوب پاک ہمارے بھائی میں حاضر ہوا کرے اور روزانہ برادر محبوب الٰہی سے عرض کرلے کہ حضور جو حکم ہو بجا لاؤں اور جو حکم برادر محبوب کریں فی الفور تعمیل کرکے حضرت شمس الدین شمس الارض، میرے کو معرفت جمال الدین ابدال خبر کردیا کرو۔

تیسرا حکم یہ صادر ہوا کہ جمال الدین سے کہہ دو کہ روزانہ دو سو چیلگی اور ایک آفتابہ نو تیار دریائے جمنا سے بھروا کر لایا کرے۔ اور علیم اللہ ابدال

Marfat.com

کے حوالہ کر دیا کر دیا کرے۔ اور علیم اللہ ابدال یہاں زیر گولر تیرے حوالہ کر دے اور تو روزانہ اپنے غسل و وضو میں استعمال کیا کر اور پھر تینوں ظروف کو توڑ دیا کر اور جب تک تو تعلیم پا دے اسی طرح کاربند رہنا۔

چوتھا حکم یہ ہے کہ علیم اللہ ابدال سے کہدو کہ کاغذ مدد شنائی قلم دوات، کا حکم بنام قطب شمال کے پہنچا دو کہ وہ معرفت ابدال سعید اکرم کے بوقت ضرورت تجھے پہونچا دیا کرے۔

پانچواں حکم یہ ہوا۔ ۲ ابدال اول درجہ کے شرف جمال اور عصام کمال مرسلہ عبدالرشید صاحب سردار اکبر روح جذبیہ دسویں روز پوشاک مرقومہ ذیل فقیر کے لیے لایا کریں گے۔ جمال الدین ابدال سے کہہ دو کہ مع جنات کوئی اندر آنے کی حد کے مانع نہ ہو۔

تفصیل پوشاک یہ ہے ایک خرقہ گل ارمنی، تہہ بند صابری یعنی گیرو میں چھال کیکر، اڑھائی گز کا کلاہ صابری، ورود بلا قطع کی ٹوپی تیار ایک عدد حضرت بادشاہ دوجہاں جب تک اس عالم میں جلوہ افروز رہے۔ یہ تینوں پارچے متواتر دس روز آتے تھے۔ اور پہلی پوشاک مستعملہ مجھے عنایت ہوتی تھی۔ اور پہلی پوشاک بحکم حضرت بادشاہ دوجہاں مزار مبارک حضرت امام صاحب کے پہلو میں دفن کر دیا تھا۔ اور مہر ولایت جو اپنے شانے کے نیچے جو کفل لطیفہ روح کا ہے تھی۔ اس سے ہر وقت ایسی روشنی ہوتی تھی۔ کہ شب کو بعض اوقات دن کا سا دھوکہ ہو جاتا تھا۔ اور دن کو کبھی تمازت آفتاب کی محسوس نہ ہوتی تھی۔ اور زیر گولر ہر وقت خنکی مثل شب ایام بہار کے اعتدال پر رہتی تھی اور صبح کو جب میں اذان کہتا تھا تو حضرت بادشاہ دوجہاں فرماتے تھے کہ شمس الدین شریعت بھی کیا اچھی چیز ہے کہ حضور کی سے دربار میں لے آتی ہے۔ یہ ارشاد فرما کر حضرت مجھے امام کر دیتے کہ اول رکعت میں استغراق ہو جاتا۔ پانچوں وقت نماز کی یہی کیفیت ہوتی۔ اور یہ روز خلافت سے یہ معمول ہو گیا تھا۔ کہ جب تیسرے روز تو موصوف کو حال استغراق سے افاقہ

Marfat.com

ہوتا۔ مجھ کو مرتبہ اسفل طبیعت سے حضرت ذات احدیت حرفہ تک ہر ایک مرتبہ کے آداب، احکام، آثار، اصطلاح، حسنات، سیئات، اذکار، اشغال اذکار اسرار تعلیم فرماتے اور گاہ ارشاد فرماتے شمس الدین کچھ موجود ہے ہمیں گولیاں تابت پیش کر دیتا۔ اور حضرت ایک دو گولیاں ہونٹوں پر دبا کر تھوک دیتے۔ میں انھیں تبرکاً جمع کر لیتا۔ اس وقت ارشاد فرماتے کہ شمس الدین بندے اور خدا میں اتنا ہی فرق ہے کہ بندہ کھاتا ہے اور خدا مبرا اور منزہ ہے کھانے سے۔ یہ ارشاد سن کر مجھ کو بھی وجد ہو جاتا اور استغراق ہو جاتا بعد فاقہ کے اذان کہتا۔

بارات کا مقید ہونا پھر حضرت محبوب پاک کی سفارش پر رہائی پانا

۱۹ شعبان ۶۷۱ھ کو ایک بارات نظیر الدین بن عیاض الدین بن محمود بن محمد علی، بن شیخ حسن، بن شیخ سراج الدین، نظیر الدین دولہا برات کا تھا جو مرید شیخ عثمان کا تھا۔ جو خلیفہ اول ہیں۔ حضرت محبوب پاک کے برات اس کی راستہ اتفاقاً بھول کر زمین سوختہ کلیر سے قریب پہونچ گئی۔ اور کلیر ۱۲ کوس دور تھی گویا مسکن بادشاہ دوجہاں صابر پاک کا وہاں سے ۲۴ کوس تھا۔ آواز نقارہ کی از روئے باطن سرکار مخدوم پاک تک پہونچی۔ اور حضرت نے چشم وا فرما کر شمس الدین سے فرمایا کیسی آواز ہے۔ حضرت شمس الدین نے عرض کیا کہ حضور یہ نقارہ کی آواز ہے۔ شاید کوئی برات ہے۔ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک نے حکم دیا کہ تم کیفیت خفیہ سے تصرف کر کے صرف سمت اپنی سے پیاڑ کلی مجمع برات کا تصور کر کے اور ڈھانک دو کہ ہر چہار طرف پہاڑ حائل ہو جائیں۔ حضرت شمس الدین نے تعمیل حکم کی فرمائی۔ برات مقید ہو کر رہ گئی۔ براتی پھرتے تھے مگر راستہ نہ پا کر ناچار وہیں ٹھہر گئے اور جو خیمہ والے آگے چلے گئے تھے وہ منتظر

Marfat.com

بارات کھے۔ جب یہ براتی نہ پہونچے تو یہ لوگ بعجلت حضرت محبوب الٰہی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور حال عرض کیا۔ حضرت مخدوم پاک نے ایک نامہ بنام بادشاہ دوجہاں مخدوم صابر پاک لکھا کہ حضرت ان کی غلطی معاف فرمادی جاوے۔ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ اور محمد افضل ابدال کے ہمراہ کلیر کو روانہ کیا۔ اور ان لوگوں سے کہا کہ کل بارات آجاوےگی اور محمد افضل ابدال نے ایک ساعت میں کلیر میں پہونچ کر نامہ مبارک حضرت شمس الدین کو دیدیا۔ اور آپ نے وہ پیالہ گلی اٹھا لیا۔ بارات رہا ہو کر روانہ ہوئی۔ محمد افضل ابدال بعجلت برات میں پہونچ کر حکم دیا کہ دہلی تک بالکل کسی قسم کا باجہ وغیرہ نہ بجے۔ اب تو محبوب پاک کے توسل سے رہائی ہو گئی۔ آئندہ مشکل ہے۔ حضرت شمس الدین نے جواب لکھا۔ حضرت شمس الدین نے جواب لکھا کہ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کو اس وقت جذب کمال لاحق ہے۔ مضمون عریضہ بوقت فرصت ادا کروں گا۔ واقعہ تباہی کلیر تا قیامت فراموشی کے قابل نہیں ہے حضرت موصوف کو ان دنوں سات پہر استغراق رہتا اور ایک پہر افاقہ۔ اس عرصہ میں حضرت میری تعلیم و تلقین فرماتے۔

صاحب تصنیف باطن "حقیقت البحر"۔ ادھر محمد افضل ابدال جب میرا جوابی عریضہ بارگاہ محبوب الٰہی میں پہونچکر، تو حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رح اور خلیفہ اول شیخ عثمان صاحب، صاحب مکتوب، باطن "تحریز المشہود" خدمت میں حاضر تھے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت پیر و مرشد کو نامہ ملاحظہ فرمانے میں پسینہ آگیا۔ اور رنگ مبارک زرد ہو گیا۔ ایک ساعت یہی حال رہا۔ بعدہ حضرت نے ترتیب صابری شریف تلاوت فرما کر جانب کلیر شریف تسلیمات بجالائے۔ اور فوراً بعد ساعت کے رنگ چہرہ انور کا مثل بدخشاں کے دمکنے لگا۔ اور حال وجد طاری ہو گیا۔ بعد افاقہ حضرت محبوب پاک نے ایک کاغذ سفید آٹھ تہہ فرما کر سائل کو عنایت کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ دہلی شہر سے باہر ایک فرسنگ راستہ بارات پر جا کر کاغذ کھولنا۔ بارات مل جاویگی۔ مگر باجہ ہرگز

Marfat.com

نہ بجے بموجب حکم کی تعمیل کی گئی۔ اور بارات بخیریت و عافیت مل گئی۔

حضرت نظام الدینؒ اولیاء کا درجۂ محبوبیت بحکم صابر پاکؒ

حضرت خواجہ شمس الدین فرماتے ہیں ۔ ۱۰ ربیع الثانی ۶۸۱ھ

بروز یکشنبہ کو صبح ہی سے ایک کیفیت عجب طاری تھی بعدہ چہرہ انور صابر پاکؒ پر انوار ذاتی کے صادر ہوئے۔ معائنہ کیئے اور خود کو استغراق ہو گیا۔ بعد فراغت میرے قلب پر القاء ہوا کہ سید نظام الدین محبوب الٰہی ہوئے۔ اور الہام بصورت روحانی حضرت باباصاحب کے سامنے آکر حضرت صابر پاک نے فرمایا کہ ہم آج صورت مخدوم صابر موجود ہو کر تجلی ذات آثار ذاتی کا معائنہ کرائیں گے۔ اور امر محبوبیت کا اجرا کر دیں گے۔ اور شطحات کے میرے مخدوم صابر کے تو قلمبند کر لیجیو۔ مجھے ابھی بخوبی افاقہ استغراق سے نہیں ہوا تھا۔ کہ زبان مبارک بادشاہ دو جہاں صابر پاکؒ سے شطحہ صادر ہوا کہ ہم نے اس کو محبوب کیا بعد شطحہ صادر ہونے کے جسم پاک بادشاہ دو جہاں مخدوم صابر پاک پر کیفیت صدور انوار کی تسلی پذیر ہوئی جہاں تک میں نے تجلی ذاتی آثاری کو بچشم ظاہر ممدوح کی صورت انور پر معائنہ کیا جس طرح موسیٰ علی نبینا کو مرتبہ صعقا طور پر حاصل ہوا تھا اور مجھے فنا فی اللہ، درجہ بدرجہ اتم حاصل ہوا۔ حواس ظاہر و باطن کے مطلق جل گئے۔ میں اٹھ روز تک شانہ کو سر سے لگا کر ایک حال پر کھڑا رہا علیم اللہ ابدال مجھے کہ میں جاں بحق ہوا اور وہ دونوں ہاتھ تھامے کھڑے رہے کہ گرے تو سنبھال لوں۔ اٹھویں روز بعد ظہر حضرت نے مجھے آواز دی، شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت، میں نے کہا کہ غلام حاضر ہے جب اچھی طرح افاقہ ہو گیا تو علیم اللہ ابدال نے عرض کیا حضرت نظام الدین محبوب الٰہی ہوئے ہیں نے کہا الحمد للہ۔ آگے تحریر فرماتے ہیں کہ تجلی طور سے بھی زیادہ وہ تجلی سائقہ بار تھی۔ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی معین الحلم میں خواجہ عارف ریوگری ابر رحمت ہیں، شیخ حسام الدین حنبلی صباع میں

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالرحمٰن زیب المومنین میں حضرت امیر حسینی سادات مجموع الجذر میں
حضرت صدر الدین محمد صاحب نامہ خلد میں۔ شیخ عفیف الدین ملتانی عشرۃ النور میں
شیخ سعدی شیرازی صاحب بدر العجائب میں، شیخ سطرف اندلسی صاحب صفات الطریق
میں۔ اور حسن بلغاری صاحب سریخ النور میں، شیخ امام الدین صاحب مخمور السرور
میں۔ شمس الدین صاحب سر عظمت میں۔ حضرت سلیمان ترکمان قطب الاحکام میں۔
الغرض تمام اولیاء معاصروں نے اپنی اپنی مکتوبات میں درج کیا ہے کہ ۱۷ ر
ربیع الثانی کے بعد عصر ہمارے قلب پر القا ہوا کہ حضرت سید نظام الدین صاحب
محبوب الٰہی ہوئے۔ قبل اس القا کے سب حضرات کو فیض کی کیفیت باطن بدرجہ
اتم طاری تھی۔ اس القا سے تمام حضرات کو ایسا عروج باطن ہوا کہ کبھی ایسا میسر
نہ آیا تھا۔ اسی وقت سب حضرات کو اشتیاق عالم وجوب میں تفصیل اجمال
کا ہوا۔ اور دم بدم ہر ایک کو استغراق ہوتا چلا آتا تھا۔ اور ہزار ہا طالبان
حق ہر جگہ ان لوگوں کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ اور مخالفین بھی تائب ہو کر آ کر
بیعت ہوئے۔ اور اس شب بلا کوشش و سعی دائرہ ولایت میں گذر نصیب
ہوا۔ اور صدہا لوگوں کو پہلی بار اس شب اول میں بار عرفان حاصل ہوا جو لڑکا
اس شب پیدا ہوا مجذوب مادر زاد تھا۔ اور تمام مریض روئے زمین کو شفاء
کامل حاصل ہوئی۔ اور صدہا گرفتاران بلا کو بلا کوشش و سعی کے نجات مل گئی

حضرت غوث نصیر الدین چراغ دہلوی "حقیقت البحر" میں شیخ
عثمان صاحب "عزیز المشہود" اور شیخ محمد سعدی "قزوح قوس" میں
شاہ رکن الدین عارف صاحب "نغمہ حق" میں حضرت شہاب الدین صاحب
"صحیح الصیام" میں اور شیخ صدر الدین "طول الاسرار" میں خلفاء سید
نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۱ روز قبل شب محبوبیت
ایک مجذوب مُنّا نامی شہر دہلی میں کوچہ بکوچہ پکارتا پھرتا تھا کہ نظام الدین
محبوب الٰہی ہو گئے۔ جو کوئی منکر ہوگا سر توڑ ڈالا جائے گا۔ حضرت محبوب پاک
شب محبوبیت کے دوسرے روز جب باہر تشریف لائے تو تمام حضرات رقبا

Marfat.com

نجبا ابدال اغیاث واقطاب، رجال الغیب، صاحبان ولایت رُوح جذبیہ
اکثر بہ جسد اور اکثر رُوحانی طور پر حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے۔ اور حضرات
سالکین باختلاف مرحلہ واسطے مبارکباد دینے کے لئے آئے اور تابقیام
مختلف کے اپنی اپنی جگہ تشریف لے گئے۔

اور کچھ حال خلفاء محبوب پاک نے بچشم خود معائنہ فرما کر تحریر
فرمایا قابل اعتبار عام نہیں ہے۔ سب بزرگان عظام نے اس کو ظاہر کرنے
کی عوام الناس پر ممانعت کی ہے۔ خلفاء کاملین موصوف الصدر نے برائے
تعلیم فرمانے طالب صادق، صاحب مجاز، مرفوع الاجازت، اپنے اپنے خاندان
کے اجازت فرمائی ہے۔ عوام کیلئے نہیں۔

تیاری بہشتی دروازہ روضہ حضرت باباصاحب رحمۃ

حضرت نظام الدین محبوب الٰہی ۲۲ ذی الحجہ کو مع خلفاء دہلی سے روانہ
ہوئے اوّل خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحؒ کے مزار مقدس پر حاضری دی۔ اور وہاں
مراقب ہوئے۔ مزار مبارک بعد گزر جانے تا ثلاثہ کے حضرت محبوب پاک کے
قلب القا ہوا کہ اول ایک دروازہ دیوار میں جس میں ہر کس و ناکس گذر جائے
جو اس سے گذر جائے گا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاوے گی۔ وہاں سے
فارغ ہو کر پاکپتن شریف کو روانہ ہوئے چنانچہ ۲۳ ذی الحجہ بہ برکت اسم اعظم
پاکپتن شریف پہنچے۔ اور دیوار و دروازہ تیار کر لیا۔ ۵ محرم ۶۶۲ھ کو روز
سہ شنبہ بعد ظہر نقیب صاحب ولایت رُوح جذبیہ متعینہ خدمت شہر پاکپتن
شریف نے باآواز رُوح منادی کردی کہ جو اس دروازے سے گذرے گا
دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو گی۔ بندہ یہ آواز سُن کر تمام روئے زمین
کے اولیاء اللہ اقطاب و دیگر صاحب وطن حضرات جوق در جوق آئے۔ دروازے
سے گذر کر باباصاحب سے فیضیاب ہونے لگے۔ صبح تک یہی حال رہا

Marfat.com

حضرت بابا صاحب نے بطور پیش خبری اس دروازہ کو یوں تحریر فرمایا ہے:-
۵ شوال ۵۹۹ھ کو عرس حضرت خواجہ خواجگان خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کفیر الخلاصی، تکبیر الامانی کا عرس تھا۔ حضرت خواجہ قطب حبیب خدا رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد نے مجھے بازار شیرینی خرید کرلانے کو بھیجا۔ جب میں حلوائی کی دوکان پر پہونچا تو ایک ہجوم آتا ہوا مخلوق کا دکھائی دیا۔ دوکاندار نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ حضرت نجم الدین صغری پر حال وجد طاری ہے اور وہ اپنی زبان سے فرماتے آئے ہیں جو مجھے دیکھ لے اس پر دوزخ کی آنچ حرام۔ یہ سن کر میں دوکان میں چھپ گیا۔ قریب نماز عصر وہ ہنگامہ تھما تو میں شیرینی لے کر حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا، بابا اتنی دیر کہاں لگائی میں نے واقعہ عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا تمہیں اس میں شک ہے میں نے عرض کیا کہ اگر اس میں شک ہوتا تو چھپ جاتا۔ غلام تو حضور انور کی شکل دیکھنے والا ہے یہ عرض سن کر حضرت خواجہ قطب الدین صاحب پر وجد طاری ہو گیا۔ اور حالت وجد میں فرمایا۔ بابا ان کا تو صرف آج ہی کے لئے تھا۔ اور تمہارا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔ تمہارے انداز کی دیوار کے دروازے تا قیام عالم جو نکل جایا کرے گا۔ تو اس پر دوزخ کی آنچ حرام ہو جایا کرے گی۔ یہ آپ کے ارشاد کا فیض ہے جو اب تک سلسلہ جاری و ساری ہے اور رہیگا۔ دوسرے روز سے محبوب پاک تیاری روزہ منوّر میں مصروف ہوئے۔ اس وقت غیاث الدین عرف بلبن، دہلی کا حکمراں تھا۔ اور بابا صاحب سے کمال اعتقاد رکھتا تھا۔ اس بادشاہ نے اکل حلال سے تیاری روضہ شریف کے نذر کیا چھ ماہ بارہ روز میں بعد فراغت روضہ انور محبوب پاک دہلی واپس پہونچے۔ اور لنگر شروع کر دیا۔ سب سامان تقسیم کر دیا جاتا۔ یہاں تک کہ گھڑوں میں باسی پانی بھی نہ چھوڑا جاتا اور بذات خاص ساگ گوکھرو کا، اور نان جو بے نمک تناول فرماتے تھے اور کبھی سامان لنگر سے ایک لقمہ بھی نوش نہ فرمایا۔

ایک روز حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی اور شیخ عثمان حبیب خدا خلفاء کے دل میں خطرہ پیدا ہوا۔ کہ حضرت بابا صاحب نے ہمارے شیخ کو سلطان المشائخ

Marfat.com

محبوب الٰہی بنا دیا۔ اور حضرت صابر پاک کو کیفیت جذب پسند ہے۔ حضرت کو بالالہام باطن جب اس خطرے کا علم ہوا تو وقت تہجد ۲۷ شوال ۶۹۲ھ شب سہ شنبہ کے طلب کیا اور ایک نامہ بنام شمس الدین ترک پانی پتی کے دیا۔ اور حکم دیا کہ جلد کلیر جاؤ اور اسم اعظم تعظیم فرما دیا۔ یہ لوگ بابرکت اسم اعظم جلد کلیر پہونچے اور کیا دیکھتے ہیں کہ یہاں لعل و یاقوت کے مکان، اور زمرد کے شجر، سنگ ریزے، جواہرات کے نظر آتے خوشبو مشک عنبر کی مہک رہی ہے متحیر ہو کر جب یہ لوگ واپس ہوئے تو دہلی ہو کر یہ یاد آیا۔ کہ نامہ تو دیا نہیں۔ مگر ناچار جب محبوب بارگاہ ذوالمنن میں پہونچے تو ان کو علم ہو چکا تھا کہ حضرت نے وہ خطرہ دور کرنے کے لیے حکم دیا تھا۔ تب حضرت نے پوچھا۔ کہ کہو وہاں کی دولت زیادہ ہے یا اس کشف بردار کے پاس زیادہ ہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ۔ حضرت یہاں تو کچھ نہیں جو آتا ہے تقسیم ہو جاتا ہے وہاں تو بخدا نظر جواہرات ہی جواہرات ہے۔ تب نامہ پیش کیا جس کی نیت پر حضرت خواجہ شمس الدین کی تحریر تھی کہ اب دونوں کو کسی طرح کا ہرگز خطرہ نہ پیدا ہوگا۔ اور جواب بدست علیم اللہ ابدال رہ کے ان کے پشت میں بندھوا دیا ہے۔ اس وقت ان صاحبوں کو ہوش نہ تھا۔

حکم دینا جشن کبیر کا حضرت خواجہ شمس الدین کو صابر پاک کا

۱۹ ماہ محرم ۶۸۴ھ روز چہار شنبہ وقت اشراق حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک نے حکم ارشاد فرمایا۔ کہ شمس الدین تم کو چھ برس کے لئے حبس کرو۔ اور نگاہ ڈالی۔ نور سرخ اس خطہ زمین سے جو محفوظ اور مامون فرمائی تھی طرف آسمان کے محیط ہوا اور فرمایا ایک قبر عالم ناسوت کی طرح تیار کرلو حضرت شمس الدین نے عرض کیا کہ سامان کھودنے کا نہیں ہے آپ نے اپنی پشت پر انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔ اس کا سایہ بس پشت ۹ قدم پڑا وہاں زمین شق ہوگئی۔ حکم دیا کہ شمس الدین اس میں چلے جاؤ۔ میں اس میں حسب ارشاد اتر گیا جو بہت عمیق تھا۔ نیچے ایک قبر تیار رکھی۔ وہاں بسم اللہ

Marfat.com

ابدال میرے منتظر تھے۔ انھوں نے ایک آفتابہ پانی کا اور دو نان نخود جویں مجھے دیئے جو رحل کے تھے۔ اور کہا حسب ضرورت استعمال کر لینا۔ اور دو سرخ پتھروں سے قبر بند کر دی۔ آج بھی جن کو مرفوع الاجازت قبر میں بند کر دیا جاتا ہے کم از کم ۱۱ روز صاحب مجاز مرفوع الاجازت قبر میں بند کر کے تعلیم کرتے ہیں۔

حضرت شمس الدین شاہ ولایت علیم اللہ ابدال کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں کہ بعد عرصہ ۱۶ برس ۹ صفر ۶۸۹ھ بروز جمعہ وقت عصر علیم اللہ ابدال کو حکم ہوا۔ کہ شمس الدین کو حبس کبیر سے بلاؤ۔ علیم اللہ ابدال نے غار میں گھس کر مجھے سات بار آواز دی۔ میں سمجھا کہ آواز یہ الست بربکم کا ہے میں قالو بلا کہنے لگا۔ پھر سات بار آواز دی۔ میں سمجھا کہ حکم فاسجدو کا ہو رہا ہے میں سجدہ کرنے لگا۔ پھر علیم اللہ ابدال نے آوازیں دیں۔ میں یہ سمجھا کہ اب وجوب ہے پھر ۷ آوازیں علیم اللہ ابدال نے دیں تو میں یہ سمجھا تو اس وقت میں سمجھا کہ عالم ارواح سے اب میں برزخ صغرا میں آیا۔ پھر سات بار آواز علیم اللہ ابدال نے دیں۔ میں یہ سمجھا کہ عدم سے وجود میں آیا۔ پھر سات مرتبہ علیم اللہ ابدال نے مجھے آواز دی اس وقت میں سمجھا کہ کوئی پکارتا ہے پھر علیم اللہ ابدال نے سات بار آواز دی۔ پھر میں سمجھا کہ شمس الدین کوئی تیرے پاس ہے اس کو پکارتا ہے پھر علیم اللہ ابدال نے ۷ آوازیں دیں۔ پھر میں نے آنکھیں کھول دیں اور پوچھا تو کون ہے۔ اور کس شمس الدین کو پکارتا ہے۔ پھر بادشاہ دوجہاں نے صابر پاک سے جا کر مفصل حال بیان کیا۔ اور کہا کہ اب یہ ۹ بار آوازیں۔ دینے کے بعد فرماتے ہیں کہ تو کون ہے؟ اور کس شمس الدین کو پکارتا ہے اور تیرا کیا مقصد ہے؟ پھر بادشاہ دوجہاں صابر پاک نے فرمایا۔ کہ جا کر کہو کہ میں صابر کے شمس ارضی کو حکم مخدوم بلاتا ہوں۔ علیم اللہ ابدال نے بموجب ارشاد پھر آواز دی۔ اس وقت میں نے کہا کہ کیا مجھ کو پکارتے ہو۔ علیم اللہ ابدال نے تختہ قبر کا اٹھایا میں اسی راستہ سے باہر آیا۔ دیکھا کہ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک جس جگہ مزار مقدس ہے دو زانوں تشریف فرما ہیں۔ اور بایاں ہاتھ جو شاخ گولر پر رہتا تھا اوپر ہے۔ داہنا ہاتھ بدستور قدیم قطب پر اور رخ بجانب قطب ہے۔

Marfat.com

اب یہ فقیر جاروب کش دربار صابری مؤلف کتاب "آفتاب چشتیاں" یہ عبارت بجنسہٖ نقل کرتا ہے کیونکہ اس میں ذرہ برابر بھی ترمیم میرے نزدیک باعث بے ادبی سزا کا موجب ہے اور اس بیان کے متعلق جو تاکید حضرت شاہ محمد حسن صاحب صابری، قدوسی، مؤلف کتاب "حقیقت گلزار صابری" نے فرمائی ہے وہ بھی لفظ بہ لفظ نقل کرتا ہوں۔ یہ فقیر بھی آپ کے خاندان میں بیعت ہے۔ کیونکہ اور کتابوں کے علاوہ زیادہ تر "حقیقت گلزار صابری" ہی سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

فقیر شاہ محمد حسن صابری، قدوسی، مؤلف کتاب "حقیقت گلزار صابری" گذارش کرتا ہے کہ ارشاد، وصیت حضرت بابا صاحب بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء یہ عبارت مؤرخہ مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری کے تحریر کیا جاتا ہے۔ اس واسطے حضرات قاریان اور سامعین اس کتاب "حقیقت گلزار صابری" کی خدمت میں اطلاع کر دینا اولاً ضروری ہے کہ اس اسناد کی حسن عبارت پر توجہ نہ کریں۔ اس واسطے کہ عبارت حال کے مثل عبارت قال کے برجستہ نہیں ہوتی ہے۔ اس کلام معجز نظام مُعانہ ہیبت حق اور حصول ذات مطلق کا متصور ہوتا ہے بلکہ حضرات اہل طریقت کو بہ باعث پابندی اور آداب طریقت کے ضرور ہے کہ اس عبارت حالی کو کسی طرح کے بے ادبی کے ساتھ تلاوت نہ فرمائیں۔

احکام وصیت آمیز حضرت مخدوم صابر صاحب اور سوالات حضرت شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے

....

حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت "صحیفہ جہاں صابری" میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں حبس کبیر میں سے نکل کر حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کے قدمبوس

ہوا۔ اور پس پشت باادب کھڑا ہو گیا۔ ارشاد ہوا شمس الدین بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ پھر بطور وصیت کے ارشاد فرمایا کہ شہر آمیر کو جاؤ وہاں علاء الدین غوری قلعہ آمیر سے لڑائی ہے۔ اس سے قلعہ فتح نہیں ہو سکتا۔ تمہاری انگلی کے اشارے برج زمین پر بیٹھ جائے گا۔ اور قلعہ ختم ہو جاویگا۔ لیکن وہی دن ہمارے اس عالم سے رحلت فرمانے کا ہے۔ یعنی وحدت طرف احدیت میں طرف صرفہ کے راجع ہو گی۔ اور ۶۹۰ھ سے لغایتہ ۹۰۷ھ احدیت صرف مرتبہ واحدیت میں طرف عالم ناسوت کے راجع ہوتی رہیگی۔ روز پنجشنبہ بعد ظہر تیرہویں ربیع الاول ۶۹۰ھ کو یہ معاملہ ہوگا۔ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ غلام کو حضور انور کا کیونکر علم ہوگا۔ حضرت بادشاہ دوجہاں علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ روز چہارشنبہ کا کام تمام ہو جاوے گا۔ جب شب پنجشنبہ کی آویگی۔ تو باد تند سرد اس قدر چلے گی کہ سب روشنی تمام لشکر کی سرد ہو جاویگی۔ بلکہ آگ بالکل باقی نہ رہے گی۔ اس وقت بادشاہ تیرے پاس آوے گا۔ روشنی تیرے چراغ کی دیکھ کر۔ فقط اس روز تیرا ہی چراغ روشن ہوگا اور تمام عالم کے چراغ گل ہونگے۔ یہ علامت تیرے قوی علم ہو جانے کی ہے۔ صبح روز پنجشنبہ کا ہوگا۔ تو انگلی طرف قلعہ اٹھاوے گا۔ قلعہ ختم ہو جاوے گا۔ اور علیم اللہ ابدال کو تیری خدمت میں مقرر کیا جاوے گا۔ یہ ابدال ہمارے جد امجد حضرت غوث پاک قطب عالم سے چلا آتا ہے۔ تیرے پاس رہا کریگا تمام عالم خبر رسانی کرتا رہے گا۔ اور تجھ سے ایک قلندر ہوگا اور اس قلندر سے ایک مخدوم ہوگا۔ ۷ ہفتم درجہ کا۔ اور علیم اللہ ابدال کی وفات مخدوم ہفتم درجہ کے یہاں ہوویگی۔ اور بعد وفات پھر کوئی ابدال کسی کی خدمت میں نہ رہے گا۔ سوائے مجدد کے خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض۔ شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کو کون غسل دے گا۔ حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد ختم اللہ الارواح۔ سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین غسل تم کرو گے۔ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت

نے عرض کیا کہ پانی کہاں سے آئے گا۔ حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ پانی ہمارے جسم کے قریب ہوگا۔ طرف چپ کے ایک چشمہ آب کوثر کی طرف آ جائیگا۔ تم غسل کر دینا۔ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کے جسم اطہر کو ہاتھ لگاؤں کہ نہیں اور پانی جسم مطہر پر کیوں کر ڈالوں۔ حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھ ہرگز مت لگانا۔ جو تیرے قلب میں خیال ہوگا ویسا ہی پانی جسم کو دور سے اپنے ہاتھوں پر ڈال دینا۔ حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت رحؒ نے عرض کیا کہ کفن مبارک حضور انور کون سے پارچہ کا ہووے۔ سفید ہووے۔ یا کسی طرح کے انقلاب مون ہووے اور خوشبو کیسی کفن منور کو لگاؤں بھی یا نہیں۔ حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا۔ کفن تم کو جیسا پارچہ کا میسر ہووے تم اپنے پاس سے دینا۔ اور لون اس کا گل ارضی سے ہووے جو کہ میں نے عالم حیات میں پہنا ہے اور عمامہ میرے شیخ کا جو وقت عطا کے خلافت مرحمت ہوا ہے میرے سر پر رکھ دینا۔ کہ رجال الغیب پہنا دیں گے۔ اور خوشبو کی کچھ حاجت نہیں۔ ملائکہ آسمان سے خوشبو کا نور اور الائچی بہشت سے لے آدیں گے۔ کہ عالم ناسوت سے ملکوت تک معطر ہو جاوے گا۔ حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور نے ہاتھ لگانے کو منع فرمایا ہے۔ کفن مبارک کیوں کر پہناؤں گا۔ جو خرقہ کہ حضور انور کے جسم مبارک پر ہوگا۔ اس کو کیا کریں گے۔ اور کیسے جسم منور سے اتار دوں گا۔

حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا۔ کہ ارادہ کفن تیار کرنے کے ارادہ قلب میں تصور کرنا کفن ویسا ہی ہو جاوے گا۔ اور خرقہ بھی تیرے ارادہ کے تصور سے علیحدہ ہو جاوے گا۔ لیکن اس خرقہ کو چار بتہ کر کے

Marfat.com

اوپر مہر کے ہاتھ سے رکھ دینا۔ اور اوپر سے کفن کا ارادہ کرنا۔ اور کفن تمام تیرے
قصور سے میرے جسم پر تیار ہو جاویگا۔ جب تک تو ارادہ کرتا رہیگا۔ میرے
غسل کا کفن کا خرقہ کا اور اوپر مہر رکھنے کا۔ آنکھ اپنی ہرگز مت کھولنا
خواجہ شمس الدینؒ نے عرض کی کہ حضرتؒ کی نماز جنازہ کون پڑھاوے گا۔
مجھ کو علم ہو جاوے۔ حضرت ممدوحؒ نے فرمایا کہ یہ امر وقت پر ہو جاوے
گا۔ اور نماز وہ از روئے باطن سے ہوگی۔ اور تجھکو علم ہو جاویگا۔ حضرت خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ مدفن حضور کا کہاں
ہوگا اور تختے کون لائے گا؟ اور آپ کو قبر میں کون اتارے گا؟ اور تعمیر
قبر کی پختہ ہوگی یا خام؟ حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ مدفن ہمارا برابر
جسم کے ہوگا اور قبر رجال الغیب کھودیں گے اور قبر میں مجدد اس زمانے کا اتارے
گا اور وہی تعمیر بھی کرے گا۔ زیر و بالا دو ورعہ سے پختہ اور تختہ جلال الدین ابدال سے
منگائے گا۔ بغداد سے سنگین ہوں گے (پتھر) مثل زعفران کے۔ اور جو مٹی ہمارے جسم کے
نیچے ہوگی۔ نیم ورعہ کھود کر علیحدہ کرے گا اور لحد کے نیچے کی مٹی مجدد زمانہ کا معہ
پارچہ خرقہ ہمارے کے اپنے پاس رکھے گا۔ بطور تبرک اور جو کوئی اس سے
مرفوع الاجازت ہوگا اس کو دیگا۔ ایسا ہی روز قیامت تک چلا جاویگا۔
اور تم کو شاہ ولایت ہفت اقلیم کا شاہ ولایت میں بغیر تمہارے کوئی ولی نہ
ہوگا۔ اور تمہارا خط جس کسی کی پریشانی پر ہو جاویگا کہ میری مہر اور قطب عالم
غوث پاکؓ کا قدم گردن پر عالم مثال میں اور عالم معاملہ میں شمس الدین
صاحب شمس الارض، شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کو دفن نہیں کروں
گا۔ لیکن اگر اس عالم میں زندہ رہوں گا۔ ساتھ جسم کے کبھی صبر نہ آئے گا۔ کہ
میں دفن میں شریک نہ ہوں۔ اور حضورؒ وہ کون مجدد ہوگا، وہ کون زمانہ
ہوگا اور میرا زندہ ہونا کس سبب سے ہے یہ کہہ کر حضرت خواجہ موصوف
آہ وزاری کرنے لگے۔ حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علاء الدین احمد صابر ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیاءؒ نے ارشاد فرمایا اور دست شفقت اپنا سر پر

Marfat.com

رکھا۔ کہ شمس الدین شاہ ولایت ہمان صفات اس مجدّد کا زمانہ ۱۳۰۰ھ میں ہوگا
اور وہ مجدّد ہوگا طریقہ صابریہ کے اور طریقہ حنفیہ کا یعنی علوی اور مجدّد کل سلا
کا اور وہ اولاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رح میں سے ہوگا اگر اسم شمس الدین
تجھ کو چاہیں تو رکھ سکتے ہیں۔ دیکھ نے شاہ محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب ابھی تا
زندہ ہیں۔ اور آئندہ بھی زندہ رہے گا۔ میرا کبھی وہ اخبار نویس ہے اور شاہ
ولایت کا۔ مرتبہ بڑھ کر رہے گا۔ اور مجدّد کا کم رہے گا۔ اور اگر تجھے
مجدّد ہونا منظور ہے تو کر دوں۔ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس اللہ
شاہ ولایت رح نے کہا۔ حضرت مجھ کو صبر آ گیا ہے۔ عرض یہ ہے کہ جسم الو
حضور مبارک کا اس جگہ تنہا برزخ صغریٰ یعنی قبر شریف کے بغیر کیونکر قا
رہے گا۔ حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علاءالدین علی احمد صابر سلطان الا
نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بابا یہ فقیر صاحب نصاب حرز مرتضوی
قیومی، روحی کا ہے جسکے باعث فقیر کا جسم بغیر دفینہ درمیان دو سنگ
کے قائم رہے گا اور وہ دو سنگ سرخ سرہانے میاں امام الدین صاحب کے
خواجہ قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رح اویسی ارواح
نے رکھوا دیئے ہیں۔ شمس الدین بابا تو بھی جان کر ان سنگ سرخ کو د
آ۔ لیکن ہاتھ اس کو مت لگانا۔ کیونکہ ان کی نگہبانی کو جنات متعین
اور سوائے علیم اللہ ابدال کے ان سنگ سرخ کو ہاتھ لگانے کی ممانعت
ہے۔ بعد وفات دونوں سنگ سرخ علیم اللہ ابدال لاکر میرے جسم کے اوپر
قبر کے لاکر رکھ دے گا۔ یعنی ایک سنگ دست راست کو ایک سنگ دست چپ
کو کھڑا کر دیگا۔ اور ہر چہار طرف سے مٹی لگا دے گا۔ اور ایک سوراخ بائیں جا
کھلا رہیگا ساس میں سے خوشبو چھڑک جاوے گی اور ایک سلسلہ کا مجدّد جو اولاد حضرت امام اعظم
ابوحنیفہ میں سے ہوگا آکر نماز جنازہ بھی پڑھے گا جو مرکب ظاہر و باطن سے ہوگی۔ اس
جسم کا دوبارہ دفینہ کریگا۔ اور جسم کے ساتھ میرے حضرت شیخ کی سنت ادا ہوگی
اور اس مجدّد کی اولاد میرے ظاہر و باطن کی وارث ہوگی۔ اور اہل باطن سے

Marfat.com

سلسلہ جاری ہوگا۔ اور ظاہر کرنے والوں سے کچھ نہ ہوگا۔ بعدہٗ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب، شمس الارض، شاہ ولایت رحؒ نے عرض کیا کہ ۶۹۰ھ سے ۹۵۷ھ تک حضور کے یہاں پر کیا حال ہوگا اور کوئی شخص جسم اطہر کے پاس حد محدود آئے گا یا نہیں۔ حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ بعد تیرے جنازہ پڑھنے کے نفیر کے قریب کوئی نہیں آئے گا۔ لیکن وہ جو ہفتم درجہ کا تیرے سے قلندر ہوگا وہ میرے پاس آئے گا۔ واسطے توشہ مجدد کے جو میرے پاس سے لے جاویگا اور ایک شاخ سبز میرے بالائے ناف رکھ جاوے گا۔ اور شاخ مجدد کو دیجائیگی اور وہ روز تا قیامت تک ہری رہے گی۔ اور مجدد اس شاخ کو دفن کریگا۔ اوپر تربت ہفتم کے۔ اور اس بیان کو مکتوب "لطائف صحیفۂ بیان صابری" میں تحریر کرلے۔ اور اس ہمارے نطاب کو جو تجھ سے قلندر ہوگا اس کو دینا۔ اور وہ مخدوم ہفتم درجہ ہوویگا۔ اور وہ تا مجدد چلا جاویگا۔ اور ہمارا حال مجدد سے ملے گا۔ اور ہر زمانہ میں مجدد ہمارے خاندان سے۔ اس سے تمام حال جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے تا بہ اس مجدد تک دریافت کرتے ہیں۔ اور شمس الدین شمس الارض کی تعریف یہ ہے کہ مجدد کو حال زماں، ماضی، اور حال اور اس کا استقبال کا باطن سے سند بسند معلوم ہوتا رہتا ہے اور اس کے پاس اسناد صحیح ہر ایک طرح کی موجود ہوتی ہیں اور جو کوئی مجدد کے زمانہ میں اس مجدد سے تعلیم دریافت نہیں کرے گا۔ وہ داخل خاندان میرے کا نہیں ہے بلکہ کسی خاندان کا نہیں ہے۔ اور احوال مجدد سے ظاہر و باطن متقدمین کا دریافت کرنے سے اس کے بیان سے عارف کامل ہوجاتا ہے۔ یہ مجدد کے زمانہ میں سب لوگ جمع ہوا کرتا ہے اور تعلیم لسانی اس کی سے من وعن بہرہ مند ہوا کرتے ہیں اور اجازت ارشاد، افکار، اور اشغال، اذکار، اسرار، اوراد، تلاوت، سیف اللہ جبروتی، سیف اللہ ملکوتی، اور سیف اللہ لاہوتی، اور سیف اللہ فاروقی، اور سیف اللہ معنوی، اور سیف اللہ قیومی، روحی کی حاصل کرتے ہیں۔ اور معلوم کرنا اپنے زمانے کے غوث، قطب، نقیب، رقیب، نجیب، اوتاد، ابدال، اور

Marfat.com

رجال الغیب، اور سردار خلیفہ، اکابر، صاحب سلسلہ کو ضروری ہے جس کو یہ سب حال مجدّد سے معلوم ہوجاوے گا وہ صاحب دولت باطن کا وارث ہے بعد تمام وصیت کے بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء گیارہ تعلیمات کیفیات باطن کی ارشاد فرمائی ہیں۔ وہ قابل افشائے عام نہیں۔ صرف ایک تعلیم مجملاً برائے حاجت روائی خلق تحریر کی جاتی ہے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بابا تو اپنا نام معہ درود وہی کے اس ترتیب سے پڑھا کر۔ تیرے ارادے کے افعال کا ظہور ہوجایا کرے گا۔ اور تیرے خاندان میں اس ختم کی برکت سے حاجت روائی ہر خاص و عام کی ہوگی۔ اور بعد تعلیمات حضرت ممدوح جائے اقامت سے اٹھ کر حسب معمول قدیم متصل درخت گولر کے تشریف لے آئے۔ اور بدستور کھڑے ہو کر سابق کی طرح مکرر درخت گولر کی اپنی ہاتھ میں پکڑلی۔ اور سیدھا ہاتھ بطور مرقوم صدور برابر قلب کے تھا۔ اور انگشت شہادت قسمتی بند ہو کر علم تھی۔ تھوڑے عرصہ میں حضرت موصوف کو استغراق ہوگیا۔ حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت نے، اس وقت یہ حال مکتوب "لطائف فردوس" الوجوب" میں تحریر کیا۔ اور یہ ارشاد حضرت ممدوح کا اس وقت تحریر فرماچکے ہیں۔ ایک لفظ کی کمی و بیشی تحریر میں نہیں ہوئی۔ تیسرے روز ۱۲ صفر ۶۸۹ھ مرقوم الصدر روز دوشنبہ قریب چاشت کے علیم اللہ ابدال شق غار حبس کبیر میں سے باہر آئے۔ حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ نے علیم اللہ ابدال سے احوال پوچھا۔ علیم اللہ ابدال نے بیان کیا کہ بموجب حکم الہام باطن کے میں واسطے تیاری قبر و غیر سامان کے حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علی احمد صابر سلطان الاولیاء کو اسی طرح بدستور قدیم تشریف دیکھ کر روانہ ہوگیا تھا۔ اور بعد آپ کے حبس کبیر میں بیٹھ جانے کے تھی ۱۲ سال کامل اسی طرح پر بدستور قدیم تشریف رکھتے ہیں۔ دیکھا اور چھ سال کے عرصے میں حضرت ممدوح نے ۴۸ مرتبہ آپ کو پکارا کہ (شمس الدین بقا باللہ) کہ جب ڈیڑھ مہینہ گذر جاتا تھا۔ وقت صبح کے بادشاہ دو جہاں

Marfat.com

مخدوم علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء اسی طرح پر نام آپ کا بیکر ارشاد فرمایا کرتے تھے سال میں آٹھ مرتبہ یہی ارشاد ہوتا تھا۔ میں نے بروقت شمار کیا ہے اور زیادہ اس سے کوئی حال میرے مواعنہ میں نہیں آیا۔ بموجب قاعدہ کے میں اپنی خدمت پر بدستور ہورہا۔ اور نام مبارک تلاوت کرتا رہا۔ حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب سلطان الاولیاء کا۔

حضرت خواجہ شمس الدین کا بموجب حکم آمیر کو جانا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب رح فرماتے ہیں کہ میں ۲۰ برس کامل حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کی خدمت میں رہا۔ سوائے اس مدت کے جو میں حضرت بابا صاحب رح کی خدمت میں رہا۔ عرصہ ازدائے جس کہ کے حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کی خدمت میں رہا۔ پس پشت دست بستہ کھڑا رہا۔ اس عرصہ میں بموجب ارشاد عالی ۴۵ ہزار بار رمیری نفی ہوئی۔ اور ۴۵ ہزار بار بموجب ارشاد اثبات ہوگیا۔ اس عرصہ میں میں نے کبھی آتا انقلاب موسم کے نہیں دیکھے۔ گرمی میں کبھی تموز آفتاب زیر گولر یعنی پورے خطہ میں محفوظ پر محسوس نہیں ہوئی۔ اور نہ برسات میں بارش اور نہ موسم سرما میں سردی ہمیشہ ایک سا موسم رہتا تھا۔ جیسے موسم بہار کی صبح۔ بلکہ بعض اوقات نماز کا وقت معلوم کرنے کے لئے زیر درخت گولر پس پشت بیٹھنا پڑتا تھا۔ شب میں مہر ولایت کی روشنی ماہتاب کی کمی محسوس نہ ہونے دیتی تھی۔ بعض اوقات دن کا دھوکا ہوتا تھا۔ اور جس روز خطہ زمین محفوظ سے نور سرخ مثل یاقوت لمعان ہو کر تا بہ آسمان پہونچا۔ اسی طرح قائم تھا۔

چار روز تک حضرت شمس الدین وصیت کے بعد بموجب حکم عالی پس پشت مبارک حاضر رہے اور اس عرصہ میں علیم اللہ ابدال سے نقشہ مسجد کا اور پتہ نشان اور تعداد مردمان، معطوبان، اور پیمائش جلئے محفوظ جو آتش قہر سے امن پاکر مخزن الانوار ہو رہی تھی باقی تمام حالات تحقیق اپنی کتاب

Marfat.com

میاد رجب فرمائے۔

۱۳ ار صفر روز شنبہ وقت مجر ۶۸۹ھ کو میں آمیر کے لیئے روانہ ہوا تو حد ۱۲ کوس پر جمال ابدال نے معہ دیگر خدام "اعیانات" آکر قدم بوسی ہوا اور عرض کی کہ حضرت میرے لیئے شفارش ضروری ہے آپنے فرمایا کہ کامیاب ہے اور تابہ قیام عالم تو سرکار صابر پاکؒ کی خدمت میں تو بدستور رہیے گا۔ اس کے بعد یہ اخبا معہ جمال الدین ابدال بیعت ہوئے اور حضرت شمس الدین صاحب شاہ ولایت فرماتے ہیں کہ میں دوسرے روز آمیر کیلئے روانہ ہوا۔ اور ۱۹ ار صفر دوشنبہ کو داخل لشکر ہوا۔ علاؤ الدین خلجی صوبہ کڑہ کا تھا۔ اور برادر زادہ سلطان فیروز شاہ خلجی کا تھا۔ اور داماد بھی اور آپ نے ایک سوار شیخ سلیمان بن عبدالصمد کے ہمراہ قیام فرمایا۔ ور اسے بیعت بھی فرمایا۔ اور وصیت فرمائی۔ کہ ہمارے حال سے کسی کو اطلاع نہ کرنا۔ ایک چادر صابری رنگ کی یعنی گل ارضی اور چھال ببول سے رنگ کر بمنزلہ بے چوبہ کے کھڑی کرلی۔ شب کو تمام حضرات اہل باطن، ابدال، واغیاث، اوتاد، رقبا، نجبا تعلیم کے لیئے حاضر ہوتے تھے۔ اور دن میں دیگر اولیاء اللہ حاضر خدمت ہوتے۔

جب ۱۳ ار ربیع الاول آئی ۶۹۰ھ روز چہار شنبہ کا گذر گیا تو شب میں آپ نے سب حضرات سے فرمایا کہ آج طبیعت فقیر کی حاضر نہیں ہے سب لوگ چلے جاؤ۔ حسب ارشاد شاہ ولایت سب لوگ چلے گئے اور آپ تلاوت قرآن پاک فرمانے لگے۔ چراغ شیخ سلیمان نے روشن کردیا حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بجی چراغ کی بڑھادو کہ مجھے سوائے آقا اپنے جناب صابر پاکؒ کی صورت منوّر کے کچھ اور نظر نہیں آرہا ہے۔

کچھ دیر کے بعد باد تند و تیز ایسی چلی کہ تمام لشکر کی روشنیاں اور آگ بجھ گئی اور تمام خیمے اکھڑ گئے مگر آپ کا چراغ بدستور روشن رہا۔ اور خیمہ بھی بدستور قائم رہا۔ یہ حال دیکھ کر بادشاہ خود دست بستہ کھڑا ہوگیا۔ اور عرض و معروض کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے مجھے کیونکر پہچانا۔ بادشاہ

Marfat.com

نے عرض کیا کہ یہ چراغ جو روشن ہے اور خیمہ قائم ہے یہ دلیل کافی ہے آپ کے پہچاننے کو۔ اور دوسرے بہت سے نجومیوں اور بزرگوں نے یہی نشانی آپ کی پہچان کی بتائی تھی کہ آپ انگلی کا ارشاد فرمادیں گے۔ تو قلعہ ختم ہو جاوے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ صبح کو بتانا اور پھر تلاوت میں مصروف ہو گئے دوسرے روز صبح ۱۴ ربیع الاول ۶۹۰ھ بروز پنجشنبہ۔ آپ نے بعد فراغت حرز یمانی، شریف، سیف اللہ، حرز مرتضوی، سلطان الاوراد ترکیب غوثی معنوی کی تلاوت فرما کر انگشت شہادت دم کر کے قلعہ کی طرف اشارہ فرمایا اسی وقت برج حصار قلعہ زمین میں بیٹھ گیا۔ اور لشکر علاء الدین غوری کا قلعہ میں داخل ہو گیا بادشاہ اس عرصہ میں صبح تک دست بستہ کھڑا رہا۔ اور سپاہ لشکر لوٹ میں مصروف ہو گئی شادیانے فتح کے بجنے لگے۔

تاج فیروز شاہی میں لکھا ہے کہ فیروز شاہ خلجی نے جب اپنی فوج کی شکست پے در پے سنیں تو حضرت نظام الدین اولیاء کی خدمت میں عریضہ جات لکھے مگر آپ خاموش ہو جاتے تھے۔

جب ایک سال پورا گذر گیا تو فیروز شاہ بارگاہ محبوب الٰہی میں حاضر ہوا ۱۳ صفر ۶۹۰ھ روز سہ شنبہ کو اور حضرت محبوب نظام الدین اولیاء کی خدمت میں تمام حال مفصل عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تیری فوج میں حضرت شمس الدین شاہ ولایت تشریف لا چکے ہیں اور حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک نے ان کے لئے پیش خبری فرمادی ہے کہ ان کی انگشت شہادت سے قلعہ فتح ہو گا۔ پھر بادشاہ نے علاء الدین غوری کو تمام حال لکھا اور تاکید فرمائی کہ حضرت شمس الدین، شمس الارض شاہ ولایت جو تیری فوج میں ہیں ان سے رجوع کر اور خواستگار فتح ہو تمام نشانیاں حضرت محبوب پاک نے ہوائے سرد اور چراغ روشن ہونے کی بتادیں جن کا ذکر آچکا ہے۔

× × × × ×

Marfat.com

حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت کا السین کلیر شریف آنا

بعد فتح ہونے قلعہ کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات رح نے قرآن پاک ۲ روپیہ میں ہدیہ فرمایا اور اس رقم سے پارچۂ کفن اور توشہ کا سامان خرید کر جانب کلیر بزور ولایت نہایت سرعت سے چلے۔ راہ میں علیم اللہ ابدال آہ زاری کرتے ہوئے ملے آپ نے ان سے دریافت کیا تم میرے بعد کے حالات بیان کرو۔

علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ آپ کے رخصت ہونے کے بعد کامل ایک سال اس حالت پر حضرت بادشاہ دوجہاں بدستور زیر گولر مقیم رہے جس طرح آپ نے دیکھا تھا۔ آپ نے مجھے جناب کی خدمت میں رہنے کا حکم فرما کر رخصت فرمایا ہے۔ اب آپ جو حکم دیں بجا لاؤں اتنے میں حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت کو کلو کر لگی۔ اور جب اُٹھے تو خود کو کلیر شریف میں جائے محفوظ کے قریب پایا۔ اور دیکھا کہ جمال الدین ابدال مع سو جنات کے حاضر ہے۔ اور سب چرند، پرند، جنگل کے صف بہ صف مودب کھڑے ہیں آپ نے بموجب ارشاد عالی آنکھیں بند کر کے غسل شریف اور کفن پہنانے وغیرہ کا تصور کیا۔ اور بعد فراغت آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھا کہ جس طرح آپ نے تصور کیا تھا اسی طرح سب کام تیار ہو گیا ہے۔ وقت مغرب کا ہو گیا تھا آپ نے نماز کے لئے جا نماز بچھائی۔ اور دل میں سوچا کہ میں اکیلا نماز پڑھوں۔ اتنے میں مغرب کی سمت سے صابری لباس میں ملبوس ایک سوار نقاب پوش ہاتھ میں نیزہ لئے آتا دکھائی دیا۔ اس سوار نے آواز دی کہ شمس الدین خبردار نماز نہ پڑھانا اور ان صاحب نے آکر جانماز پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو حد نظر اولیاء اللہ دیگر حضرات اہل باطن کی صفیں تھیں۔ بعد نماز علیم اللہ ابدال

Marfat.com

نے بموجب حکم وہ سُرخ پتھر طلب کیے۔ دُونوں پتھر کھڑے کر کے وصیت کے مطابق سب کام انجام دیا۔ اور توشہ پر فاتحہ دیا حضرت شمس الدین صاحب نے پڑھی۔ اس قدر اثر دہام تھا کہ صرف توشہ میں انگلی لگا لگا کر سب نے تبرک چکھا۔ حضرت خواجہ شمس الدین کو خیال آیا کہ اگر کسی نے پُوچھا کہ تیرے شیخ کی نماز کس نے پڑھائی تو کیا جواب دُوں گا۔ فوراً اس طرف متوجہ ہُوئے۔ وہ سوار، سوار ہو کر تشریف لے جانے والے تھے۔ کہ آپ نے جاکر رکاب تھام لی۔ اور دریافت کیا کہ آپ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتا دیا کہ آپ نے میرے شیخ کی نماز پڑھائی ہے۔

حضرت خواجہ شمس الدین نے ایک مرتبہ قبل جانے آمیر کے دریافت کیا تھا کہ حضور فنا کیا ہے؟ اور بقا کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا تھا کہ پھر بتا دیں گے۔ اس وقت ان صاحب نے ایک دم گھوڑے کو روانہ کیا اور طرفۃ العین کے بعد نقاب چہرے پر سے اُٹھا۔ شمس الدین فقیر کی نماز فقیر ہی پڑھاتا ہے دیکھو یہ بقا ہے!۔ اور اپنے جنازہ کی طرف اشارہ فرما کر فرمایا۔ وہ فنا ہے! اور یہ حضرت بادشاہ دُوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء خود تھے۔ چہرہ انور کو دیکھ کر غفلت طاری ہو گئی لگام گھوڑے کی ہاتھ سے چھُوٹ گئی اور آپ زمین پر گر پڑے۔

تمام حضرات حاضرین اولیاء اللہ اہل باطن لکھتے ہیں کہ جب علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب نظروں سے غائب ہو گئے۔ معاً ہم سب لوگوں نے اپنے آپ کو اپنی اپنی جگہ پر پایا۔ اور ہم مثل خواب کے اس گذشتہ واقعہ کو یاد کر رہے تھے

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا صحرائے شہر خزار میں پہونچ کر بیدار ہونا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب رح کو جب ہوش آیا تو دیکھا کہ علیم
ابدال پاؤں سہلا رہے ہیں۔ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب نے فرمایا کہ آج کیا دن
علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ آج جمعہ ہے اور ۱۵ ربیع الاول ہے ۶۶۰ھ پھر فرما
میرے بے ہوش ہو کر گرنے کے وقت تم کہاں تھے؟ علیم اللہ ابدال نے ع
کیا کہ جس وقت آپ بے ہوش ہو کر گرے میں خود بخود یہاں شہر خزار
کا ہے پہونچ گیا اور اپنے آپ کو مرتبہ ابدال سے معطل پایا۔ لاچار ہو کر ایک
عورت میمونہ بنت مسعود بن ہرمز بن مجید شاہ عراقی جو سلسلہ سہروردیہ
ہے کے گھر پر مقیم ہوا۔ اور جب حضور نے مرتبہ لبطون سے ظہور فرمایا ا
اس جگہ موجود ہوئے تو میرے قلب میں القا ہوا۔ اور بموجب حکم باطن ا
وقت سے کیفیت ابدالی پر مامور ہو کر یہاں خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت نے فرمایا کہ علیم اللہ ا
جگہ کے قطب کو بلاؤ۔ علیم اللہ ابدال سید معصوم علی قطب شہر خزار کو
لائے۔ حضرت شمس الدین صاحب نے حکم دیا کہ یہاں ہمارے جسم کا نشان ہے
ہے ایک روضہ تعمیر کراؤ۔ سید معصوم علی نے بزور ولایت سردار محمد نسیم
کو شاہ ترکستان کی طرف سے اس خزار کا حاکم تھا حکم دیا کہ یہاں ایک
تعمیر کراؤ۔ حسب حکم سبز سے اس کی تعمیر شروع ہو گئی۔ جہاں حضرت خوا
شمس الدین صاحب ریت میں گرے تھے شہر سے ۱۰۷ قدم کے فاصلے
جانب مشرق ریت میں آپ کے دست و پا اور بائیں کروٹ کا پورا نشان
تک موجود ہے۔ اور روضہ انور زیارت گاہ خاص و عام ہے آج تک قائم

Marfat.com

رہ تا قیامت رہے گا۔ آپ کے دستِ پاک کے نشان میں ذرّہ برابر بھی فرق نہیں ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے گویا آج ہی یہ نشان ہوا ہے اس نشان کے چاروں طرف اوپر آئینہ لگا ہوا ہے (شیشہ) جس میں نسے صاف نظر آتا ہے۔ حضرت شمس الدین شاہ ولایت مع علیم اللہ ابدال ۱۷ ربیع الاول یکشنبہ ۶۹۱ھ یہاں سے روانہ ہو کر ایک سال کوہِ ترکستان میں مقیم رہے۔ اور وہاں سے روانہ ہو کر ۳ مہینہ تک ملک خطا میں مقیم رہے اور سلسلہ صابری کی اشاعت تبلیغ اسلام فرماتے رہے۔ اور طار نام شاہ ملک خطا کو مشرف باسلام کر کے کاشان کو تشریف لے گئے۔ ۱۳ روز قیام کے بعد طہران تشریف لے گئے اور اپنے عزیز برادر سید عبد الغفور صاحب کے یہاں ۹ ماہ مقیم رہے۔ وہاں سے روانہ ہو کر وخش پہونچے اور قریب کوہ کے چھ ماہ قیام فرمایا۔ وہاں سے خراسان ۷ روز قیام فرمایا۔ پھر قندھار میں ۱۱ روز تشریف فرما رہے۔ ایک شبانہ روز وہاں سے بزور ولایت اسم اعظم تلاوت فرماتے ہوئے۔ وہاں سے کابل پہنچے اور مظہر شاہ درویش کے یہاں ۱۸ روز قیام فرما رہے۔ وہاں سے پشاور دو روز قیام فرمایا۔ وہاں سے لاہور تشریف لائے۔ نظام احمد عرف محمود اکبر غوث اس جگہ کے مکان پر تشریف فرما رہے۔ ایک شبانہ روز وہاں سے بزور ولایت اسم اعظم تلاوت فرماتے ہوئے ۴ ذیقعدہ ۶۹۲ھ یکشنبہ وقت عصر کے پانی پت میں قدم رنجہ فرمایا ایک برس ۸ مہینہ ، ۲۰ روز سفر میں گذرے پانی میں داخل ہو کر حال کلیر شریف کا دریافت فرمایا علیم اللہ ابدال کے ذریعہ۔ اور پھر یہ معمول رہا کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو آپ معلوم کرالیا کرتے تھے اور علیم اللہ ابدال جمال الدین ابدال کو حضرت شاہ ولایت کی طرف سے حکم فرماتے کہ پائے انداز کی طرف سے گرد و غبار نہ جانے پائے کیونکہ ادھر سے کھلا تھا۔ جمال الدین ابدال نے عرض کیا ۱۲ جنات شب میں متعین رہتے۔ پائے انداز کی خدمت پر گرد و غبار تو الگ ہے وہاں تو ہوا بھی گذر نہیں ہوسکتا۔ یہ جز ۱۲ کوس حد زمین سوختہ کے باہر سے آتی تھی۔ اندر داخلہ ممنوع تھا جس روز سے حضرت شمس الدین شاہ ولایت

Marfat.com

نقاب پوش صاحب کے دیدار سے مشرف ہو کر بے ہوش گرے اور ذخار پہنچے تو اسی روز سے ایک شمشیر قہاری حد بارہ کوس میں گھومتی پھرتی تھی۔ تعریف اس کی یہ تھی کہ مثل رعد کی طرح نعرہ مارتی تھی۔ اور ہر شبانہ روز میں ۲۴ ہزار مرتبہ طواف کرلیتا اس کا روز کا معمول تھا۔ اس کا انتظام بموجب حکم باطن حضرت بابا صاحب نے فرمایا تھا۔ اس روز سے جب سے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ کسی کو وہاں حد بارہ کوس میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ حضرت شمس الدین صاحب اور علیم اللہ ابدال بھی وہاں حاضر ہوئے تھے۔ حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت رد ۳ برس، ۳ ماہ تعلیم طریقت مرتبہ سلوک خوش اسلوب میں مصروف رہے۔ اور صدہا اولیا فیضیاب ہوئے۔ یہ حضرات مخصوص حاضر باش لوگ تھے۔

فخر الدین بن نعمت اللہ ، امام الدین بن قیام الدین ، نظام الدین بن قدرت اللہ ، خواجہ ابراہیم بن غیاث الدین ، عبدالقادر بن عبدالصمد لاہوری شاہ حمید بن محمود شاہ کشمیری ، شاہ عظیم اللہ بن نظام الدین دہلوی ، قاسم بن مجیب اللہ اورنگ آبادی ، شہاب الدین بن عزیز الدین بدایونی ،

باقی مندرجہ بالا حضرات پانی پتی ہیں حضرت خواجہ محمد پاشا صاحب صاحب مکتوب خطاب گو ہر روح نگرانی احوال غفلت ہوشیاری حضرات اولیاء ہمعصر پر مامور تھے۔ ۳ روز آپ دورے پر رہتے اور ایک روز آپ حضرت کے پاس قیام فرماتے۔

٭

Marfat.com

حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاءؒ کا بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف ہونا

حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء ۱۲ ربیع الاول ۶۹۷ھ بروز پنج شنبہ حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آداب بجالائے۔ حکم ہوا حاضر رہو۔ بعد ظہر خواجہ محمد یار صاحب دورہ کرتے ہوئے تشریف لائے۔ اور عصر کے وقت حضرت عزت نصیر الدین چراغ دہلویؒ اور شیخ عثمان صاحبؒ، شیخ شہاب الدین صاحب اور حضرت حکیم صدر الدین صاحبؒ خلفاء حضرت نظام الدین محبوب الٰہی قطاب دہلوی تشریف لائے۔ حضرت محبوب الٰہی نے بموجب حکم باطن ان لوگوں کو روانہ کر دیا تھا۔ جب سلام نماز عصر کا پھیرا تو حضرت محبوب الٰہی نے بموجب حکم باطن ان لوگوں کو روانہ کر دیا تھا۔ تو محبوب الٰہی کو بھی شریک جماعت کا پایا۔ ان سب حضرات و دیگر اولیاء اللہ او عوام الناس سے محفل ترتیب دیکر حضرت خواجہ جلال الدین کبیر الاولیاء کو حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت نے بیعت کی اور حوالت، اور امامت و ارشاد سے مشرف فرما کر کلاہ اپنی اڑھادی اور عمامہ سبز اپنے دست مبارک سے باندھ کر خرقہ پہنایا۔ اور مثال خلافت خطاب کبیر الاولیاء قلندر ثالث کی سرکار محفل کو سنا کر مرحمت فرمائی اور القاب باطنی سے سب حضرات کو مطلع فرمایا۔ اور اسی وقت کیفیت باطن مرتبہ اولوالعزمی، شہنشاہی ولایت کی حضرت شاہ جلال الدین کبیر الاولیاء قلندر ثالث کی باطن میں منتقل فرمادی۔ اور تمامی اسناد و تبرکات و ملبوسات منضبطہ شبانہ روز مکتوبات، حضرت قلندر ثالث کو عنایت کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت اولوالعزمی، والمرتبہ مثل اپنے کر دیا۔ اور فرمایا ہم سے تو محدد نہ ہوا شاید تم سے ہو۔ نظر رکھنا۔

Marfat.com

اور علیم اللہ ابدال کا ہاتھ ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ علیم اللہ کو تمہارے سپرد کیا تم اس کے خبر گراں رہنا اور تا بحیات تمہاری کہ یہ تمہاری خدمت گذاری میں مصروف رہے گا۔ اور تمام عالم کی خبر رسانی کرتا رہے گا۔ اور قدیم اوپر سے تفویض ہوتا چلا آتا ہے۔

حضرت خواجہ شمس الدّین شاہ ولایت کا وفات پانا

حضرت شاہ جلال الدین کبیر الاولیا ر اسرار القرشی میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کام سے فارغ ہو کر حضرت خواجہ شمس الدین شاہ ولایت نے مجھے واسطے حبس کبیر چھ ماہ کیلئے حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت آلات کھودنے کے نہیں ہیں۔ حضرت علیم اللہ ابدال کو حکم دیا کہ نام مبارک حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم صابر پاک کا اپنی انگشت شہادت پر پڑھ کر دم کرو۔ اور اشارہ کرو برزخ صغیر یعنی قبر تیار ہو جاویگی۔ علیم اللہ ابدال نے ایسا ہی کیا۔ اور قبر تیار ہوگئی جس میں مزار مبارک اب حضرت خواجہ شمس الدّین شمس الارض شاہ ولایت کا ہے اس جگہ کا حکم ہوا۔ بعدہٗ یہ ارشاد ہوا کہ حضرت قطب الدّین بختیار کاکی رح کے پائین اندازگیارہ تختے سرخ پتھر کے رکھے ہیں۔ ایک لاؤ۔ لہذا علیم اللہ ابدال لے آئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جلال الدین تیرے لئے صرف چھ ماہ کا حکم ہے جو حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کی طرف سے ہوا ہے۔ حبس کبیر کا یہ غلام صابر تو چھ سال تک حبس کبیر میں بیٹھا ہے۔ اس کے بعد علیم اللہ ابدال نے حضرت جلال الدّین کبیر الاولیاء کو قبر شریف میں بٹھا کر ایک نان جویں، ایک آفتابہ پانی رکھ کر قبر بند کر دی۔ یہ سنگ سرخ اڑھائی گز لمبا اور عرض میں ۵ گرہ تھا۔ اور اوپر سے مٹی ڈال دی اور حضرت شمس الدین صاحب شاہ ولائیت نے اپنے شیخ کی سنت ادا کرنا شروع کر دی یعنی برق خوشک آسمان سے گرایا کرتے۔ اول مرتبہ برق آسمان سے درمیان شرکار محفل کے گری بار دوئم قریب شرکاد محفل کے گری۔ کہ شخص عزد اخل سلسلہ کے کپڑے جل گئے یہ حال دیکھ کر حاضرین نے عرض کیا کہ حضور ہم کو حکم ہو جائے کہ ہم حاضر نہ ہوا کریں۔ حضرت نے فرمایا:۔ کہ فقیر اپنے پیر کی سنت ادا کرتا ہے"۔

Marfat.com

یہ حال دیکھ کر کوئی شخص عوام میں سے حاضر نہ ہوتا تھا۔

۱۹ ماہ شعبان ۶۹۷ھ روز پنجشنبہ بعد نماز فجر کے علیم اللہ ابدال نے بموجب حکم شاہ ولایت حبس سے شاہ جلال الدین کبیر الاولیاءؒ قلندر ثالث کو باہر نکالا اور آپ نے اپنے پیر کی خدمت میں حاضر ہو کر قدمبوسی فرمائی، بعدہٗ محفل سماع منعقد ہوئی۔ اور اس محفل میں حضرت شاہ ولایت شمس الدین کو حال وجد پیدا ہوا اور اس محویت میں استغراق پیدا ہوگیا۔ اس وقت ایک صاحب نے محفل میں تشریف لاکر ارشاد فرمایا کہ جب اس فقیر کو ہوش ہو تو ہمارا اسلام کہدینا۔ اور کہدینا کہ غافل تھا ہماری ملاقات تجھ سے نہیں ہوئی اور یہ ارشاد فرما کر وہ حضرت تشریف لے گئے۔

جب حضرت کو حال استغراق سے افاقہ ہوا تو لوگوں نے یہ واقعہ عرض کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا حلیہ تھا۔ حاضرین نے عرض کیا جسم نحیف، چہرہ منوّر، مثل یاقوت، صابری لباس نقاب پوش تھے۔ اور یہ ارشاد فرما کر وہ حضرت تشریف لے گئے۔ حضرت شاہ ولایت گریہ وزاری کرنے لگے اور فرمانے لگے افسوس شیخ میرے تشریف لائے۔ اور میں غافل تھا۔ اس روز سے سماع تو در کنار سوائے حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء کے کسی سے کلام تک نہ فرمایا حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت، حمان صفات کو دفن فرمایا۔ اور بہت سے اولیاء اللہ حضرات اہل باطن شریک نماز جنازہ ہوئے۔ اسی حال خاموشی میں ۱۰ رجمادی الثانی ۷۱۵ھ روز چہارشنبہ بعد نماز عصر حضرت موصوف نے ذات احدیت میں وصل فرمایا۔

حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاءؒ فرماتے ہیں جس روز سے خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں نے سوائے انگلی لگا کر چکھنے کے کوئی چیز اپنے پیر کو تناول فرماتے نہیں دیکھا۔ اور نہ علیم اللہ ابدال کی زبانی سنا۔ حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اپنے شیخ کی طرح یہ معمول رکھا کہ ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو جسم مبارک بادشاہ دو جہاں صابر پاک جو دو سرخ [illegible]

Marfat.com

کے درمیان امین کردیا گیا تھا جو منگاتا تھا۔ جنات بدستور خدمت پر تعینات تھے۔

تشریف آوری حضرت عبدالحق ردولوی رح

حضرت احمد عبدالحق صاحب رح توشہ ولی۔ ۲۱ ذیقعدہ ۷۴۲ھ وقت دوپہر کے بہ باعث انحراف نفس کے ۳ روز پریشانی اٹھا کر حاضر مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء رح ہوئے۔ حضرت کو اسی وقت اپنے دست مبارک پر بیعت فرمایا کہ اور حصول کیفیت باطن میں مصروف کردیا۔ کچھ دیر بعد حضرت احمد عبدالحق ردولوی نے عالم مثال میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور الحق کرم نے تجھ کو اسم جعفری جو الیس بن مالک کو عطا کیے تھے۔ مرحمت کیے۔ تو محمد ابوالقاسم گرگامی کے پاس جاکر حاصل کرلو۔ اور بموجب تعلیم اس کے زکوٰۃ اکبرالکبائر ان اسماء کی وہیں پر ادا کیجیو۔ کہ وہ نام باطنی ساتھ نام تیرے کے تابہ قیام عالم تلاوت کیے جاویں گے۔ اس امر کی اطلاع حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء کو بھی ہوگئی۔ آپ نے سب حال رویت عالم مثال کا عرض کیا بموجب حکم اسی وقت روانہ تبت جیسا دم کے ہوگئے اور اس شب محمد ابوالقاسم گرگامی رح کو بھی اطلاع صدور حکم نبوی مقدسی کی ہوگئی تھی۔ آپ یکم ربیع الثانی ۷۴۳ھ روز دوشنبہ وقت زوال کے پاس پہونچے۔ حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی رح نے کمال ادب واحترام سے پیش آئے۔ اور بموجب کل تعلیم فرمائی اور ذات اکبرالکبائر میں مصروف کردیا۔ خود بدل وجان کفیل حاجات کے رہے اور بعد گذرنے مدت معینہ جو زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے مخصوص تھی۔ اسماء جعفریہ کے تمام اثرات والوارات کیفیات بدرجہ اتم معائنہ کیے۔ گویا یکم رجب ۷۴۵ھ روز دوشنبہ صبح، حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی رح صاحب۔ ان اسماء متبرک ساتھ کلمہ حق ضم کرکے تلاوت کرنا شروع کیا۔ اور اسی روز سب تادیان صاحب باطن ان اسمائے مبارک کے قلب پر اس امر کا القاء تاکید ہوگیا۔ اور اسی عرصہ میں شاہ نور الحق صاحب ردولوی رح

Marfat.com

حنفیہ، متعلقہ ولایت روح جذبیہ کے ایسی

قوت روحانی حاصل ہوئی۔ کہ حضرات متاخرین اس زمانہ میں کسی کو ایسی طاقت حکومت نصیب نہ تھی۔ اور بروقت اختتام ادائیگی زکوٰۃ تمام حضرات اہل باطن، رقبا، نجبا، ابدال رجال الغیب، اغیاث، رجال الغیب حاضر ہو کر فیضیاب ہونے لگے اور حضرت ان سب حضرات کی عقدہ کشائی فرمانے لگے۔ ۲۰ روز بعد حضرت احمد عبدالحق، نورالحق صاحب رح پانی پت شریف کے لیے روانہ ہو گئے۔ اور راہ بزرگان عظام کے آستانوں پر حاضری دیتے ہوئے تمام و کمال امورات ولایت، روح جذبیہ، کے جو جو حضرات عارفان سلسلہ جلیلیہ، حنفیہ، علویہ سے متعلق ہوتے پاس حضرت موصوف سے متعلق ہو گئے اور کیفیت سلوک بالجذب کی طبیعت پر یہ تمام غالب ہو گئی تھی۔

۹ صفر ۱۳۵۵ھ روز دوشنبہ، وقت چاشت حضرت شاہ جلال الدین کبیر الاولیاء قلندر ثالث کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے۔ اور تمام حالات بیان کیے۔ حضرت مخدوم صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ نورالحق تیرے عروج کیفیت باطن سے جو ایسی حاصل ہوئی ہے کہ میں جناب باری تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا ہوں۔ ۲۷ رجب ۱۳۵۵ھ پنج شنبہ، کو قریب دوپہر حضرت جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء قلندر ثالث نے ۲۲ حضرات اہل باطن جن کے اسماء مبارک "حقیقت گلزار صابری" میں اور دیگر مطبوعات میں بلا اختلاف موجود ہیں۔ یہاں بوجہ طوالت نہیں لکھے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں بالتفصیل شائع ہوں گے کی موجودگی میں حضرت نورالحق احمد عبدالحق رح کو اجازت خلافت صابریہ چشتیہ خاندان کی عنایت فرمائی اور سند خلافت مرحمت فرمائی۔ اور بہ خطاب نورالحق۔ سب حاضرین کو پڑھ کر سنائی۔ اسی وقت سے کیفیت باطن حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب رح کی طرف اولوالعزمی مرتبہ شہنشاہی ولایت کی طرف توجہ

ہوئی۔ اور کچھ مدت حضرت مخدوم احمد عبدالحق نورالحق صاحبؒ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہے اور تعلیم لسانی مرتبہ اسفل طبیعت سے لے کر حضرت احدیت صرف تک ہر ایک مرتبہ کے آداب، احکام، آثار، اصطلاح، حسنات سیئات، افکار، اذکار، اشغال، اسرار سے کامیاب ہوتے۔ حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء نے حضرت مخدوم احمد عبدالحق نورالحق صاحبؒ سے فرمایا کہ میرے شیخ کو تو سرکار صابر پاک کا حکم حبس کبیر چھ برس کا ہوا تھا اور میرے شیخ نے مجھے چھ ماہ کیلئے فرمایا تھا۔ مگر تیرے لئے صرف ۱۲ روز کا حکم حبس کبیر تو ۱۲ روز کا حبس کر۔ اور آئندہ تیرے خاندان میں ہر ایک صاحب مجاز اللہ الاجازت کو ۱۲ روز کا حبس کبیر کرنا ہوگا۔ اور یہی تا قیامت خاندان صابریہ میں جاری رہے گا۔ اس کے بعد حضرت مخدوم احمد عبدالحق صاحبؒ کو حبس کبیر کیلئے قبر میں بٹھایا گیا۔ ایک آفتابہ پانی کا۔ اور نان جویں رکھ دیا گیا۔ اور یوں گذرتے مدت ۱۲ روز کامل ۱۱ شعبان ۷۵۶ھ کو حضرت جلال الدین کبیر الاولیاءؒ صاحبؒ نے معرفت علیم اللہ ابدال حبس سے باہر نکالا۔ اور فرمایا کہ عبدالحق جس جگہ تو نے حبس کبیر کیا ہے فقیر کا اسی جگہ مزار ہوگا۔ اسی لیے تجھ سے حبس کبیر کرایا ہے اور یہ امر او پر سے ہوتا چلا آتا ہے۔

حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحبؒ کا کلیر شریف حاضر ہونا

حضرت مخدوم احمد عبدالحق اپنی تصنیف "منہاج الواجدین" میں اور حضرت جلال الدین کبیر الاولیا قلندر ثالث "اسرار القرشی" میں فرماتے ہیں کہ ۱۲ شعبان ۷۵۶ھ کو حضرت مخدوم صاحب احمد عبدالحق رودولوی رحؒ نے عالم رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب فرما رہے ہیں کہ تجھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخدوم ہفتم کا درجہ عطا کیا۔ تجھ کو لازم ہے کہ تو ۱۷ تاریخ میرے پاس آ کہ میں تیری مخدومیت پر مہر کر دوں۔ یہ واقعہ آپ

Marfat.com

نے حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ الحمد للہ۔ خداوند قدوس مبارک کرے۔ فرما کر تعلیمات حصول شرف دیدار جسم منور حضرت بادشاہِ دوجہاں صابر پاک اور محفوظ اپنے شمشیر قہاری ۵ روز کامل مصروف رہے۔ ۱۷ شعبان شب دوشنبہ علیم اللہ ابدال کے ساتھ کلیر شریف روانہ فرمایا۔ اور خود معتکف ہوگئے۔ راہ میں حضرت مخدوم احمد عبدالحق رح کو یہ حکم ہوا کہ ایک شاخ انجیر توڑ لو اسے ہمارے جسم پر بالائے ناف رکھ دینا۔ آپ نے بجواب حکم شاخ توڑ کر ساتھ لی۔ اور نماز تہجد حد بارہ کوس زمین سوختہ پر جا کر ادا فرمائی۔ اور داخل حدود سوختہ کے ہوئے۔ اور یہ باعث تعلیمات وہدایات شمشیر قہاری سے محفوظ رہے۔ اور اسم مبارک باطنی بادشاہ دوجہاں کا تلاوت کرتے ہوئے قریب جائے محفوظ معدن الانفار کے پہونچے جمال الدین ابدال کو مع یک صد جنات کے خدمت پر مامور پایا۔ تھوڑی دیر جلال الدین کے پاس ٹھہر کر حضرت مخدوم عبدالحق صاحب رح جسم منور بادشاہ دوجہاں صابر پاک کی طرف بڑھے اور بہت ادب سے داہنے ہاتھ سے شاخ سبز انجیر کی بالائے ناف پائے مبارک کی طرف سے کہ ادھر سے کھلا تھا ہاتھ بڑھا کر رکھ دی۔ علیم اللہ ابدال ہمراہ تھے مگر ان کو مطلق علم نہ ہوا۔ اور شاخ مثل زمرد کے درخشاں ہوگئی اس شاخ کے بارے میں علیم اللہ ابدال نے یہ بیان دیا کہ یہ شاخ مجدد زمانہ جسم مبارک کے ساتھ دفن کرے گا۔ ورنہ یہاں زمین سوختہ پر کوئی چیز بجز گولر پیدا نہ ہوگی۔ اور یہاں صرف دو قطعہ زمین آتش قہر سے محفوظ رہے۔

اس کام میں صبح ہوگئی اور آپ نے بعد فراغت نماز تمام حالات اور نقشہ جات علیم اللہ ابدال سے دریافت کر کے تحریر کر لئے۔ اور اسی روز حضرت مخدوم نور الحق احمد عبدالحق صاحب رح سے شمشیر جلالی عطا ہوئی روز سہ شنبہ ۱۸ کو شمشیر جمالی اور ۱۹ کو دعائے یمانی شریف، حرز مرتضوی، سیف اللہ، سلطان الاوراد بترکیب قبوتمی، روحی وغوثی، معنوی کے جو حضرت بادشاہ دوجہاں صابر

صابر پاک نے معاملہ تباہی کلیر میں تلاوت فرمائی تھی اور توشہ مبارک جو حضرت شمس الدّین شاہ ولائیت نے نذر کیا ، مرحمت فرمایا ۔ اور شب پنجشنبہ تاریخ ۲۰ کو حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاک نے حضرت مخدوم سیّد احمد عبد الحق نور الحق صاحب کی مخدومی پر مہر ولایت اپنی ثبت کردی اور ارشاد فرمایا ۔ کہ مخدوم شاہ نور الحق اب تم دودھ کو اور حبس کبیر گل در گل چھ ماہ کا ادا کرنا ۔ حضرت بعو نعمت پائے بے مثال ، دولت بے زوال کے کامیاب مقاصد ہو کر موعلیم اللہ ابدال کے والیس پانی پت کو روانہ ہوئے ۔ اور اس تین روز کے عرصہ میں جو انوار درخشاں ہوتے انوار کا جائے محفوظ سے ملاحظ فرمایا ۔ یوں بیان فرماتے ہیں کہ جب تو سرخ مثل یاقوت کے زمیں آسمان کو جاتا تھا تو یہ آواز غیب سے آتی تھی ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ السَّلَامُ وَالِہٖ اُلامّی معلم الملکوت ، والنّاسوت والمقرب الجبروت والاھوت متمکن الحضرات الھاھوت والنور الفائق الظلمات ط والفاروق بین الموجودات والمعدومات ۔

اور جب آسمان سے زمین کو وہ نور آتا تھا یہی آواز پانچ بار آتی تھی ۔ الغرض جو کیفیت شرف اور فضیلت سلسلہ عالیہ قدوسیہ صابریہ چشتیہ ، کو نسبت حصول و مراتب علوالعزمی شہنشاہی ولائیت کے حاصل وہ تابہ قیام عالم ترقیات روز افزوں حاصل ہوتی رہے گی کہ خاندان مرفوع الاجازت علوالعزمی والمرتبہ ہرگز منقطع نہیں ہوگا ۔ کسی طریقہ پر یہ حسن تعلیم کہ ابتداء سے انتہا تک ہر ایک مرتبہ اور درجہ سلوک پر جذب بقدر مناسب پیدا ہوتا چلا آتا ہے کسی کو ایسا میسر نہیں ہوا

حضرت مخدوم شاہ نور الحق حبس کبیر گل در گل فرمانا

جب حضرت مخدوم شاہ نور الحق پانی پت حاضر ہوئے تو حضرت جلال الدّین کبیر الاولیاء نے دیکھتے ہی پیشانی کو بوسہ دیا ۔ اور معاً حال و وجد طاری ہو گیا

Marfat.com

اور جب حال و وجد سے افاقہ ہوا تو آپ نے تمام تبرکات مکتوبات اسناد خلافت
و مکتوبات باطن، انوار الجلال، تصنیف شیخ کمال الدین عرف شیخ عبد القادر
صاحبزادہ کلاں جناب جلال الدین کبیر الاولیاء عطا فرما کر اور علیم اللہ ابدال کو
حضرت مخدوم نور الحق صاحب کے سپرد کر کے رودولی شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔
اور فرمایا کہ عقد نکاح دختر سید بغدادی داخل سلسلہ نقشبندیہ بعد فراغت رکھنا۔
حبس کبیر کے کرنا اور نگاہ رکھنا شاید تم سے مجدد ہو ہم سے تو ہوا نہیں۔
اور تجھ سے قطب پیدا ہوں گے۔ حضرت نے رودولی شریف پہونچ کر یکم
رمضان المبارک ۷۵۶ھ روز جمعہ کے قبر تیار کرائی ہوئی میں بحکم حضرت
بادشاہ دو جہاں صابر پاک چھ ماہ کے لئے بیٹھ گئے اور مٹی قبر کی بلا تختہ
لگائے ہوئے ڈلوائی جس کو گل در گل ہونا کہتے ہیں۔ اور علیم اللہ ابدال کو حکم دیا
کہ تم روزانہ فجر سے اشراق تک طواف کیا کرنا۔ اس سے تم ہمارے حال سے مطلع
ہو جاؤ گے اور تم حضرت پیر صاحب کی خدمت میں عرض کر آیا کرنا اور میں
احکامات پیر و مرشد سے مطلع رہوں۔ ۲۰ محرم ۷۵۷ھ روز سہ شنبہ
وقت طلوع آفتاب حضرت مخدوم شاہ نور الحق صاحب کو معائنہ تجلی آثار کا
ہوا۔ اور تمامی اولیاء کے قلوب پر الہام صادر ہوئے۔ اور آپ نے مرتبہ
روحانیت سے یہ پڑھا۔ اللّٰھم صل علیٰ دھمدٍ والمرد لودہٖ د
حفسلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اور ہر شہر و دیار میں
نقیب صاحب ولایت روح جذبیہ نے بہ آواز روح منادی کرادی کہ آج
حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق کو دربار رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وسلم سے زندان پیر کا خطاب مرحمت ہوا۔ اور اس واقعہ کے بہ روز
کے بعد ۱۹ صفر ۷۵۷ھ روز شنبہ بعد اشراق قبر چاک کر کے حضرت شاہ
نور الحق احمد عبد الحق صاحب باہر تشریف لائے علیم اللہ ابدال نے سامان
ضروری حفاظت جسم کا پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ پوشش بعد کو دیکھی جاوے
گی۔ پہلے آپ بادشاہ دو جہاں صابر پاک کا جسم منور جن دو سرخ پتھروں کے

Marfat.com

درمیان ہے اور پتھر مثل خس پوش کے ہیں۔ جلد جا کر خبر لاؤ۔ آپ فوراً جا کر خبر لائے کہ بدستور قائم ہے۔ اور جمال الدین ابدال مع یک صد جنات خدمت پر مستعد رہے اور پھر آپ نے باقاعدہ حسب دستور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو خبر منگانا شروع کر دیا۔ اور علیم اللہ ابدال تاحیات اس خدمت پر مامور رہے بعد میں آپ نے لباس زیب تن فرمایا اور ابھی قبر شریف سے باہر تشریف بھی نہ لائے تھے۔ سید غیاث الدین بن حمزاللہ بغدادی مرید خواجہ بہاؤالدین نقشبندی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج شب مجھے میرے پیر کا حکم ہوا ہے کہ حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق زندان پیر کو اپنے مکان پر لے آئے لہٰذا حاضر ہوں۔

حضرت مخدوم صاحب تشریف لے جا رہے تھے کہ راہ میں ایک عورت مسماۃ شام بی بی بنت سید نعمت اللہ شاہ اپنے پسر مسمی قدرت اللہ بن عظیم شاہ قریشی کو چارپائی پھیرے ہوئے آ رہی تھی۔ حضرت کو دیکھ کر عرض کرنے لگی۔ کہ حضرت میرا لڑکا کافی عرصہ سے بیمار تھا۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے کہ ہم زندان پیر ہیں۔ توہمارا توشہ پکا کر ہمارے حضور لا۔ لڑکا تیرا ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے بموجب حکم کے توشہ تیار کیا۔ صبح کو لڑکا مر گیا۔ چند لوگوں نے دفن کرنے کو کہا مگر بغیر حضور کی اجازت کے کیسے دفن کر سکتی ہوں؟ حضرت نے فرمایا کہ تو توشہ علیم اللہ ابدال کو دیدے۔ اور وہ لڑکا کو دکھا دیگا۔ لڑکا ٹھیک ہو جاویگا۔ تیرا لڑکا مرا نہیں ہے سکتہ سا ہو گیا ہے۔ علیم اللہ ابدال نے ایک لقمہ ساکت کے منہ کے پاس کیا۔ اس نے نوش کر لیا۔ اور آواز دی۔ کہ مجھے شدت کی بھوک ہے علیم اللہ ابدال نے توشہ کھلایا اور پانی پلا دیا۔ سیر ہو کر وہ لڑکا اٹھ کر اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر کو چلا گیا اسی روز سے توشہ متبرکہ شہرت پائی۔ حضرت مخدوم صاحب موصوف نے سید غیاث الدین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا اور اسی وقت سے حضرات اہل باطن اور اولیاء ہمعصر مبارکباد دینے کے لئے حاضر ہونے لگے۔ بعض بقوت روحانی تشریف لائے۔

Marfat.com

وفات شاہ جلال الدّین کبیر الاولیاء قلندر ثالث

حضرت جلال الدّین کبیر الاولیاء بالکل گوشہ نشین ہو گئے تھے اس روز سے جب سے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب تشریف لے گئے تھے۔ آپ کسی سے ہرگز کلام نہ فرماتے تھے۔ اسی حال میں ۱۳ ربیع الاوّل ۷۷۸ھ بروز پنج شنبہ بعد عصر حضرت جلال الدّین کبیر الاولیاء نے اس عالم فانی سے رحلت فرمائی۔ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک رض کا جمال الدین ابدال کو حکم ہوا کہ جلد جاؤ۔ اور تمام رقباء و نجباء ابدال، اغیاث، اقطاب رجال الغیب اور حضرات اولیاء عصر و جملہ سرداران کو طلب کر کے نماز جنازہ شاہ جلال الدین کبیر الاولیاء کی ادا کرو۔ اور نور الحق کو جو اس امکانی بجہت حبس کبیر پیدا نہیں ہوئے اس وجہ سے وہ جسمانی طور پر حاضر نہیں ہو سکتا۔ مگر روحانی طور پر شریک ہوگا۔

اس حکم تعمیل ہوتے ہی فوراً تمام اولیاء اللہ حاضر آستانہ ہوئے ۴۹ خلفاء حضرت کے بھی اس وقت موجود تھے جنکے اسمائے گرامی نہیں لکھے جا رہے ہیں بوجہ طوالت حضرت شاہ نور الحق روحانی جسم کیساتھ غسل و کفن و دفن میں اپنے پیر و مرشد کے مصروف رہے مگر کسی سے ہمکلامی نہیں کی اور علاوہ ان کے ۳۲۰ فضلاء رئیس و مسافر اور دیگر عوام النّاس شریک نماز جنازہ تھے جنگل بھرا ہوا تھا آپ کو اس جگہ دفن فرمایا جہاں حضرت شاہ نور الحق نے حبس کبیر فرمایا تھا بعد فراغت حصول شرف اندوزی طواف مزار مقدس کا کر کے سب حضرات رخصت ہوئے۔

نکاح مسنون فرزند کا تولد ہونا اور پیش خبری فرمانا "مجدد" کی

حضرت شاہ نور الحق صاحب اس عرصہ درمیانی میں تبلیغ احکام شریعت و ارشاد تعلیم طریقت مصروف رہے۔ ۱۱ رجب ۸۸۸ھ روز دوشنبہ بعد نماز نکاح حضرت مخدوم صاحب کا بی بی حبیب النساء بنت سیّد غیاث الدّین کے ساتھ ہوا۔ پانچ ماہ آپ نے

Marfat.com

سید صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔ اور وہاں سے پھر رودولی شریف تشریف لے آئے۔ ۷ ربیع الاول بروز شنبہ ۷۶ھ کو رودولی شریف میں رونق افروز ہوئے۔ ۲۱ رجب بروز جمعہ آپ نے اہل خانہ کو اودھ بلایا۔ اور دو رمضان المبارک بروز دوشنبہ وقت دوپہر کے فرزند حمید الحق پیدا ہوئے۔ اور چند کراہت مرات حق حق فرما کر واصل بحق ہوئے۔ آپ نے اپنے والد ماجد شیخ داؤد صاحب رح کے پائین دفن فرمایا۔ اسی طرح باختلاف مدت لغایۃ ماہ ذی الحجہ ۸۰ھ فرزند نظام الحق۔ قیام الحق۔ امداد الحق۔ جلال الحق۔ کرم الحق علیم الحق۔ امام الحق۔ نبی الحق۔ سلطان الحق۔ نعیم الحق۔ شاذ الحق اور درویش الحق ۱۴ فرزند تولد ہوئے ان صاحبزدگان میں سے کوئی بھی تین روز سے زیادہ زندہ نہ رہا۔ پندرہویں عزیز الحق پیدا ہوئے۔ تو چار ماہ حق حق کہتے ہوئے زندہ رہے اور پانچویں مہینہ داصل حق ہوئے۔ بعد کو دو صاحبزادیاں خاموش پیدا ہوئیں وہ زندہ رہیں۔ اسی عرصہ میں ایک روز آپ جامع مسجد رودولی میں وقت عصر ۲۱ رجمادی الاول بروز یکشنبہ تشریف فرما تھے۔ ایک طفل ہفت سالہ پر نظر پڑی۔ اسی وقت القاء و الہام اول درجہ کا آپ کے قلب پر ہوا۔ کہ اس لڑکے سے مجدد پیدا ہوگا۔ حضرت نے اس لڑکے کو طلب فرما کر اس کی پشت پر بوسہ دیا۔ اور کیفیت وجد میں ارشاد فرمایا کہ اس لڑکے کی پشت سے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو ہمارے فیضان سے فیضیاب ہو کر قطب عالم مجدد عصر ہوگا۔ یہ بات اسمٰعیل صاحب نے اپنے والد صاحب حضرت مخدوم صفی اللہ صاحب سے عرض کی۔ حضرت صفی اللہ صاحب حاضر آستانہ مخدومی ہوئے۔ اور عرض کی حضور اس غلام کشف بردار کو خلیفہ غلامی میں لے لیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ چیز جناب سرور کائنات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے بنام مصطفےٰ احق عارف فرزند میرے کے لئے مخصوص ہو چکی ہے اور تم کو اشرف جہانگیر سے کچھ نہ ملا۔ صفی اللہ صاحب نے عرض کیا کہ چند اوراد کی اجازت تھی۔ اب ان میں کوئی بھی تاثیر نہیں دیکھ رہا ہوں اور یہ فرما کر قدموں پر سر رکھ دیا۔ اور عرض کیا شہنشاہ کے دروازے سے محروم ہو جاؤں۔؟ یہ حال اور طلب صادق

Marfat.com

دیکھ کر اور دوسرے پیدا ہونے والے مجدّد کی محبت نے جوش مارا اور آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس تین سلسلے جدی ہیں ان کو ہم اس شرط سے مرحمت کریں گے کہ تم سوائے فرزند اسمٰعیل کے کسی اور کو مستفیض نہ کرو گے اور یہ بھی سوائے اپنے لڑکے کے جسکا نام عبدالقدوس ہوگا کے علاوہ کسی کو مستفیض نہ کرے۔ کہ اس کیفیت کے سبب سے اس کو ہماری روح سے قوی نسبت ہوگی۔ حضرت صفی اللہ صاحب نے قدموں پر حضرت کے ہاتھ رکھ کر دریافت کیا کہ حضور اسماعیل کو فرزند عبدالقدوس کی پہچان کیوں کر ہوگی کہ یہ مجدّد ہے آپ نے یہ فرماکر کہ ہو جاوے گی حضرت صفی اللہ صاحب کو مرید کر لیا۔ خاندان اولیسیہ، قادریہ، جنیبیہ، حنفی، علوی ہیں۔ اور اپنی کلاہ اٹھا کر سند عمامہ باندھ دیا۔ اور آپ کے پٹکہ سُرخ کمر سے باندھ دیا۔ اور فتال خلافت مع جملہ اسناد و تبرکات مرحمت فرماکر ارشاد فرمایا کہ صفی اللہ تم پس پشت ہمارے رہ کر اپنے شانے کو غور سے ملاحظہ کیا کرو۔ ترقی کیفیت باطن کے حاصل ہوا کرے گی۔ بموجب حکم صفی اللہ صاحب روزانہ حاضر خدمت ہوتے اور فیضیاب ہوتے۔

ایک روز حضرت کے اہل خانہ نے عرض کیا کہ حضرت اس قدر فرزند تولد ہوئے اور ایک بھی زندہ نہ رہا۔ اب کیا یہ گھر بے چراغ رہے گا۔ آپ نے فرمایا، نہیں ایک فرزند اور ہمارے حلب میں ہے جو پیدا ہوگا اس کا نام مصطفےٰ عارف حق ہوگا۔ وہ راز کا چھپانے والا ہوگا۔ یہ سب راز فاش کرنے والے تھے۔ اس لئے انتقال کر گئے۔ ۳۰ صفر ۱۲ھ بروز پنجشنبہ حضرت مصطفےٰ عارف حق پیدا ہوئے اور خاموش رہے۔ اکثر اوقات یہ ہوتا کہ شب میں چراغ گل ہو جاتا تو حضرت عارف حق صاحب کا جسم مثل چاند شب افروز ہوتا تھا۔ ۱۵، ۱۷، خوارق عجیبیہ عرصہ شیر خواری سے تا سن بلوغ ظاہر ہوئے۔ آخر جب آپ کی عمر ۱۷ برس کی ہوئی تو حضرت نے انکنیں بیعت خاندان چشتیہ صابریہ میں کر کے مجاہدے میں مصروف کر دیا۔

۱۲ر رمضان المبارک ۱۲۳۱ھ کو آپ نے خلافت عطا فرمائی۔

Marfat.com

اور خطاب باطنی سے سب کو مطلع کیا۔ ۲۴ حضرات اہل اللہ اس وقت حاضر محفل تھے۔ سب نے دستخط سند خلافت پر فرمائے اور تمام تبرکات اور شبانہ روز اسناد خلافت نامجات عنایت فرما کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت، مثل اپنے کر دیا اور خود تنہائی پسند فرما کر گوشہ نشین ہو گئے۔

نکاح حضرت عارف حق کا اور حبس کبیر کرنا اور علیم اللہ ابدالؒ کا انتقال فرمانا

۲۲ ر رمضان المبارک ۷۴۳ھ روز سہ شنبہ وقت تہجد علیم اللہ ابدال صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آپ کا مزار حضرت مخدوم صاحب کے پائیں ہے۔ سات درعہ ۳ گز کے فاصلے پر۔ اسی شب حضرت مخدوم شاہ نور الحق نے بحضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم میں عرض کر کے امین اللہ ابدال بنگالی کو، شاہ عارف حق کی خدمت میں مامور کرا لیا۔ سب سے پہلے آپ نے امین اللہ ابدال کو کلیر شریف بھیجا تاکہ خبر لائے ان پتھروں کو جو مثل خس پوش کے حضرت بادشاہ دوجہاں صاحب پاک کے جسم منور پر دو طرف مثل خس پوش کے قائم تھے۔ وہ فوراً جا کر خبر لائے اور جمال اللہ ابدال کا خدمت پر مامور و مستعد ہونا اور صحیح سالم ہونا ان پتھروں کا آکر بیان کیا۔ آپ شکر خدا بجا لائے۔ اور تا حیات یہ عادت رکھی کہ ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو خبر ان سنگ مذکورہ کی منگا لیا کرتے تھے۔ ۲۷ ر رمضان ۷۴۳ھ شب دو شنبہ وقت تہجد نکاح حضرت عارف حق صاحب کا بی بی ام کلثوم بنت قاضی شریف کے ساتھ ہوا اور ۱۰ ر محرم ۷۴۴ھ شب سہ شنبہ وقت تہجد عارف صاحب کو حبس کبیر میں بٹھا دیا۔ جہاں اب مزار حضرت شاہ نور الحق صاحبؒ کا ہے۔ تین ماہ بعد آپ کو امین اللہ ابدال نے حبس کبیر سے نکالا۔ اور ہدایت فرمائی کہ ہم نے منہاج الواجدین میں سب کچھ لکھ دیا ہے۔ تم ہمیشہ اس پر نظر رکھنا اور تمہارے بیٹے محمد نجیب سے عبد القدوس نامی مجدد کامیاب ہوں

فینہ حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاک کا کرے گا۔ اور تعلیمات، کیفیات باطن
ں تجدید بحکم الہام باطن کے اس سے پایۂ تکمیل کو پہونچیں گی۔

وفاتِ حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق ردولوی رح

حضرت شاہ عارف حق صاحب نے دو ہزار سات سو خوراق عجیبہ
پنی کتاب "عروج الوحدت" میں تحریر فرمائی ہیں۔ کچھ علیم اللہ ابدال سے
سنیں۔ اور کچھ خود معائنہ کیں۔ ایک روز حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق
نے ارشاد فرمایا کہ اب خدا کا پیام آیا۔ ہم اس عالم سے نقل کریں گے۔ حضرت
عارف حق صاحب کی والدہ نے فرمایا اب تک تو میرے فرزند انتقال کرتے
رہے۔ اب عارف حق زندہ رہا تو آپ رخصت ہونے کو فرما رہے ہیں۔ میں جب تک
عارف جوان نہیں ہوتا آپ کو ہرگز نہ جانے دوں گی۔ بار دوئم والدہ صاحبہ جناب
عارف حق صاحب نے فرمایا۔ اچھا عارف کی شادی دیکھ لو۔ بار سوم عارف
صاحب کی والدہ نے فرمایا۔ اچھا عارف کا فرزند دیکھ لیجیے۔ بار چہارم

حضرت نے عارف حق صاحب کی والدہ سے ارشاد فرمایا کہ آج
ہم رحلت کریں گے اور کل عارف حق کے فرزند پیدا ہوگا اور بحضور سرورِ کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم حکم ہوا ہے کہ اس کا نام محمد عجیب، انور محمد جیو رکھنا۔ یہ سن
کر حضرت عارف حق صاحب نے عرض کیا کہ حضور آداب مزار مقدس کے
سمجھا دیں۔ ارشاد ہوا کہ اول طالب صادق کو چاہیے کہ اپنے پیر کے مزار کو
برہنہ نہ رکھے۔ بلکہ چادر کا لباس کر دیا کرے۔ دوسرے دو رکعت نماز صلوٰۃ اوابین
جانب دست راست رو بقبلہ ادا کرے۔ دوم سات مرتبہ سے کم طواف مزار
شیخ کا نہ کیا کرے۔ چہارم بعد وصال شیخ زمین پر سونا اختیار کرے۔ پنجم ہر
چہار طرف مزار کے ایسی جگہ نہ جائے کہ مزار سے ۲۸ ورع بلند ہو۔ اگر ان پانچ
میں سے ایک بھی ہدایت پر عمل نہ کیا یا بھول ہوئی تو مرتبہ شہنشاہی ولایت سے

Marfat.com

ہوجاوے گا اور کیفیت باطن سے محروم ہوگا۔ چنانچہ ۱۵ جمادی الثانی ۷۸۱ھ شب دوشنبہ بعد نماز عشاء کے حضرت نے وصال فرمایا۔ تا نماز صبح تمام اہل باطن طواف کر کے ترقی مراتب کیفیت باطن کی کرتے رہے بعد نماز اشراق تمام اولیا ء معصر شریک نماز جنازہ ہوئے۔ اور حضرت کا دفینہ بجائے حسین کبیر جناب شاہ عارف حق انجام الفرم کیا گیا بعد اولیاء اللہ آتے اور طواف مزار مقدس کا کرتے۔ اس قدر عروج کیفیت باطن سے کامیاب ہوجاتے کہ ضبط و تحمل کرنا مشکل ہو جاتا۔ اور یہ فیض عام اس مزار الامع الانوار کاشف الاسرار کا تا قیام عالم اسی طرح جاری و ساری رہیگا۔

ولادت باسعادت شاہ محمد عجیب الور محمد جیو صاحب رح

حضرت شاہ عارف حق صاحب رح کے یہاں ۱۵ ار جمادی الثانی روز دوشنبہ، وقت تہجد ۷۸۳ھ کو فرزند پیدا ہوا۔ دوسرے رات کو حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رح کا خواب میں حکم ہوا کہ عارف تو اپنے فرزند کا نام کمال الدین محمد عجیب الور محمد رکھنا۔ چنانچہ آپ نے یہی نام رکھا۔ آپ مادرزاد ولی پیدا ہوئے۔ بچپن میں آپ سے ۱۵۱ کرامتیں ظہور میں آئیں جب ۸ اسال کی عمر کو پہونچے تو آپ نے ۱۳ جمادی الثانی ۷۹۵ھ بروز جمعہ وقت عصر حضرت شاہ عارف حق صاحب رح نے حضرت کمال الدین محبوب محمد عجیب الور محمد جیو صاحب کو بیعت فرمایا۔ اور تعلیم کیفیت باطن سے مستفیض فرمایا۔ اور حضرت کمال الدین صاحب ریاضت و مجاہدے میں مشغول ہوگئے ۲۲ر شعبان ۷۹۶ھ روز دوشنبہ بعد نماز ۲۳ اولیاء ہمعصر کی موجودگی میں خلافت حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الور محمد جیو صاحب کو عطا فرمائی۔ اور دستار بندی فرما کر سند خلافت بہ خطاب عیسیٰ رومی کی مرحمت فرمائی۔ اور تمام تبرکات، مکتوبات، نامجات، اور ضروری ہدایات سے سرفراز فرما کر مرفوع الاجازت شہنشاہی والمرتبہ اولو شل آپنے فرمایا۔ اور خود گوشہ تنہائی فرما کر معتکف ہوگئے اور ارشاد فرمایا کہ مجھ سے بہرہ یاب عبد القدوس ہوگا جو مجدد ہوگا۔

Marfat.com

بیعت خلافت حضرت شاہ عبدالقدوس محمد قطب عالم

حضرت عبدالقدوس قطب عالم دستگیر سلطان التارکین کو ایام طفولیت سے بہ باعث صدرآثار ولایت ماموذ ہوئے۔ روح پرفتوح حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب سے مناسبت معنوی از حد قوی حاصل تھی۔ ۱۱ رمضان ۸۵۹ھ روز پنجشنبہ وقت عصر آپ کے والد ماجد حضرت شیخ اسمٰعیل صاحب نے تین خاندان کی کیفیت باطن عطا فرمائی۔ ۲ ربیع الاول کو حضرت عبدالقدوس قطب عالم مزار مقدس جناب مخدوم نورالحق صاحب کے حاضر ہوئے اور حضرت شاہ محمد عارف حق صاحب بھی قریب ہی مراقب تھے۔ کہ حضرت مخدوم صاحب موصوف مزار مقدس کے باہر تشریف لاکر حضرت شاہ عارف کا شانہ ہلاکر یہ ارشاد فرمایا کہ تو شادی اپنی دختر کی عبدالقدوس سے کردے۔ ایسے ہی اہل خانہ جناب عارف حق صاحب نے بھی اسی قسم کی تاکید خواب میں دیکھی۔ چنانچہ ۱۹ ار جمادی الثانی روز پنجشنبہ ۸۶۰ھ کو بی بی صفرا عرف بنیا ڈلکے ساتھ حضرت کا نکاح ہوگیا۔ حضرت شاہ عبدالقدوس طواف میں مصروف تھے شاہ نورالحق احمد عبدالحق نے مزار مقدس تا بنات باہر تشریف لاکر حضرت شاہ عبدالقدوس قطب عالم ر کو حکم دیا کہ عبدالقدوس تو کیفیت باطن مرتبہ علوالعزمی شہنشاہی ولایت کی شاہ کمال الدین محمد عجیب الانور محمد عیو عیسٰی روحی سے حاصل کر۔ حاضرین درگاہ شریف نے یہ معاملہ جاکر حضرت شاہ کمال الدین صاحب سے عرض کیا۔ جب استماع حضرت موصوف فوراً مزار مبارک جدامجد پر حاضر ہوئے۔ حسب استماع حضرت موصوف فوراً مزار مبارک جدامجد پر حاضر ہوئے حسب استماع منظر دیکھ کر سجدہ شکر ادا کیا حضرت موصوف نے فرمایا کہ ہم نے قدوس محمدؐ کو حامل قطب عالم کیا۔ یہ ارشاد فرماکر واپس مزار مبارک میں تشریف لے گئے اور حضرت شاہ کمال الدین حجرہ میں تشریف لے گئے اور حضرت قطب عالم صاحب ایک شبانہ روز حجرے کے درواز

Marfat.com

پردست بستہ کھڑے رہے۔ دوسرے روز صبح جمعہ کے دن بہ ۲ حضرات اولیاء اللہ بمعہ تشریف لائے۔ اور کچھ اہل باطن وصاحب خدمت حضرات۔ بعد عصر حضرت شاہ کمال الدین صاحب رح نے حجرہ سے باہر تشریف رکھی ۲۰ جمادی الثانی ۸۶۹ھ بروز جمعہ مابین عصر مغرب حضرت شاہ کمال الدین صاحب رح نے حضرت عبدالقدوس قطب عالم صاحب رح کو بیعت امامت وارشاد سے خاندان حنفی وصابری چشتی میں مشرف فرمایا۔ اور اپنی کلاہ مبارک اوڑھا کر دستاربندی فرمادی اور خرقہ بھی پہنا دیا۔ اور مثال خلافت بخطاب مشکل کشا بندگی شاہ عبدالقدوس قطب عالم دستگیر سلطان التارکین گنگوہی رح کے سب اہل مجلس کو سُنا کر مرحمت فرمائی اور کیفیت باطن شہنشاہی والمرتبہ اسی وقت حضرت موصوف کے باطن میں محیط فرما دی۔ اس عرصہ میں شاہ عارف صاحب رح حجرہ سے تشریف لائے اور کلمہ مُبارکباد کا بار بار زبان مبارک سے ارشاد فرماتے۔ حضرت قطب عالم بموجب حکم پیرومرشد جاکر قدمبوسی ہُوئے۔ حضرت شاہ عارف صاحب نے اپنے سینہ سے لگا لیا۔ تُو قطب عالم صاحب پر حال وجد طاری ہوکر استغراق ہوگیا۔ آپ زمین پر گر پڑے ۲۱ روز تک اسی حال میں رہے۔ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں اور زبان پر بوسہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ عبدالقدوس حنفی تجھ کو مثل علی رض کے فنافی اللہ کا مقام حاصل ہُوا۔ اور عالم ارواح میں حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر پاک نے بھی مُبارکباد دی۔ اور مہر ولایت اپنی قطب عالم کی پیشانی پر مس کردی۔ حضرت قطب عالم صاحب رح نے اسی وقت آنکھیں کھول دیں۔ اور فرمایا الحمدللہ۔ حضرت شاہ کمال الدین صاحب ۲۱ روز حضرت قطب عالم صاحب رح کو صاحب مجاز مرفوع الاجازت شہنشاہ والمرتبہ اُولوالعزم مثل اپنے فرمایا۔ اور تمام تبرکات ومکتوبات شجرہ ملبوسات وغیرہ سپرد فرمائے۔ حضرت قطب عالم صاحب رح گیارہ برس اپنے پیرومرشد کی خدمت میں سرگرم رہے اور تعلیم لسانی حضرت پیرومرشد سے مستفیض ہُوتے رہے۔ جمیع مراتب کیفیات باطن اور سات طرح

Marfat.com

کی ترکیب تلاوت، عاجز یمانی شریف، حرز تقوی سلطان الاوراد حاصل فرمائی۔

حبس کبیر کرنا حضرت شاہ کمال الدین صاحبؒ کا اور وفات حضرت شاہ عارف صاحبؒ

حضرت شاہ عارف صاحبؒ نے ۱۹ رجب ۸۳۶ھ شب پنجشنبہ کو شاہ کمال الدین رح کو طلب فرما کر قبر پختہ میں ۲۵ روز کیلئے حبس کبیر میں بٹھا دیا۔ اور ۲۵ ماہ رمضان ۸۳۶ھ کو حسب دستور امین اللہ ابدال کے ذریعہ حبس کبیر سے طلب فرمایا ۳ صفر ۸۳۲ھ روز دوشنبہ حضرت شاہ عارف صاحب نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا۔ اور سب امورات موجب دستور قدیم کے عمل میں آئے۔ اور کفن حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کا پہنا ہوا پہنایا گیا۔ مختصر واقعہ اس کا یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ۶ ربیع الاول ۸۳۳ھ کو روز شنبہ حضرت شاہ نور الحق صاحبؒ نے رحلت فرمائی تھی بعد نماز جنازہ ایک عورت ضعیفہ نے بر سر جنازہ آکر حال دریافت فرمایا۔ اور افسوس کا اظہار کیا۔ زندان پیر منگل کے روز انتقال کرے بڑے تعجب کی بات ہے۔ حضرت مخدوم صاحب نے فوراً دیکھ کر فرمایا کہ اے بی بی پھر یہ زندان پیر پھر کون سے روز اس عالم سے رحلت کرے۔ اس عورت نے عرض کیا کہ حضرت اور کوئی روز مہینہ، اور متبرک سال ہو۔ حضرت نے فرمایا بہتر ہے ہم کسی متبرک روز اور مہینہ و سال میں رحلت میں کریں گے۔ اب نہیں جاتے۔ اس واقعہ کے بعد ۶ برس تک حضرت مخدوم صاحب اس عالم میں جلوہ بخش رہے۔ یہ وہ کفن تھا اور ۶ سال کے بعد ۱۵ رجمادی الثانی ۸۳۹ھ روز شنبہ آپ کا وصال ہوا۔

حضرت شاہ کمال الدین صاحب گوشہ نشین ہو گئے۔ اور کچھ روز بعد ۱۰ ربیع الاول ۸۳۲ھ شب دوشنبہ بعد نماز عشاء حضرت قطب عالم صاحب کو اکتالیس روز

Marfat.com

کے لئے حبس کبیر میں بٹھادیا۔ اور ۲۴ ربیع الثانی کو بذریعہ امین اللہ ابدال طلب فرما کر ارشاد فرمایا۔ ۱۲ شعبان ۹۰۵ھ کو فقیر اس عالم سے رحلت کریگا۔ لو فقیر تیرے پاس موجود ہوگا چنانچہ دو رجب ۹۰۵ھ روز پنجشنبہ بموجب حکم مع اہل وعیال وامین اللہ ابدال کے روانہ گنگوہ ہوئے۔ اس وقت شاہ عبدالحمید صاحب فرزند تولد ہو چکے تھے راہ میں تبلیغ خاندان عالیہ ودین اسلام فرماتے ہوئے ۱۲ ماہ مذکور روز سہ شنبہ گنگوہ پہونچ کر مقیم ہوئے اور اکثر تعلیم وطریقت وتبلیغ کیلئے باہر قرب وجوار میں تشریف لے جاتے۔ زیادہ تر قصبہ شاہ آباد اتفاق جانے کا ہوتا تھا۔ بارہ برس کی عمر میں حضرت شیخ جلال الدین بن قاضی محمود بیعت ہوئے۔ اور حصول کیفیت باطن میں مصروف ہوئے اور چودہ برس کامل ورزش شبانہ روز تین شغل برزخ سے مستفیض ہوئے اور قطب عالم صاحب رح نے انھیں خلافت عطا فرمادی۔

وفات حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الور محمد جیو صاحب رح

حضرت نے ۱۲ شعبان ۹۰۵ھ بروز دوشنبہ بعد ظہر اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ اس روز حضرت بندگی شاہ عبدالقدوس قطب عالم رح مقام فنا فی اللہ کی کیفیات بدرجہ اتم طاری تھیں اور اس قدر کہ ۷ قسم کے پے در پے القا صادر ہوتے تھے گیارہ قسم کے الہام بطون سے مرتبہ ظہور وانکشاف میں آرہے تھے عین اس حالت میں حضرت کو اپنے شیخ کا خیال آیا۔ اور یاد آیا کہ آج ان کے رحلت فرمانے کا دن ہے چنانچہ چند ساعت قبل وصال حضرت قطب عالم صاحب بجسم روح حاضر ہو کر تمامی خدمات کا انصرام اپنے ہاتھ سے مثل حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب رح کے فرمایا۔ حضرت قطب عالم صاحب ایک جسم سے تو خدمت ردولی میں اپنے شیخ کی انجام دے رہے تھے۔ اور دوسرے جسم سے طواف مدینہ منورہ کا فرما رہے تھے۔ تیسرے جسم سے کوہستان پر چلہ کش تھے۔ اسی روز حضرت محمد النور ابوالقاسم گرگامی رح سے ملاقاتی ہوئے۔ اور حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم صابر پاک رح سے گفتگو ہوئی۔ پانچویں جسم سے اسی وقت شیخ حسام الدین مانک پوری صاحب کو

Marfat.com

تبت سوم پر ملاقی ہو کر پانی برائے افطار لا کر دیا۔ اور ایک جسم سے شاہ عبد القدوس گنگوہی صاحب سے اجمیر شریف میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجزی رح کے مزار مقدس پر بیٹھے ہوئے ملاقی ہوئے۔

اسی طرح ۷ جگہ حضرت قطب عالم صاحب اولیاء معصر سے بس ایک وقت میں ملاقی ہوئے۔ ایک شہنشاہ والمرتبہ علوالعزم کیلئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اس سے بھی زیادہ چاہے تو ایک وقت میں نظر آسکتا ہے۔ حضرت قطب عالم صاحب رح نے بہت سی تعلیمات تحریر فرمائی ہیں جن سے یہ مراتب حاصل ہو سکتے ہیں۔ مگر اب یہ باتیں صرف زینت کلام بن کر رہ گئی ہیں۔ اور یہ علوم سینہ بہ سینہ اور حنفیہ بسینہ تعلیم فرمائے جاتے ہیں نہ برائے حصول دُنیا۔ اور نہ خواہش نفس امارہ۔ خداوند قدوس توفیق دے۔ مجھے بھی اور ہماری قوم میں لوگوں کو بھی اس طرف توجہ دیں۔ آمین۔

حضرت قطب عالم صاحب رح کی محفل میں جمال الدین ابدال کا حاضر ہونا

بعد فراغت رسم تدفین حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب الفرد محمد جیو صاحب رح ۹ سال تک مصروف ارشاد تعلیم و طریقت رہے۔ اس عرصہ میں ایک ہزار سات سو انسان اور پچاس جن شرف یاب بیعت ہو کر حسب استعداد نور خلیفہ ہوئے۔ حضرت شاہ جلال الدین تھانیسری صاحب تصنیف "امانت الوحدت" مرتبہ کمال و تمام تعلیمات کیفیات باطن شہنشاہما ولایت صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہوئے ایک روز عجیب حال معائنہ کیا گیا۔ بعد فیضہ جمال الدین ابدال رح نے کہا کہ جب سے شاہ حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب تشریف لے گئے ہیں حاضری دے کر۔ اس روز سے یہ معمول تھا

Marfat.com

پنج شنبہ کو) کہ حضور کے جسم مبارک سے سات سات قدم کے فاصلے پر رُود ر
گلاب چھڑک دیا جاتا۔ اور جب گلاب ختم ہو جاتا ایک جن روم بھیج
کر پھر منگا لیا جاتا۔ یہ گلاب صرف قطعہ محفوظ مطلع انوار پر چھڑکا جا
یہ بموجب حکم بادشاہ دو جہاں صابر پاک کے تھا۔

ایک روز جب گلاب لانے کو ۹ صفر ۵۰۰ھ ایک جن
بھیجا جس کا نام طعتمون تھا۔ راہ میں اس کو ایک جن ملا۔ جو حضرت قد
عالم کا مرید تھا۔ آپس میں گفتگو ہوئی۔ تو اس جن نے کہا جس کا نام ق
ہے آپ کا مرید ہے کہ میں قطب عالم مجدد زمانہ کا مرید ہوں۔ اس پر طعتمہ
نے کہا کہ اگر تیرا پیر مجدد ہے تو وہ حضرت بادشاہ دو جہان صابر پاک
دفینہ کیوں نہیں کرتا اب تو اسے مجدد نہ کہو۔ اس پر آپس میں لڑائی
اور قیطون زخمی ہوا۔ تو اس نے کہا یا پیر المدد اتنے میں قطب عالم صاحب
پہونچ کر ایک انگلی کا اشارہ فرمایا کہ وہ جن پانی ہو گیا۔ جب کئی روز گذر گئے
حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاک کی خدمت میں جمال الدین ابدال نے عرض کی
عالم وجوب میں تو جواب ملا کہ اسے ہم نے پانی بنا کر بہا دیا اسی وجہ سے کہ ا
نے مجدد زمانہ سے انکار کیا تھا بجار کے جنگل میں ہے۔ اس کے پانی سے تو آ
مجدد عصر کا منکر زمرہ کفار سے ہوتا ہے جمال الدین تو بھی تائب ہو اور کل
مجدد عصر کی محفل میں دو ساعت کے لئے جایا کر مگر اس طرح کہ اس کو علم
دو ساعت سے زیادہ وہاں نہ ٹھہرنا۔ ہمارا نام تلاوت کرتے رہنا۔
کو خبر نہ ہو گی جمال الدین ابدال نے عالم مثال سے بیدار ہو کر سب اجنا کو خو
سنائی اور شکرانے کے دو نفل ادا کئے اور توبہ کی کہ اب مجدد عصر کی شا
کوئی گستاخی نہ کریں گے۔ اسی روز سے روح گلاب کا چھڑکنا بند ہو گیا
جمال الدین ابدال شب میں روزانہ حضرت قطب عالم کی محفل میں دو ساعت کے
حاضر ہو جاتے اور اسم مبارک بادشاہ دو جہاں صابر پاک تلاوت فرماتے ر
حضرت قطب عالم پر دو ساعت تک حال وجد طاری رہتا چند سال یہ معمول

آخر ماہ ربیع الثانی ۹۰۵ھ بروز پنجشنبہ بموجب حکم بادشاہ دوجہاں صابر پاک رح جمال الدین ابدال نے ایک جن کو جسکا نام مکتوبات میں سارون لکھا ہے سنگ زعفرانی لینے کو کوہ تبت پر ارسال کیا۔ دوسرے روز جن تحفے لے کر واپس آیا۔ اتفاقاً ۲۹ رجب ۹۰۵ھ شب سہ شنبہ کو جمال الدین ابدال کے دل میں خیال آیا کہ اسم مبارک صابر پاک نجات دلانے والا ہے کچھ دیر تلاوت نہ کریں۔ اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو گئے تو پھر تلاوت اسم مبارک شروع کر دیں گے لہٰذا جمال الدین خاموش ہوئے ہی تھے قطب عالم صاحب نے جمال الدین ابدال کا ہاتھ پکڑ کر لایا آواز سے ارشاد فرمایا۔ اسی وقت جمال الدین کے جسم کی محفل سے نفی ہو گئی۔ اور ایسے عالم میں پہونچ گئے کہ کوئی انھیں جانتا نہ تھا نہ پہچانتا تھا۔ کافی عرصہ حیران و پریشان رہنے کے بعد آپ کو کسی نے کہا جمال الدین تو نام مبارک حضرت صابر پاک کی تلاوت کرتا تھا۔ اب کیا ہوا۔ معاً انھیں خیال آیا اور نام مبارک کی تلاوت شروع کرنی تھی کہ عالم ناسوت میں ایک میدان لق و دق میں پایا اپنے آپ کو پھر وہاں سے بڑی سرعت سے بزور ابدالی چلنا شروع کیا اور جلد ہی نواح کلیر میں پہونچے۔ دوسرے خدام احبّا نے کہا سرکار صابر پاک رح نے آپ کو کہاں اور کس خدمت پر بھیجا تھا جو دو برس کے بعد واپس آئے ہو۔ آپ فوراً اسم مبارک بادشاہ دوجہاں صابر پاک کی طرف متوجہ ہوئے اور تائب ہو کر بدستور خدمت پر مامور ہوئے۔

ایک عجیب واقعہ جو سبب دفینہ حضرت صابر پاک کا ہوا

حضرت شیخ عبدالصمد صاحب رح جو قطب عالم صاحب رح کے خلیفہ تھے فرماتے ہیں:

۲۱ محرم ۹۰۲ھ روز یکشنبہ ایک عورت تعلیم یافتہ مجیب النساء بنت

Marfat.com

سیدغلام احمد میرے پاس بیعت ہونے کے لئے آئی۔ جب میں نے بیعت کر
جاہا تو اس نے کہا کہ حضرت پہلے اپنا شجرہ سنائیں۔ میں نے شجرہ سنایا
تو پھر وہ بولی کہ اب ان بزرگان عظام کے مزارات بتائیں کہ کہاں کہاں
ہیں تاکہ میں وہاں جاکر طواف کروں۔ اور فیضیاب ہوں۔ تو آپ نے
سب بتانا شروع کیا۔ جب ذکر کلیر شریف آیا تو اس نے کہا کہ وہاں تو
شمشیر قہاری گھومتی ہے۔ وہاں کیوں کر حاضر ہو سکتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ عورت
اپنی شیرینی اٹھاکر واپس چلی گئی۔ اور جاکر بہت لوگوں کو ورغلایا اور
بہکایا۔ ہزاروں مرید آپ کے مرتد ہوگئے۔ اس عورت کے بہکانے سے
آخر حضرت عبدالصمد صاحبؒ حضرت قطب عالم کی خدمت میں حاضر ہو
یہاں اس روز یہ حال تھا کہ، اسو خلفاء حضرت قطب عالم کے حاضر تھے۔ اور
آپ پر حال وجد طاری تھا۔ اسی حال میں ارشاد فرمایا۔ کہ اے لوگو! تم
اس فقیر کے وسیلے سے خدا کو پہچانا تو سب نے کہا حضور خدا کو تو نہیں پہچ
ہاں اتنا ضرور پہچانا، کہ آپ کو درجہ فنافی الرسول کا حاصل ہے پھر حضرت
قطب عالم صاحب رح نے حضرت شیخ جلال الدین تھانیسریؒ سے ارشاد فرمایا
جلال الدین تو نے اس فقیر کے وسیلے سے خدا کو پہچانا۔ حضرت جلال الدین
نے کہا حضورؒ کو پہچانا اور قدموں پر سر رکھ دیا۔ تو حضرت قطب عالم صاحب نے ارشاد
کہ شکر ہے اس قدر لوگوں میں ایک نے خدا کو پہچانا۔ اور پایا۔ بعد اس ارشاد
بنیاد کے حال وجد کا اور ترقی پذیر ہوا اور زبان مبارک پر یہ اشعار حضرت بابا صا
جاری ہوگئے تمام خلفاء پر بھی حسب استعداد حال وجد طاری تھا۔ اشعار

من نہ ام واللہ یارا من ام	جان جانم عقل عقلم من ام
نوریا کم آمدہ در مشت خاک	کور چشماں را گر روشن نہ ام
اوست اندر سر من ظاہر شدہ	من نہ ام مسعود باللہ من نہ ام

جب حضرت قطب عالم صاحب رح کی طبیعت اسلوب سلوک پر آتی
حضرت تو جلال الدین تھانیسری رح نے عرض کیا کہ حضور مخلوق اس سلسلہ

Marfat.com

فقیروں پر طعن کرتی ہے اور اس صابریہ چشتیہ خاندان میں بیعت ہونے سے انکار کرتی ہے۔ اگر جسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک جو پتھروں کے درمیان ہے۔ مزار مبارک بن جائے تو بہت بہتر ہے کیونکہ وہاں شمشیر قہاری گھومتی ہے۔ یہ بات سن کر حضرت قطب عالم کی زبان سے۔ یاھو یامن ھو یامن لیس ھو الا ھو اور تین مرتبہ لا لا لا صادر ہوا۔ اور زمین پر گر پڑے۔ اور جسم مبارک خرقہ و چادر میں سے غائب ہو گیا۔

حضرت قطب عالم صاحب رح ۲۱ روز کامل غائب رہے

اسی عرصہ میں وہ عورت لاہور سے گنگوہ پہونچی۔ ۲۱ روز کامل یہ حال رہا۔ کہ تمام حضرات اولیاء معصر اور خلفاء و دیگر اہل باطن خرقہ و چادر کا طواف دور سے کرتے اور قریب جاکر باآواز بلند فرماتے سبوحٌ، قدوسٌ، مخدوم رحیمٌ۔ ۲۲ ویں اور ۲۹ ربیع الاول ۹۰۰ھ کو روز پنجشنبہ اشراق کے وقت یکایک حضرت قطب عالم خرقہ اور چادر میں آموجود ہوئے اور اٹھ کر لوگوں سے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! کہو کیا عرض کرنا چاہتے ہو بباعث ظہور ہیبت کسی کو کچھ عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت شیخ جلال الدین صاحب نے دائرہ کلیر شریف کا دروازہ کھولا تھا کہ ایک مجمع کثیر مع اس عورت کے جسکا نام محبیب النساء تھا کے ساتھ اندر آنے لگا۔ حضرت قطب عالمؒ نے فرمایا کہ جلال الدین بابا یہ خلق اللہ کیوں اس فقیر کے پاس آئی ہے حضرت شیخ جلال الدین صاحبؒ نے دست بستہ عرض کیا حضور یہ لوگ دفینہ حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم صابر پاکؒ کے لیے عرض کرتے ہیں تاکہ مزار مقدس بنے اور عوام الناس بھی وہاں حاضر ہو کر فیضیاب ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو حضور کے بعد کوئی خاندان چشتیہ صابریہ کو قبول نہ کریگا اب لوگ اس سلسلہ کو مقطوع کہتے ہیں یہ التماس سن کر حضرت قطب عالم صاحب رح نے ارشاد فرمایا کہ تیری بھی مرضی مخلوق کے موافق ہے۔ حضرت نے عرض کیا کہ جو مرضی حضور کی ہے وہی غلام کی ہے۔ حضرت قطب عالم صاحب کے دریافت فرمانے پر کہ کون کون معترض ہے خاندان صابریہ چشتیہ میں داخل ہونے

Marfat.com

میں۔ حضرت شیخ جلال الدین صاحبؒ نے اس عورت مجیب النساء لاہوری کو حاضر کیا اس عورت کو دیکھ کر حضرت قطب عالم صاحب تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ ارشاد فرمایا الحمدللہ۔ تیرے سبب آج سے سولھویں روز حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم صابر پاک رحؒ کا دفینہ ہو جاوے گا۔ ۵ا ربیع الثانی ۹۰۷ھ بروز جمعہ ہوگا۔ مجیب النساء نے حضرت قطب عالم صاحبؒ سے بیعت کیلئے عرض کیا تو حضرت قطب عالم صاحب نے فرمایا کہ تو اپنی بات پر قائم رہ جب دفینہ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک رحؒ کا ہو جاوے تب ہی بیعت ہونا۔ حضرت قطب عالم صاحبؒ نے حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری کو بلا کر تمامی مضافات معنویہ اسناد خلافت تبرکات، ملبوسات، مکتوبات اور تبرک ہر قسم واحکامات فرمائے۔ اور امین اللہ ابدال کو خدمت پر مامور فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جلال الدین جو حضرات شریک ہونے دفینہ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک رحؒ کے آئیں انھیں پیران کلیر شریف بھیجدیں۔ وہ حد بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچ کر ٹھہریں۔ آپ یہ فرما کر ۱۹ ربیع الاول ۹۰۷ھ حجرہ میں تشریف لے گئے۔ دس روز تک حجرہ میں معتکف رہے نہ کسی سے بات کی نہ باہر تشریف لائے حضرت شیخ جلال الدین صاحب باہر حجرہ کے دست بستہ حاضر رہے اس عرصہ میں اکثر خلفاء حجرہ میں سلام کے لئے حاضر ہوتے۔ گاہ حضرت قطب عالم صاحب تشریف فرما ہوتے گاہ غائب ہوتے۔ ۲۸ ماہ مذکور تک یہی معاملہ رہا۔ یکم ربیع الثانی ۹۰۷ھ روز پنجشنبہ اشراق کے وقت سے حضرات اولیاء معصر و اہل باطن صاحب خدمت حاضر ہونے شروع ہو گئے۔ اور بغیر اجازت و آداب و سلام کے جو لوگ حاضر ہوتے آکر بے تکلفی سے حضرت قطب عالم صاحب کے حضور بیٹھ جاتے۔ خلفاء نے حاضرین سے دریافت کیا کہ آپ اس طرح بغیر سلام علیک کے بے تکلف کیسے بیٹھ جاتے ہیں تو سب نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو مختلف مقامات سے حضرت قطب عالم صاحب اپنے ہمراہ لائے ہیں اور بہت سے عوام الناس سے بھی یہی سنا گیا کہ حضرت قطب عالم صاحب حضرت بادشاہِ دوجہاں مخدوم صابر پاک کے دفینہ کے

Marfat.com

لئے ہمیں ساتھ لائے ہیں۔ حضرت جلال الدین صاحب فرائض میزبانی بجا لائے اور عوام الناس کو کلیر شریف حد بارہ کوس ٹھہرنے کی ہدایت فرما کر رخصت فرماتے ۵ ربیع الثانی ۷۰۹ھ شب جمعہ بعد تہجد ذوالجنان شاہزادہ جن مع گیارہ ہزار جنات علماء فاضل جو سب کے سب حضرت قطب عالم ربانی محبوب سبحانی غوث صمدانی محی الدین عبدالقادر جیلانی کریم الطرفین حسنی حسینی سے داخل سلسلہ تھے حاضر ہوئے اور قدمبوس ہو کر عرض کیا کہ حضور آپ کی عنایت سے آج ہم کو بھی زیارت جسم منور حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کی ہو گی۔ حضرت قطب عالم صاحب نے فرمایا کہ تم کو دمشق میں کیسے خبر ہوئی؟ کہ آج دفینہ حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک کا ہوگا۔ شاہزادہ جن نے عرض کیا کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ہمیں بشارت دی تھی اور حکم فرمایا تھا۔ کہ تختہ آبنوسی جو میرے حجرہ غزنی میں سید منیر الدین بن شہاب الدین کے پاس رکھے ہیں لے کر جا۔ اور قطب عالم کے حوالے کردے۔ کہ میرے مخدوم کے دفینہ برزخ صغرا کا یہی روز ہے اور قطب عالم کے حوالے کردے اور کہدے کہ جو تختہ جات سنگ زعفرانی جمال الدین نے منگائے ہیں ان کو تعمیر دوم میں اور جو تختے مجدد نے سرخ منگائے ہیں تعمیر سوم میں استعمال کرے۔ اور ان تختہ آبنوسی کو تعمیر اول میں شامل کرنا۔ بموجب حکم حاضر ہوا ہوں اگر حکم ہو تو حضور انور کے ساتھ یہ غلام بھی چلے حضرت قطب عالم صاحب رح نے فرمایا کہ پانچ تختہ سنگ کے امین اللہ ابدال نے منگائے ہیں وہ اور ۱۷۵ اولیاء معہ ہمراہ ہیں ہمارے ۱۸۶۷ خلفاء ہیں اور جن ۲۱۹ خلفاء ہیں ہمارے ان سب کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ اور حد بارہ کوس پر جا کر ٹھہرو اور اندر حد کے ہرگز قدم نہ رکھنا۔ حضرت جلال الدین صاحب نے وہ تختے سنگ سرخ کے سپرد کئے۔ شاہزادہ کے اور اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرنے کی اجازت دی اور شاہزادہ جن قدم بوسی حضرت قطب عالم صاحب رح بموجب ارشاد روانہ ہوا۔

٭ ٭ ٭ ٭

Marfat.com

حضرت قطب عالم صاحبؒ کا کلمہ شریف جاری فرمانا دفینے کیلئے

۵ ربیع الثانی بروز جمعہ قبل فجر حضرت قطب عالم صاحبؒ نے امین اللہ ابدال کو شاہ عبدالرزاق صاحب جھنجھانوی صاحب کے پاس بھیجا کہلوایا کہ ہم تمہارے منتظر ہیں۔ امین اللہ ابدال نے ایک ساعت میں واپس آکر عرض کیا۔ کہ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں علیل ہوں۔ حضرت قطب عالم صاحبؒ نے فرمایا، عبدالرزاق قیامت تک علیل رہے گا۔ مخدوم کا منکر خدا کا منکر ہے۔ اتنا فرمانا تھا کہ تمام اولیاء جو اس وقت موجود تھے ان کے قلوب پر القاء ہوا کہ عبدالرزاق کا باطن مسخ ہو گیا اور کیفیت باطن صلب ہو گئی۔ حضرت قطب عالم صاحبؒ بعد نماز فجر گنگوہ سے روانہ ہوئے جو ہمراہ حضرات تھے اولیاء اللہ ان میں سے کچھ مخصوص حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں

سید بدھن صاحب بہرائچی، حضرت سید حامد شاہ صاحب، شیخ اسحٰق صاحب مغربی، حضرت شاہ داؤد قریشی صاحبؒ، حضرت حسن صاحب سرمست حضرت سالار شاہ مست صاحب، سید محمد کالپوی صاحب، حضرت مولوی علیم الدین چشتی صاحب، حضرت مولانا سراج الحق صاحب، حضرت علاؤ الحق صاحب، حضرت خواجہ آدم المکنگی صاحب، خواجہ خنلاتی رحضرت فیض اللہ صاحب خواجہ محمد زاہد صاحب، حضرت سید علی قوامی صاحب، حضرت شیخ حسام الدین، خواجہ عبدالقدوس لبھری، صاحبؒ، خواجہ عبدالحق المشتہر، محی الدین صاحب، حضرت مخدوم سالار صاحب، شیخ قطب الدین صاحب، شیخ بہاؤ الدین صاحب، حضرت شیخ محمد ابوالقاسم گرگامیؒ۔ حضرت شاہ عبدالقدوس جونپوری، حضرت شیخ الاسلام صاحب اور حضرت شیخ قیام الدین صاحب، اور شاہ ابوالمعالی صاحب لاہوری، شاہ منور علی صاحبؒ، حضرت جمال کاکوروی صاحبؒ۔

Marfat.com

ان حضرات کے علاوہ ۵۷۸۳ اولیاء ہمعصر جو صاحب تصنیف نہیں ہیں اور ۱۳ خلفاء حضرت قطب عالم صاحبؒ کے بھی صاحب تصنیف ہیں۔

شیخ عبدالصمد صاحب تصنیف "آیت القدس" حضرت سید کریم الدین صاحبؒ تصنیف "حجرہ الیمین" حضرت شاہ شفقت حسین صاحبؒ تصنیف "تاج المعرفت" حضرت عنایت اکبر صاحبؒ تصنیف "واقف الودود" سید قمر علی صاحبؒ "عجیب نامہ" سید انور شاہ صاحبؒ تصنیف "نوید صغریٰ" سید قطب الدین صاحبؒ تصنیف "نعمت الکبیر" شیخ قیام الدین صاحبؒ تصنیف "حنیف الکیف" حضرت سید سبحان تصنیف "قسط الوحدت"۔ شیخ جلال احمد صاحبؒ تصنیف "تمیز الواجب"۔ شیخ ستار صاحبؒ "تصنیف خلیل الکرامت" صاحب زادہ حمید الدین صاحبؒ تصنیف "حدیث الکرامت"۔

سات خلفاء حضرات قوم جن سے تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت تامرجون بن امرون صاحبؒ تصنیف "صحیفۂ حنفی"۔ حضرت محمود بن عنوان تصنیف "بیاض حنفی" حضرت پرزقون بن طمقون صاحبؒ تصنیف "صحیفۂ حنفی"۔ حضرت یقردون بن محقون صاحبؒ تصنیف "رسائل حنفی"۔ حضرت حق جون بن سلجون صاحبؒ تصنیف "قصائد حنفی" حضرت سلطون بن گاگمون صاحبؒ تصنیف "قواعد حنفی" حضرت شاہزادہ فقطون بن امانت شاہ بادشاہ صاحبؒ تصنیف "احکام حنفی" اور امین اللہ ابدال اور حضرت جلال الدین کھانیری صاحب تصنیف "امانت الواحدت" یہ سب حضرات اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئے کلیر شریف کو روانہ ہوئے۔

چاشت کی نماز حد بارہ کوس پر پہونچ کر ادا کی حضرت شاہ عبدالحمید زین گجراتی صاحب اویسی روح حذبیہ یعنی رقباء، نجبا، ابدال، اقطاب، اغیاث رجال الغیب متعینہ ہر ایک شہر و دیار افواج کو حد بارہ کوس زمین سوختہ پر حاضر پایا۔ بعد نماز چاشت حضرت قطب عالم حد بارہ کوس عصا زیتون کو زیر خندہ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ چند ثانیے قیام فرمانے کے بعد قدم اپنا زمین سوختہ پر رکھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک آواز گرجے مثل رعد کے بلند ہوئی اور شمشیر قہاری

Marfat.com

برق کی طرح اپنے دورہ کی جگہ پر آ کر زمین سے دو نیزے اوپر آ کر معلق موجود ہو گئی۔

حضرت قطب عالم صاحب نے فوراً مراقب ہو کر حضرت بادشاہِ دو جہاں صابر پاکؒ سے عالم وجوب میں عرض کیا کہ حضور یہ خادم تو حضرت انور کی اجازت سے حاضر ہو رہا ہے پھر یہ شمشیر قہاری کے حائل ہونے کا سبب کیا ہے؟

اس سے پہلے شمشیر قہاری کو دیکھ کر حضرت قطب عالم صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ باللہ اگر تو نے فقیر پر وار کیا تو سر یہاں ہو گا۔ اور دھڑ تڑپ کر حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاکؒ کے میں قدموں میں پہونچ جائے گا۔

حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاک نے قطب عالم صاحب سے فرمایا کہ عبدالقدوس یہ مردوں کا وار ہے خالی نہیں جائے گا۔ تو اپنی نفی کر کے ایک ہاتھ سیدھا اور الٹا پیر بڑھا دے۔ یہ شمشیر وار کر کے زمین پر گر پڑے گی۔ آستین اور تہ بند کا کنارہ ترش جاوے گا۔ اور تجھ کو کسی قسم کا نقصان نہ ہووے گا۔ تو شوق سے شمشیر قہاری کو لے کر میرے پاس آ جائیو۔

حضرت قطب عالم صاحبؒ نے تعمیل حکم کی۔ اور داہنا ہاتھ اور بایاں پیر بڑھایا۔ شمشیر نے وار کیا۔ اور آستین کا کچھ حصہ اور تہبند کا کنارہ ترش گیا۔ اور شمشیر قہاری گر پڑی۔ آپ نے شمشیر قہاری اٹھا کر جز دان میں رکھ لی اسی روز سے یہ شناخت اولاد قطب عالم صاحبؒ ہوئی کہ داہنے ہاتھ کی آستین چھوٹی ہوتی ہے

بعد اس واقعہ کے حضرت قطب عالم صاحب مع ہمراہیان روانہ ہوئے اسم مبارک بادشاہِ دو جہان صابر پاکؒ تلاوت کرتے ہوئے۔ جب احاطہ انور جائے محفوظ کے پہونچے۔ تو جمال الدین ابدالؒ کو مع ۹۹ جنات خدمت پر مامور پایا۔ اور تمام حضرات نے دیکھا کہ ایک نور سرخ مثل یاقوت اس جائے محفوظ سے آسمان کی طرف جاتا ہے اور خوشبو لطیف مشک و گلاب والی کی مہک رہی ہے۔ مگر اندرون احاطہ نور سرخ کی وجہ سے نظر کام نہیں کرتی حضرت قطب عالم صاحبؒ نے تمام مخلوق عوام الناس جو حد بارہ کوس پر مقیم

Marfat.com

طلب فرمالیا۔ اور فرمایا۔ اے لوگو! معائنہ کرو کہ میرے آقا کا جسم منوّر اب تک ان پتھروں کے درمیان بدستور محفوظ ہے

جب سب لوگ معائنہ کر چکے تو قطب عالم صاحبؒ نے جمال الدین ابدال اور امین اللہ ابدال سے دونوں پتھر سُرخ جسم مبارک سے علیحدہ کرائے۔ اور تمام حضرات کو حکم فرمایا کہ سب اردگرد حلقہ باندھ کر مؤدب کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ اول حلقہ حضرت قطب عالم صاحبؒ کا۔ دوسرا حلقہ تمام اولیاء ہمعصر کا۔ تیسرا حلقہ عوام الناس کا۔ چوتھا حلقہ قوم جنات کا۔ اس طرح تمام مخلوق سوا کوس کے گرد کھڑی ہوئی۔ انوار جائے محفوظ کے عیب کو صاف نظر آرہے تھے۔ جمال الدین ابدال کھانا اور پانی کا بخوبی انتظام فرما رہے تھے۔ حضرت قطب عالم صاحبؒ مع خلفاء اپنے کے جائے محفوظ کے اندر تشریف لے گئے۔ اور حضرت شاہ جلال الدین کھامیسری صاحبؒ سے ارشاد فرمایا کہ تم "صحیفہ بیان صابری" "فردوس الوجوب" اور "مصور الودود" دیکھتے رہو۔ اگر کوئی رمز خلاف تحریر کے ہو تو فوراً کتاب میرے سامنے کر دو۔ حضرت قطب عالم صاحبؒ نے یہ فرمایا کہ زیر درخت گولر قیام فرمایا اور اس حدیث شریف کا وعظ فرمایا۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشین گوئی فرمائی تھی۔ وہ یہ ہے کہ حضرت سرور کائنات فخر موجودات نے ماہ ۱۴ رجب سنہ ۵ بروز جمعہ نماز فجر حضرت عبد اللہ رضؓ ابن عباس رضؓ۔ حضرت ابن عباس رضؓ حضرت انس بن عباس رضؓ۔ بن عباس مالک رضؓ۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔ اور حضرت عثمان غنی رضؓ اور حضرت زید بن حارث رضؓ اس وقت حاضر تھے۔ ان حضرات جلیل القدر صحابہ کے روبرو حضرت عبد اللہ بن جابر رضؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء سے جو ایک ایک معجزہ ظہور میں آیا تھا وہ ہفت اعجاز تھے۔ شاید وہ حضور کے زمانہ میں ظہور میں نہ آئیں۔ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا کہا عبد اللہ بن جابر رضؓ پھر کہو، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے

Marfat.com

کثرت سے اولاد ہونا، حضرت ادریس علیہ السلام کا چودہ برس خورد و نوش ترک کرنا، اور زندہ رہنا۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آتش نمرود میں جانا اور آتش کا سرد ہونا۔ اور حضرت عزیز علیہ السلام کا ۱۰۰ برس تک جسم اور ان کا گدھا اور کھانا بدستور اصلی حالت پر قائم رہنا۔ اور حضرت خضر علیہ السلام کا زندہ جاوید رہنا۔

یہ سن کر صاحب علم اولین و آخرین احمد بے میم علیہ التحیۃ والتسلیم کو ایک جوش آیا۔ اور فرمایا کہ اے جابر! جو سات معجزے انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں وہ خداتعالٰی نے میرے ہی نور کے پرتو سے مراتب نبوت میں ظہور فرمائے ہیں۔ چونکہ نبوت کو رونق ولایت سے ہے اور ولایت کی رونق نبوت سے ہے۔ جس طرح معجزے، انبیاء سے بمرتبہ ظہور میں آئے۔ اسی طرح ساتوں معجزات کے عوض بعد میرے بھی ابن ابی طالب سے تو برس تک میری اُمت کے اولیاء سے مرتبہ ولایت یہ ہی ساتوں کرامتیں ظہور میں آویں گی۔ ان کے علاوہ ایک کروڑ پانچ لاکھ ستاسی ہزار سات سو ترسٹھ خوارق میرے اولیاء سے ظہور میں آویں گی۔

حضرت قطب عالم صاحبؒ نے اس حدیث پاک کو بیان کرکے اس کے ظہور کی تشریح اس طرح بیان فرمائی۔ کہ اول معجزہ حضرت محی الدین عربی صاحبؒ سے صادر ہوا کہ ایک روز آپ بادشاہ کے محل میں گئے اس روز آپ پر ولایت موسومی کا ظہور تھا۔ محل میں جو عورت بوڑھی، جوان، بالغ، نابالغ سامنے آئی۔ حاملہ ہوگئی۔ یہاں تک کہ جو لڑکی شکم مادر میں تھی۔ وہ بھی حاملہ ہوگئی اور گنتی کے مدت ۹ مہینے کے سب نے زندہ فرزند جنے، ہر بچہ بقدر وجود زچہ جسم رکھتا تھا جب آپ نے دوسری نظر ڈالی وہ سب بچے وبائے طاعون میں ہلاک ہوگئے۔ دوسرا معجزہ موسومی کا بدل۔ حضرت قطب ربانی غوث الاعظم محبوب سبحانی کے وجود باوجود سے ظاہر ہوا۔ جب حضرت پر ولایت موسومی کا ظہور ہوتا۔ آپ کے پاس اگر کوئی آتا اور کہتا حضرت آپ مجھے دیدار حق کرائیں اور آواز باری تعالٰی

Marfat.com

سنوائیں۔ آپ فرماتے کہ تو دیدار حق سبحانہ، کا متحمل نہ ہوگا۔ ہاں آواز سن لے۔ آپ حجرہ میں تشریف لے جاتے اور آواز رب العزت سنوا دیتے اور ذکر سلطان جاری ہو جاتا۔ اگر کوئی یہ کہتا کہ میں چاہے متحمل القائے الٰہی کا ہوں یا نہ ہوں آپ دیدار کرا دیں۔ تو اس کو آپ پہاڑ عشق کے قریب لے جاتے طالب کو کھڑا کرکے آپ اوپر تشریف لے جاتے۔ اور آپ شغل نوری باز کرکے اس کی طرف توجہ فرماتے۔ وہ ولائت تجلی آثار صفائی آثار سے ممتاز ہوتا لیکن نور اقدس کی تاب نہ لاکر اسی وقت جل کر سیاہ ہو جاتا۔ تیسرا معجزہ عیسوی کا بدل۔ حضرت مولانا شمس تبریز صاحبؒ سے ظاہر ہوا۔ کہ آپ پر جب ولائت عیسوی کا ظہور ہوتا آپ مُردوں کو زندہ کرتے تھے اور مشہور شان احیائی قم باذنی فرماتے اور مردہ زندہ ہو جاتا۔ چوتھے معجزے ابراہیمی کا بدل حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے وجود باوجود سے ظہور میں آیا۔ بظہور ولائت ابراہیمی کہ آپ نے سات بار اپنی نعلین مبارک آتش قہر میں ڈالی اور ہر بار اپنے صاحبزادے والا تبار خواجہ فخر الدین صاحب اور دیگر خدام کو بھیج کر نعلیں منگوائی اور ہر بار لانے والا محفوظ آتش رہا۔ پانچواں معجزہ حضرت ادریس علیہ السلام کا عوض یہ ہوا کہ حضرت شاہ شیخ فرید الدین گنج شکر بارہ ۳۰ برس مجاہدہ کیا اور کچھ نہ کھایا۔ حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم صابر پاکؒ نے ایک عرصہ لنگر شریف تقسیم فرمایا۔ اور کچھ نہ کھایا۔ اور ۲۲ برس ۱۲ یوم کلیر شریف میں مقیم رہے کل ۳۴ برس ۱۲ روز ہوئے کچھ نوش نہ فرمایا۔ اور جمال حضرت واحدیت سے سیر ہے۔ ولائت ادریسی کا ظہور بدرجہ اتم ظاہر ہوا۔ چھٹے معجزہ عزیزی کا ظہور حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم صابر پاک کے وجود اقدس سے ہوا۔ حضرت کو بعد پرواز گی روح مقدس ولائت عزیزی بروح تمام حاصل تھی۔ قریب تین سو برس وجود منور مع لباس مطہر اسی طرح قائم رہا۔ چنانچہ اب موجود ہے جو تم لوگ دیکھ رہے ہو ساتویں معجزہ خضری کا ظہور اس طرح ہے کہ حضرت محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ فرزند حضرت علی کرم اللہ وجہہ مع اپنے چار صاحبزادوں کے حیات ابدی کے ساتھ موجود ہیں اور تا قیامت تک زندہ رہیں گے۔ حضرت قطب عالم صاحب رہتے

Marfat.com

بود وعظ بموجب حکم مندرج مکتوب "مصور الودود" تصنیف حضرت شاہ سیف الدین

عبدالوہاب، صاحبزادہ حضور غوث پاک جد امجد حضور بادشاہ دو جہاں صابر پاک رح چادر تبرکا حضرت محبوب سبحانی رض کے تبرکات سے نکال کر رکھی رہنا کہ کفن مخدوم صابر پاک رح میں استعمال کیجائے۔

حضرت شمس الدین صاحب رح شاہ ولایت نے اس وجہ سے استعمال نہ کی کہ قطب عالم مجدد دفینہ ثانی میں اسکو استعمال کرے گا۔ اس کی اصل یہ ہے کہ ایک چادر حضور غوث پاک کے لئے ملائکہ آسمان سے گل ارمنی میں رنگ کر لائے تھے۔ حضرت غوث پاک رض نے بموجب حکم باطنی یہ چادر امانت رکھوادی تھی۔ برائے حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاک رح۔ آپ کو یہ چادر تبرکات میں سلسلہ بہ سلسلہ پہونچی تھی۔ آپ نے وہ چادر مبارک جسم مبارک کے قریب گور اور جسم مبارک کے درمیان اسی جگہ جہاں حضرت شاہ ولایت رح نے ۶ سال جس کبیر فرمایا تھا بچھا اور بموجب ہدایت، مرقومہ، مکتوبات، خود بھی آنکھیں بند کریں اور سب حاضرین سے فرمایا کہ تم سب بھی بند کر لو۔ آنکھیں تھوڑی دیر کے بعد آپ نے کھولیں۔ کیا دیکھا کہ حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاک رح اس چادر میں آرام فرما ہیں۔ حضرت قطب عالم صاحب نے وہ خرقہ مبارک جو سر کے نیچے تہہ کیا ہوا رکھا تھا وہ خاک زمین جائے مقدس کے اٹھا کر اپنے پاس محفوظ کر لیا ہے کے حضرت جلال الدین تھانیسری رح کے سپرد فرمایا۔ اور صابری رنگ کے کپڑے کا جانماز جسم مبارک سے کچھ فاصلے پر ادب بچھائی۔

اوّل صف میں اپنے ۱۷۰ خلفاء کھڑے کئے۔ پس پشت زیر گور حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ نے شاہ جلال الدین تھانیسری اور داہنے بائیں خلفاء، خاصان صاحب تصانیف، باطن کھڑے تھے۔ اور دیگر اولیاء اللہ اہل باطن حضرات و دیگر عوام الناس و جنات پیچھے کی صفوں میں کھڑے تھے۔

اور بہت سے بے شمار حضرات صف بہ صف کھڑے تھے۔ قطب عالم صاحب جو جانماز پر کھڑے تھے۔ خود بخود پیچھے ہٹ گئے۔ انھیں خود نہ معلوم تھا کہ یہ کس طرح

Marfat.com

ہوا۔ تمامی حاضرین معائنہ کرتے تھے۔ کہ جاءنماز نور مثل الماس کے زمین سے آسمان تک منوّر تھا۔ اور حضرت بادشاہِ دو جہاں صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے جسم منوّر سے نور سرخ روشن تھا۔ اور نور سفید مثل الماس کے میں سے کہ جاءنماز پر تھا۔ آواز تکبیروں کا بلند مسموع تھا۔ اور نماز کے بعد سلام کی آواز سنی سب نے۔

جب آواز تکبیر سنی جاتی تھی۔ تماً نفی ما سوی الہ ہو جاتی تھی۔

اور ایک کو عرفان تمام و کمال کے ساتھ ہو جاتا تھا۔ بعد فراغ نماز اور فاتحہ قطب عالم صاحبؒ نے پھاوڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور دو ورعہ مٹی وہاں سے کھودی جو حضور بادشاہ دو جہاں صابر پاکؒ کے جسم مبارک کے نیچے تھی۔ اور وہ اپنی چادر میں باندھ کر حضرت جلال الدین تھانیسری کو دیدی۔ فوراً رجال الغیب قبر کھودنے پر مامور ہو گئے اور تھوڑی دیر میں قبر عمیق تیار ہو گئی۔ اور جمال الدین کو حکم دیا کہ وہ جنات سے چونا سنگ مرمر اور سنگ سرخ بہت جلد مہیا کر دائیں۔ جب سب کام سے فارغ ہوئے تو قطب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا۔ سب لوگ آنکھیں بند کر لو۔ سب نے آنکھیں بند کریں۔ اور قطب عالم صاحب نے تصوّر کیا کہ کفن حضرت کا درست کر رہا ہوں تو جب آنکھ کھولی تو حضرت کے جسم مبارک پر کفن کو پایا۔ اور قطب عالم صاحب نے روح پر فتوح جناب شمس الدین صاحب شاہ ولایت رحؒ کو بھی نزدیک اپنے کھڑے دیکھا اس عرصہ میں وہ نور سرخ کم ہو گیا۔ اور ظہر کی نماز قطب عالم صاحب نے پڑھائی۔ بعد نماز ظہر سب حضرات پھر اپنی اپنی جگہ صف بہ صف کھڑے ہو گئے۔ اور جو مٹی قطب عالم صاحبؒ نے کھود کر اپنی چادر میں باندھی تھی۔ وہ خود قبر میں اتر کر بچھا آئے۔ اور ابوالقاسم گرگامی رحؒ کو کمر کی طرف مقرر فرمایا۔ اور حضرت جلال الدین تھانیسری رحؒ کو پائے مبارک کی طرف مامور فرمایا۔ اور قطب عالم صاحبؒ سر مبارک کی طرف رہے۔ پھر ان تینوں حضرات نے بادب قبر مبارک میں اتارا۔

غیب سے یہ آواز آئی۔ یا ھو یا من ھو یا من لیس لہٗ الا ھو۔ اور تمام حضرات اولیاء اللہ نے روح مطہر

سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ ارواح صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور تمام متقدمین و متاخرین کو تشریف فرما دیکھا۔ اور یوں بھی لکھا ہے کہ تمام حضرات نے بحکم قطب عالم صاحب رح نے آنکھیں بند کرلیں۔ اور جب کھولیں۔ تو حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاک کے جسم مبارک کو قبر منور میں آرام فرما پایا۔

بہت سے اولیاء اپنے پیر کے قدمبوس ہوئے۔ جو اس جہان سے رحلت فرما چکے تھے۔ قبر منور سرخ اور سبز سے روشن تھی۔ اور خوشبو کا یہ عالم تھا کہ تمام احاطہ معطر تھا۔

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم آپنی تشریف لے گئے تو آسمان سے مرحبا صلِّ علیٰ مرحبا صلِّ علیٰ مرحبا، کی آواز سب نے سنی۔ حضرت قطب عالم صاحب رح نے قبر میں اتر کر وہ شاخ سبز نکالی جو مثل زمرد کے روشن تھی۔ آپ نے آدھی شاخ بالائے ناف رکھ دی اور دوسرا ٹکڑا شاخ سبز کا ہاتھ میں لے کر باہر تشریف لائے۔ اور سب کو اس کی زیارت کرائی۔ اور دوسرا ٹکڑا پہلے درجہ میں تختہ آبنوسی کے اوپر کھڑے ہو کر جمال الدین ابدال اور امین اللہ ابدال انور جلال الدین تھانیسری اور حضرت ابوالقاسم گرگامی رح صاحب سے گارہ وغیرہ منگایا۔ گارہ دیوار کے اوپر اٹھا کر چبوترہ بنایا اور پھر مغرب کی نماز ادا کی پھر درجہ دوئم کی قبر منور کی تعمیر کی۔ سنگ مرمر اور سنگ سرخ سے اس میں سب اولیاء اللہ شریک رہے۔ پھر بعد نماز عشاء سب حضرات وہاں مقیم ہوئے اور عبادت میں شب بھر مشغول رہے۔ دوسرے روز صبح چھ ربیع الثانی ۶۹۰ھ روز سہ شنبہ بعد نماز اشراق حضرت قطب عالم صاحب رح نے تختہ زعفرانی تعمیر پختہ درجہ دوم پر رکھ کر تیسرے درجہ کی تعمیر شروع ہوگئی وقت عصر تک کام بھی مکمل ہوگیا آپ نے حکم دیا کہ اب جس طرح چاہو لیٹ کر بیٹھ کر آرام کرو۔ اس کمرہ اور چبوترہ کی تعمیر میں بھی اہل اللہ اولیاء حضرات ہی شریک تھے۔

۷ ربیع الثانی یکشنبہ کو تیسری منزل کا کام شروع ہوا اور تا مغرب دیواریں پختہ دونوں طرف مزار مبارک تیار ہوگئیں۔ اس خدمت

Marfat.com

میں خلفاء صاحب مجاز حضرات اولیاء شریک تھے۔ یہ سب لوگ مستفید کیفیات باطن اس قدر ہوئے جتنی ان میں استعداد تھی۔ اس میں حضرت قطب عالم صاحبؒ کے بڑے صاحبزادے حضرت عبدالحمید صاحب بھی شریک تھے

بعد نماز مغرب رستہ کاری شروع ہوئی اور صبح تک اس کام سے فراغت ہوئی۔ ۸ ربیع الثانی روز دوشنبہ بعد نماز اشراق سنگ سرخ کی تعمیر قبر درجہ سوئم پر رکھی۔ اور گرہ لگا کر تا بہ وقت نماز عصر تربت شریف تیار فرمائی اور چادر بہ رنگ صابری اپنی جس پر نماز جنازہ ادا ہوئی تھی تربت منور پر ڈال دی۔ بجائے خلاف جمال الدینؒ نے گلاب کے پھول پیش کئے۔

حضرت قطب عالم صاحبؒ فرماتے ہیں کہ قبر شریف کے تین درجے رکھنا حضرت بادشاہ دوجہان صابر پاکؒ میں حکم کے مطابق تیار کیا گیا ہے آپ نے پہلے ہی عالم مثال ہدایت فرمادی تھی کہ ہم اپنے دوستوں اور سلسلہ والوں میں حسب مراتب ملاقات ان درجات میں کیا کریں گے۔ بعد فراغت آپ تمام حضرات شرکاء کیساتھ حد ۱۲ کوس پر تشریف لائے۔ جمال الدینؒ ابدال ان سب حضرات کی کھانے اور پانی سے خدمت کرتے رہے۔ ایک لاکھ سے زائد عوام الناس شریک تھے۔ ان سب کو رخصت فرمایا۔ اور خود حضرت جلال الدین تھانیسری سے چادر لئے منہ ڈھانک کر مراقب ہو کر بیٹھ گئے۔

اور وہ سبز شاخ دست مبارک میں تھی جو وقت دفینہ آپ نے آدھی بچھائی تھی۔ تمام دست مبارک اس شاخ کی روشنی میں یا سے سبز منور تھی۔ جب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو وہ شاخ دست مبارک سے غائب تھی۔ ۲۱ روز تک حضرت قطب عالم صاحبؒ ایک حال پر مراقب رہے۔ ۲۹ ربیع الثانی روز دوشنبہ ۶۹۰ھ بعد نماز اشراق جمال الدینؒ ابدال نے آکر گذارش کی کہ حضرت خانہ کعبہ اہل حقیقت کا تیار ہو گیا ہے۔

یہ التماس سن کر حضرت قطب عالم صاحبؒ چادر سے منہ کھول کر کھڑے ہو گئے اور معہ ہمراہیان ۱۷،۵۰ خلفاء و حضرات اولیاء

Marfat.com

ہمعصر صاحب مرتبہ وسلوک ولایت رُوح جذبیہ و ذُوالجنان شہزادہ جن
سوگیارہ ہزار جنات فاضل کے بادشاہ دُوجہاں صابر پاکؒ کا نام تلاوت
کرتے۔ مزار مُبارک کی طرف تشریف لے چلے زمین محفوظ معدن الانوار میں
پہونچ کر نماز چاشت ادا فرمائی اور زیتون کی لکڑی کا بنگلہ اُوپر مزار کے تیار
پایا۔ اور نور سبز مزار اقدس سے تا بہ آسمان محیط دیکھا۔ آپ نے مع ہمراہیان
۷ بار طواف مزار مقدس کا کیا۔ اور فاتحہ پڑھی۔ جو لوگ طواف میں شریک تھے
سب کو کیفیت فنافی اللہ کمال حاصل ہوئی۔ بعدہٗ آپ نے مسجد جو غرق ہوئی
تھی۔ اس کی طرف ہاتھ فاتحہ کے اٹھائے۔ ہاتھوں کا اٹھنا تھا کہ فوراً دُونوں
ہاتھ شوکھ گئے۔ آپ فوراً تائب ہُوکر حضرت بادشاہ دوجہاں صابر پاک
پاک کی طرف متوجہ ہُوئے۔ فوراً القاء ہُوا کہ عبدالقدوس ۵۰۰ برس قبل
علم ازل ان کے ایمان سلب کرلئے گئے ہیں۔ تو ان کی مغفرت چاہتا ہے بعد القا
والقا حضرت کے دُونوں ہاتھ ٹھیک ہو گئے۔ آپ نے پھر طواف شکرانے میں کیا
اور قدمبوسی فرما کر مع ہمراہیان گنگوہ شریف کو روانہ ہُوگئے۔ حد بارہ کوس تک
نام سرکار صابر پاکؒ کا تلاوت فرماتے رہے وہاں سے آپ نے اسم اعظم چشتیہ
تلاوت فرمایا۔ اور فوراً آپ گنگوہ شریف پہونچ گئے۔ بعد نماز ظہر آپ
نے تمام ہمراہیان نماز شکرانہ ادا فرمائی۔ اور ایک سوایک بار حق حق با آواز
بلند پڑھا۔ ۲۳ ربیع الثانی سہ شنبہ کو محفل قوالی منعقد ہُوئی۔ اس محفل
میں سوائے خلفاء و دیگر اولیاء اللہ غیر آدمی کوئی شریک نہ ہوا۔ قوالوں نے یہ
غزل شروع کی جس کا پہلا شعر یہ تھا ؎

در خانہ چند بیتی کہ بیاز ادبہ بند
اے مدعان دولت دیدار بہ بند

اس شعر کا شروع ہُونا تھا کہ حضرت قطب عالم صاحبؒ پر
کیفیت وجد طاری ہُوگئی۔ آپ نے اس قوال کا ہاتھ پکڑا وہ ڈر گیا۔ اس
دُوسرے قوال کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس طرح پانچ قوال ایک دُوسرے کے ہاتھ

Marfat.com

ہاتھ لے کر کھڑے ہو گئے۔ قطب عالم صاحبؒ نے فرمایا کہ کہو تم نے کیا کہا۔؟

انھوں نے پھر وہی شعر پڑھا۔ آپ اس کیفیت سے گر کر تڑپے اور جسم مبارک مع قوالوں کے خانقاہ شریف کی دیوار کے باہر پہونچ گیا۔ تمام اہل محفل بھی باہر آگئے اور قوالی شروع ہو گئی۔ پورے گنگوہ میں شور ہوا۔ ہر ایک جو اس آواز کو سنتا تھا حیران ہوتا تھا۔ ہر ایک پر کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ دوپہر تک یہ حال رہا۔ اس روز سے خاندان قدوسیہ، صابریہ، چشتیہ میں بے پردہ قوالی شروع ہوئی۔

حضرت قطب عالم صاحبؒ کا ہر ماہ کلیر شریف جانا اور روضۂ منورہ کھلا ہونا

حضرت عبدالقدوس قطب عالم صاحبؒ کا یہ معمول بن گیا تھا کہ ہر ماہ ۱۳ تاریخ کو روزہ رکھتے تھے۔ اور حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاکؒ کے مزار مقدس پر حاضری دیتے تھے۔ اور ہمراہ حضرت جلال الدینؒ تھانیسری ہوتے یا کوئی اور صاحب ذوق و شوق ہوتا تو ہمراہ ہو جاتا۔

اولیاء اللہ بھی جو حاضر ہونا چاہتے تو صرف قطب عالم صاحبؒ کے ہمراہ ہی حاضری دیتے۔ الگ کوئی بھی نہ آتا۔ عوام الناس کا ذکر ہی کیا۔

حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ قدمبوسی فرما کر حاضر ہوتے۔ انوار سبز تا بہ آسمان محیط ملاحظہ فرماتے۔ ۱۳، ۱۴ ار تاریخوں میں فاتحہ، قل شریف، ترتیب، مستمرہ، ادعیہ کے انجام فرما کر پندرہویں کو واپس گنگوہ شریف تشریف لے جاتے۔

۱۶ ار ربیع الثانی ۹۲۳ھ روز سہ شنبہ کو حضرت قطب عالم صاحبؒ کے حضور سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر لودھی والی دہلی کی عرضی آگرہ سے

Marfat.com

سے پہونچی جس میں لکھا تھا کہ حضرت اگر اجازت ہو تو یہ خادم برائے قدمبوسی حاضر ہو اور کچھ روپیہ میرے پاس وجہ حلال سے موجود ہے حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاک رح کے روضہ منوّر کی تعمیر کے لئے اگر حکم ہو تو ہمراہ لاؤں۔ حضرت نے امین اللہ ابدال کے ذریعہ جواب بھجوایا۔ کہ اجازت ہے۔ باب ہدایت کھلا ہے۔ تو شوق سے اور روپیہ بھیج دے۔ یہ بادشاہ خاندان ہمایوں کا مطیع تھا۔ اور قطب عالم صاحب سے کمال عقیدت رکھتا تھا۔ تین ہزار روپیہ اس نے بھیج دیا۔ اور خود حاضر ہو کر بیعت ہوا۔ آپ نے ہدایت فرمائی حضرت قطب عالم صاحب رح نے اعانت ظاہری و باطنی کا وعدہ فرما کر دعائے خیر فرمائی۔ اور بادشاہ کو رخصت فرمایا۔

چنانچہ آپ نے وہ روپیہ جلال الدین کو دیا اور حکم فرمایا کہ اجمنا سے اس روپیہ کا سامان تعمیر منگواؤ۔ اور ہم جس روز کلیر شریف آئیں سب تیار ہو۔

جب حضرت قطب عالم صاحب کلیر شریف پہونچے تو سب تیار تھا۔ آپ نے تعمیر کا کام شروع کر دیا۔ اولیاء اللہ تعمیر میں شریک تھے۔ ۳ ماہ سات دن کے عرصہ حضرت قطب عالم صاحب معہ استر کاری کے مزار مقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے۔ اور جب تک کلیر شریف میں رہے سب لوگ روزہ سے رہے جلال الدین ابدال خدمت مہمانان کی بجالائے۔

اور حضرت قطب عالم صاحب تاحیات اپنے معمول کے مطابق حاضر ہوتے رہے اور شاہ جلال الدین تھانیسری رح بھی حضرت قطب عالم صاحب رح کی طرح حسب دستور حاضر ہوتے رہے۔

۱۱ شوال ۹۸۲ھ روز جمعہ حضرت جلال الدین تھانیسری رح نے حضرت نظام الدین بلخی صاحب رح کو اجازت خلافت عطا فرمائی۔ اور تمام تبرکات طیبات سپرد کئے اور بلخ چونکہ بہت دور ہے اس لئے آپ نے اجازت فرمائی کہ تم سال میں ایک مرتبہ کلیر شریف میں حاضر ہو جایا کرو۔

عبدالرحمٰن جامی رح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؏

علی شاہ حیدر امام کبیرا / کہ بعد از نبی شد بشیراً نذیرا

زمین آسمان عرش و کرسی بہ حکمتی / علی دان علی کل شیءٍ قدیرا

کسے را کہ مہر علی ہست در دل / بود ایمن از شرہٗ مستطیرا

چہ پاک است مداح مولا علی را / ز لوثا عیوبش داد از تطہیرا

شقاہم شراباً طہورا نہ کوثر / ببیند ز شمس و لا زمہریرا

ز اطعام لذاتِ دنیا ر فانی / علی کرد مختار خبز الشعیرا

بود لطعمون الطعام از تو شاہا / بہ مسکین و دیگر یتیماً اسیرا

بد خواہ اولاد حیدر خدا گفت / کہ یدعو ثبوراً و یصلی سعیرا

بر آنکس بکوئے ولائے تو یابد / چہ حاجت کہ زیر بحش منکر نکیرا

علی مرتضیٰ ابن عم رسول است / چوں موسیٰ اخی گفت ہارون وزیرا

نہ تو ہست روشن مہ و مہر کوکب / توئی در دو عالم سراجاً منیرا

نہ تو نیست پوشیدہ احوال خلقی / کہ ہستی تو با حق سمیعاً بصیرا

Marfat.com

۱۲؍ شوال ۹۹۹ھ روز دو شنبہ حضرت شاہ ابو سعید صاحب کو حضرت نظام الدین بلخی رحؒ نے اجازت خلافت عطا فرمائی۔ اور تمام تبرکات سپرد کر دیئے۔ اور شاہ ابو سعید صاحب سال میں ایک مرتبہ کلیر شریف حاضر ہوتے تھے۔ ۱۷؍ شوال روز پنجشنبہ ۱۰۱۲ھ میں حضرت پیر و مرشد میں سال میں حضرت شاہ محمد صادق صاحب کو شاہ ابو سعید صاحب نے مرفوع الاجازت فرمایا۔ اور حضرت شاہ محمد صادق صاحب بھی بموجب حکم حضرت پیر و مرشد سال میں ایک مرتبہ ربیع الاول میں حاضر ہوا کرتے۔ (کلیر شریف)

۱۲؍ رجب ۱۰۴۲ھ روز پنجشنبہ وقت عصر حضرت شاہ محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ نے حضرت شاہ محمد داؤد جیو صاحب رحؒ کو خلافت، بیعت و امامت سے مرفوع الاجازت صاحب مجاز سلسلہ صابریہ چشتیہ فرما کر دستار خلافت عطا فرمائی اور تمامی اسناد مکتوبات ملبوسات مع ہدایات مرحمت فرمائے۔ آپ بھی سال میں ایک بار بادائے لوازم و قواعد مقررہ مامور آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہان صابر پاک سال میں ایکبار حاضر ہوا کرتے۔ ربیع الاول میں اور رسم قل شریف وغیرہ ادا فرما کر تشریف لے جاتے۔ اور آپ ہی کے زمانے سے یوماً فیوماً روز بروز کثرت حاضرین خاص و عام شروع ہوتی اور آبادی کلیر شریف کی ہونا شروع ہوگئی

حضرت قطب عالم صاحب رحؒ نے سلسلہ صابریہ میں حیات نو بخشی ہے۔ آپ کے زمانہ میں سلسلہ صابریہ کی بہت اشاعت ہوئی ہے۔ آپ کے خلیفہ جناب جلال الدین تھانیسری کے خلیفہ جناب حضرت نظام الدین بلخی رحؒ کا واقعہ ہے کہ اس دور میں جہانگیر بادشاہ فرمانروائے دہلی تھا۔ اس قدر لوگ خاندان صابریہ میں مرید ہوئے اور اس قدر سلسلہ پھیلا کہ بادشاہ کو اپنا خطرہ ہوا تو ایک عریضہ حضرت نظام الدین بلخی رحؒ کے حضور بھیجا۔ کہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں اور ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں رہ سکتے اس لئے یا تو آپ ہندوستان چھوڑ دیں یا پھر جہانگیر ہندوستان چھوڑ کر چلا جاوے۔ اس عریضہ کو ملاحظہ فرما کر حضرت خود بلخ تشریف لے گئے اور وہیں مقیم رہے وہیں حضرت کا مزار ہے۔

Marfat.com

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج ۱۲ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ وقت ظہر تک یہ ایک دو اہم کام جو میرے نزدیک خدمت ہے پایہ تکمیل تک پہونچ گیا۔ اور اب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ کچھ مختصر حالات جناب غوث پاکؓ جو حضرت صابر پاکؒ کے جد اعلیٰ ہیں عرض کروں۔

مختصر احوال مع حسرت اشتمال ولادت تا بلوغت جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ

حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ آپ کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ غوث پاک مدت ۱۷ ماہ حمل میں رہے۔ اور آٹھویں مہینہ کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ جو ایک عارفہ کاملہ تھیں۔ ایک روز قریب پیشانی کے کہ محل لطیفہ مصطفوی کا ہے نور سفید مثل الماس کے چمکتا ہوا محسوس ہوا۔ اور گاہ بگاہ اس نور سے شعلہ نکلتے نظر آتے۔ اور بعض وقت بجلی سی آنکھوں کے سامنے چمک جاتی نو ماہ کامل یہ حال رہا۔ اور بہ روز قبل آپ کی ولادت سے "نور اللہ ہوں"، کی آواز سنائی دیتی۔ جو صاف پیٹ سے آتی تھی۔ شب یکشنبہ سلخ رمضان المبارک ۴۷۱ھ کو وقت تہجد آثار پیدائش کے پیدا ہوئے۔ میں دایہ کو بلانے روانہ ہوا اور دروازہ بند کر گیا۔ جب واپس آیا تو دروازہ کھلا پایا۔ میرے ہمراہ دایا مسمات سمومہ بنت جبان صدیقی تھی گھر میں عجب طرح کی روشنی اور خوشبو دیکھی اور آسمان چھایا ہوا تھا۔ اس میں سے ایک ٹکڑا جدا ہو کر ابر کا آتا تھا اور آسمان نور سے گھر کو منور کر جاتا تھا۔ میں نے والدہ غوث پاکؓ سے پوچھا دروازہ کس نے کھولا ہے تو انھوں نے بتایا کہ آپ کے جانے کے بعد لڑکا پیدا ہوا اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور یہ ابر کا ٹکڑا آتا ہے اور بچے کے جسم کو پیٹ کر منور کر چلا جاتا ہے۔ خوشبو اور خنکی از حد اس کے باعث ہو جاتی ہے۔ دایہ

Marfat.com

نے حضرت غوث پاکؒ کو ناف بریدہ اور غسل کیا ہوا پایا۔ ناف کو ڈور سے باندھا اور با وضو ہو کر اور کفنی حضرت عبداللہ کے خرقہ سے پہنائی اور پھر آمد ابر کی بھی موقوف ہو گئی اور نام سید عبدالقادر قرار پایا۔ اسی روز سے تا نمبرات شیر خواری یا حبیب یا اوقات کی آواز سننے میں آتی تھی۔ اسی طرح کے صدہا خوارق ظہور میں آتے تھے ۲ سال کے عرصہ میں آپ بہت مشہور ہو گئے آپ کے نسب نامہ کا شہرہ سن کر ایک شخص ہرمز نام اولاد ابوسفیان سے درپے ہلاکت ہوا اور یوسف بن قلوان گیلانی نے آکر خبر دی۔ جب یہ خبر سن کر آئے والد ماجد گھر آئے تو حضرت کی والدہ نے کہا کہ لڑکا کہتا ہے بغداد چلو۔ اس شب کو ہم تینوں بغداد کو روانہ ہوئے۔ راہ میں ایک قافلہ کوفیوں کا ملا جو حج سے واپس آرہا تھا۔ اس قافلہ میں ایک شخص علاء الدین بن یعقوب تھے۔ جو عبدالخالق کے مرید تھے انھوں نے جب غوث پاک کو دیکھا تو انوار ذات کے ملاحظ کیے جو ہر سانس میں چمکتے تھے ان کو فوراً اپنے والد صاحب کے پیر صاحب کا قول یاد آیا وہ حالات غوث اعظم سے مطلع ہو چکے تھے۔ اور فوراً اونٹ پر سے اتر پڑے اور غوث پاک کے والد ماجد کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ اور عرض کی کہ حضرت آپ سواری پر ہوں اور اس طرح بے سروسامانی سفر کرنے کا کیا سبب ہے۔ آپ نے سبب اولاد ابوسفیان کی دشمنی کا بیان فرمایا۔ حضرت علاء الدین صاحب باطن تھے انھوں نے فرمایا کہ بالکل فکر نہ کریں۔ اس قافلہ میں بھی اس قوم کے دس آدمی ہیں۔ چنانچہ بخیر و عافیت اور بہت آرام سے بغداد شریف پہونچ گئے۔

آپ کو مولوی حضرت شمس الدین صاحب کے پاس تحصیل علم کے لئے بھیجا جو عبدالواحد بن زیدؒ کی اولاد میں سے تھے۔ اور خواجہ ابوالحسن علی ہنکاری صاحب سے مرفوع الاجازت تھے دس برس میں حضور غوث پاک درس پڑھانے کے قابل ہو گئے۔ اور آپ پھر جب جیلان تشریف لائے تو گھر کا سارا سامان لٹ چکا تھا۔ مگر فتنہ فرو ہو چکا تھا۔ یہ اولاد ابوسفیان جہاں کہیں رہی ہے سادات آل نبی اور اولاد علی دشمن رہی ہے۔ ۵ سال اور جیلان

Marfat.com

میں آپ زیر تعلیم ظاہری رہے جب عمر شریف ۱۸ برس ہوئی تو بموجب حکم الہام باطن حضرت والد ماجد نے اپنے دست مبارک پر خاندان حسینیہ جدیہ اپنے میں مشرف فرمایا۔ اور تمام تبرکات و ملبوسات مکتوبات حسب معمول تفویض فرما دیئے اور تمام امانتیں بھی سپرد فرما دیں۔ اور فرمایا کہ تم کو حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخدومی صاحب سے بیعت خلافت امامت اور ارشاد حاصل ہوگی اور درجہ محبوبیت کا بھی حاصل ہوگا۔ اور پیشین گوئی جو حضرت غوث پاک متعلق پیران عظام نے کی تھی۔ مکتوبات باطنی میں وہ بھی حوالہ کرا دی۔

بعد اس واقعہ کے ایک سال بعد ۱۱ ذلقعدہ ۴۸۹ھ روز پنجشنبہ بعد نماز حضرت غوث پاک کے والد ماجد نے اس عالم فانی سے رحلت فرمائی۔ بعد وفات ۶ ماہ حضرت نے جیلان میں قیام فرمایا۔ ۴۰ دینار لے کر حضرت والدہ ماجدہ سے رخصت لے کر اول کعبہ شریف پہونچے اور وہاں سے بیابان عراق بیاباں رہے۔ وہاں تبت کے پہاڑ پر پہونچ پہونچکر چلہ فرمایا۔ اور اٹھارہ برس روز خرنہ سے افطار فرمایا کرتے تھے پھر آپ نے ایک سال تک کچھ کھایا نہ پیا۔ اور یہ عہد کیا جب اللہ رب العزت تو مجھے نہیں کھلائے گا۔ میں کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ ایک سال تک کچھ زبان پر نہ رکھا اور ایک روز شیطان لعین نے مثل برف سفید کے تاحد نگاہ محیط کر دیا اور آواز دی کہ عبد القادر ہم نے تیری عبادت کو مقبول کر لیا۔ آپ کو خیال ہوا کہ میں نے تو کھانے کے لئے عہد کیا ہے نہ کہ عبادت کی مقبولیت کا خواستگار ہوں۔ معاً لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم زبان مبارک سے فرمایا۔ وہ یک لخت زائل ہوگئی اور شیطان کو نہتا ہوا پایا۔ اس نے کہا کہ عبدالقادر میرے اس فریب سے تو ہی بچا ہے ورنہ یہاں تو بڑے بڑے دھوکہ میں آ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ سب میرے رب کی عنایت ہے اب شیطان نے سر پیٹ لیا کہ آخری داؤ تھا جو خالی گیا۔ پھر چار روز بعد حضرت نے آواز سنی کہ عبدالقادر طعام نوشی کرو کہ خدا اپنے ہاتھ سے کھلاتا ہے حضرت نے دھوکا شیطانی سمجھ کر ہرگز التفات نہیں کیا۔ چار بار یہی آواز آئی۔ اور ہونٹوں پر لقمہ طعام

Marfat.com

کا محسوس ہوا۔ حضرت نے آنکھ کھول کر دیکھا تو کچھ دکھائی نہ دیا ہاں ہونٹوں پر کھیر لگی ہوئی تھی۔ حضرت نے اسے رومال سے صاف کر دی۔ اور پھر مراقب ہو گئے پھر آواز سنائی دی جب آپ نے آنکھیں کھولیں تو ایک تجلی سے آنکھوں سے غائب ہو گئی۔ آپ پھر مراقب ہو گئے پھر وہی آواز سنا آپ نے آنکھیں کھول دیں۔ ایک ہاتھ میں لقمہ کھیر کا نظر آیا۔ پھر وہ ہاتھ بھی غائب ہو گیا۔ آپ نے دھوکہ شیطانی سمجھ کر لاحول پڑھی۔ اور مراقب ہو گئے پھر اسی طرح کی آواز آئی کہ عبدالقادر یہ دھوکہ شیطانی کا نہیں ہے جو لاحول سے غائب ہو جاوے آپ نے آنکھیں کھولیں تو ایک جسم دیکھا، ہاتھ لقمہ کھیر کا دیکھا، ایک نظر دیکھنے بھی نہ پائے تھے کہ جسم پھر غائب ہو گیا۔ آپ اس بار دھوکہ نفس کا سمجھ کر پھر مراقب ہو گئے۔ پھر وہی آواز آئی کہ اے عبدالقادر یہ دھوکا نفس کا بھی نہیں ہے۔ جب تک یہ لقمہ نوش نہ کرے گا۔ کچھ معائنہ نہ ہو گا۔ آپ نے منہ کھول دیا۔ اور لقمہ کھیر کا منہ میں آگیا۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں۔ تو حضرت ابوسعید مبارک ابن علی مخدومی رح کی صورت تجلی آثار صفائی کے عجیب کیفیت سی نظر آئی۔ اور کلمات زبان ملکوت باہمہ گر ہوئے جو حضرت کے والد ماجد نے اسی وقت خاص کیلئے تعلیم فرمائے تھے۔ یہ امر عوام کے سمجھنے کے لئے نہیں ہے۔ وہی سمجھ سکتا ہے جو اس منزل سے گذرا ہو۔

حضرت ابوسعید بموجب حکم باطن تشریف لے گئے تھے اس روز آپ کے یہاں کھیر پکی تھی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ نے دسترخوان میں باندھ کر دی اور آپ نے باہر آکر اسم جنیدیہ قلب روحی سے تلاوت کرنا شروع کیا کہ قریب جسم غوث پاک کے پہاڑ تبت پر پہونچ گئے۔ اور بموجب حکم تعمیل کیا اور بعد طعام کھلا دیئے گئے۔

حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بعیت امامت سے مشرف فرمایا۔ اور تعلیم طریقت، کیفیت، باطن بطور، طریقہ اپنے سلسلہ تعلیم فرمائی۔ جس پتھر پر غوث پاک نے ۳ چلے رسم ذات کے ادا کئے تھے وہاں کے

Marfat.com

۵۵ قدم دوسرے پتھر پر بٹھا دیا۔ اور تمام ہدایت ضروری دیکر اور بعد فراغ ہو جانے کے کبھی مطلع کر کے بغداد شریف واپس تشریف لے گئے۔ ان دو پتھروں کی زیارت کی ہے۔

حضرت غوث پاک ایک سال کامل قدرت وہاں مشغول عبادت رہے۔ قریب ہی ایک درخت سیب کا پیدا ہو گیا تھا۔ اس کی شاخ عصر سے جھکنا شروع ہوتی تھی۔ اور مغرب کے وقت حضرت دہن مبارک کے پاس پہونچ کر اس سے ایک سیب ٹوٹ جاتا تھا۔ ایک سال تک اسی سیب سے روزہ افطار کیا کرتے تھے۔ بعد فراغ ہو جانے آپ بغداد شریف تشریف لے گئے۔ ۱۳ صفر یہ شنبہ ۵۱۱ھ وقت اشراق آپ بغداد شریف میں داخل ہوئے۔ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ میں بموجب حکم الٰہی حاضر ہوا ہوں۔ جو حکم ہوا بجا لاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت پیر و مرشد کو میرے آنے کی اطلاع کر دیں اور التماس کریں کہ لطفیل دستگیری حضور کی تعمیل حکم کی بجا لایا ہوں۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے جو ایک سال تک نہ کھانا کھایا اس عہد پر کہ اللہ کھلائیگا تو کھاؤں گا تو اس پر کیا رہا۔ تو آپ نے تمام واقعہ گذرا بیان فرمایا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ میں اس قدر نظر رکھتا ہوں کہ دنیا کے کنارے تک بخوبی دیکھ سکتا ہوں اور چھپا سکتا ہوں۔ آج تمہارے پیر و مرشد کے سامنے یہ پوچھیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ وہ اپنے جسم کے ہر حصے کو دکھا کر چھپا سکتے ہیں اور جس عضو کو چاہیں ظاہر کریں اور جس عضو کو چاہیں چھپائیں۔ یہ کہہ کر حضرت خضر علیہ السلام حضرت ابوسعید مبارک ابن علی مخزومی صاحب کے مکان کی طرف روانہ ہوتے اور جلد واپس آکر کہنے لگے کہ حضرت مکان پر موجود نہیں ہیں غوث پاک نے فرمایا کہ وہ کون سی جگہ ہے جہاں ان کا جانا آپ کو معلوم نہیں ہے اور آپ وہاں نہیں جا سکتے۔ یہ سن کر حضرت خضر علیہ السلام تشریف لے گئے۔ اور تین روز

Marfat.com

تک واپس نہ آئے۔ حضرت ابوسعید مُبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔
۱۷ صفر المظفر ۵۱۱ھ روز جمعہ بعد چاشت مجھے حضرت خضر علیہ السلام
میرے حجرہ پر ملاقاتی ہوئے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ آپ تشریف کہاں لے
گئے تھے میں نے کہا کہ میں تو کہیں نہیں گیا حجرہ ہی میں تھا۔ میں نے یہ منت مانی
تھی کہ جب عبدالقادر کامیاب ہوکر آوے گا تو یا رب العالمین میں تیرے
شکریہ میں طے کا روزہ تین دن رکھونگا ایک سہ شنبہ مجھے اس کے آنے کا علم ہوا
اور صبح سے ادائے روزہ طے میں مصروف ہوگیا۔ مگر آپ کو اس قدر تعجب کیوں
ہے کیا کوئی ضروری کام ہے آپ کو مجھ سے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے
فرمایا کہ میں آپ کو عالم ناسوت سے لے کر عالم ملکوت تک دیکھ آیا۔ مگر آپ کا
کہیں پتہ نہیں ملا یہ سن کر آپ خاموش ہوگئے۔ خضر علیہ السلام کے بھی دستخط
کروائے۔ اور حضرت خضر علیہ السلام کے ہمراہ جامع مسجد تشریف لے گئے۔
اور وہاں دیگر اولیاء اللہ سمعہم کی موجودگی میں حضرت سید عبدالقادر
جیلانی غوث پاک رح کو اپنے ہاتھ میر شاہ ابوسعید مبارک نے بیعت حوالت
وارشاد سے مشرف کر کمدہ اڑھادی۔ اور عمامہ باندھ کر خرقہ پہنادیا اور
مثال خلافت بخطاب قطب ربانی غوث صمدانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی
حسنی حسینی کی اہل مجلس کو سنا کر عطا فرمائی اور بعد نماز جمعہ اپنے مکان پر غوث
پاک کو ہمراہ لے آیا۔ اور فاتحہ ہفت دہم کا سامان کیا۔ اسی روز سے یہ فاتحہ آپ کو مرحمت ہوئی
اور کہہ دیا کہ اسی تاریخ میں تمہارا اس عالم سے سفر ہوگا۔ ۲۸ صفر ۵۱۱ھ روز سہ شنبہ
غوث پاک کوفہ کیلئے تنہا روانہ ہوئے اور گیارہ روز میں حضرت علیم اللہ ابدال کے بعد بغداد
واپس آئے۔ اس وقت علیم اللہ ابدال کی عمر ۱۲ سال تھی آپ کا نکاح بحکم باطنی بی بی حلیمہ
صغرا ای بنت سید یوسف بن سید یونس بن شرف الدین اولاد جناب امام زین العابدین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ اسی روز سے آپ مسند ارشاد پر جلوہ فرما ہو کر تبلیغ
دین وطریقت میں محفوظ ہوئے۔

Marfat.com

حضرت بادشاہ دو جہاں صابر پاکؒ کا شجرہ عالیہ یعنی نسب نامہ حسب ذیل ہے:-

نسب نامہ حضرت صابر پاکؒ

حضرت بادشاہِ دو جہاں مخدوم علاء الدین احمد صابر سلطان الاولیاء ختم اللہ الارواحؒ

ابن سید عبدالرحیم عبدالسلام عرف بدرالدین ولی حق ذاکر ہراتیؒ

ابن سید عبدالوہاب سیف الدین نور حق شاکر بغدادیؒ

ابن سید السادات، محبوب سبحانی قطب ربانی ابو محمدؒ عبدالقادر جیلانی پیران پیر، دستگیر غوث الاعظمؒ

ابن سید عبدالرحمٰن محمد صالح نورالدین یامر جیلانیؒ

ابن سید عبداللہ ظہورالدین الواحد عامر عربیؒ

ابن سید عبدالواحد یحییٰ سیدی عربیؒ

ابن سید عبدواحد سیدی موسیٰ عربیؒ

ابن سید کریم اللہ، سید مورث خیرالدین عربیؒ

ابن سید القاسم اللہ سید موسیٰ اول عربیؒ

ابن سید سلامت اللہ سید سعد اللہ سعیدالدین عربیؒ

ابن سید حسن الدین، حسن اللہ حسنی مثنیٰ مدنیؒ

ابن سید عبداللہ ابوالحسن سیدنا امام حسن شہ دین و دنیا و ملت مدنیؒ

ابن امیر المومنین سید امیر الدین مرتضیٰ علی مشکل کشا صاحب ذوالفقار و دلدل سوار اسد اللہ الغالب مظہر العجائب و الغرائب کرم اللہ وجہہ الکریم

یہ ہے نسب نامہ جناب بادشاہِ دو جہاں صابر پاک کا اس نسب نامہ میں اسماء باطنی بھی شامل ہے جو حضرات سلسلے کے صابریہ کے تلاوت کریں۔ اور

Marfat.com

مستفیض ہونا چاہیں انھیں اجازت ہے پھر بھی وہ طالب صادق اپنے شیخ سے ضرور اجازت لے لیں۔ اور اس کی تلاوت کے وقت تمام آداب و پاکیزگی کا خیال رکھیں۔ میرا ارادہ تھا اور کچھ اوراد و وظائف لکھنے کا تھا مگر اس وجہ سے کہ کوئی ناجائز استعمال نہ کرے یا کوئی وظیفہ دستور کے خلاف نہ پڑھ لے کہ بجائے فائدے کے نقصان ہو اس وجہ سے نہیں لکھ رہا ہوں۔ دوسرے میرے نزدیک تمام نزدیک اوراد و وظائف و تعویذات مذہبی محض دنیا طلبی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں اپنے پیر سے نسبت قائم ہونا ہی سب سے بڑا عمل اور سب سے بڑا تعویذ ہے جو ہر مشکل میں کام آتا ہے جن کسی صاحب کو کوئی مشکل درپیش ہو وہ حضرت صابر پاک پر توشہ کرے۔ اور یہ اسماء گرامی (شجرہ) پڑھ کر اللہ رب العزت سے ان کے طفیل دعا مانگے قبول ہوگی۔

شرط یہ ہے کہ محبت اور عقیدت سے روزانہ وقت مقررہ پر پڑھا کرے اور اول و آخر درود شریف ۲۱،۲۱، بار ضروری ہے۔

اوراد شریف

اب میں جملہ برادران طریقت و صاحب ذوق و شوق حضرات کے استفادہ کے لیئے یہ ناچیز تحفہ پیش کرتا ہوں جو اس کو اپنے بزرگوں سے ملا ہے۔

ختم شریف قدوسیہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک وقت مقرر کر کے پاک و صاف ہو کر صدق دل سے اول آخر ۲۱، ۲۱، بار درود شریف پڑھے۔ درود شریف یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَطْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُومٍ لَّکَ

Marfat.com

ایک ہزار بار "یا قدوس" پڑھے۔ اور ہر ایک تسبیح پوری ہونے پر یعنی جب ایک سو (۱۰۰) پورا ہو تو ایک بار۔

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھے۔

چند روز مداومت کرنے پر انشاء اللہ تعالیٰ صدقہ حضرت قطب عالم کا وہ فیضان صابری سے فیضیاب ہوگا۔ اور دل اس کا خود بخود دنیا سے ہٹ کر اطاعت الٰہی کی طرف راغب ہو جائے گا۔ اور اس کے علاوہ جس نیت سے بھی پڑھے گا فیضیاب ہوگا۔

وظیفہ بعد نماز

بعد نماز فجر: درود شریف جو داخل نماز ہے ۳۳ مرتبہ۔ کلمہ طیبہ ایک سو مرتبہ یا رزاق یا لطیف یا قدوس یا باسط ایک سو مرتبہ یٰسین شریف ایک بار۔ شجرہ شریف ایک بار

بعد نماز ظہر: درود حسب معمول۔ کلمہ طیبہ حسب معمول۔ سورہ نوح ایک مرتبہ

بعد نماز عصر: درود اور کلمہ طیبہ کے بعد سورۂ عم یتساءلون

بعد نماز مغرب: درود اور کلمہ طیبہ کے بعد سورہ واقعہ ایک بار، یا منعم دو سو بار یا عزیز ایک سو بار آیت کریمہ ایک سو مرتبہ

بعد نماز عشاء: درود شریف اور کلمہ طیبہ حسب معمول سورہ ملک ایک بار، یا رزاق یا لطیف، یا قدوس یا باسط ایک سو بار یا عزیز یا وہاب یا منعم دو سو بار۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایک سو مرتبہ۔ استغفار ایک سو مرتبہ یا صابر ایک سو مرتبہ

بعد نماز تہجد: ۔ بارہ رکعت نفل کے بعد با آواز بلند لا الٰہ الا اللہ ۲۰۰ مرتبہ الا اللہ ۲۰۰ مرتبہ اللہ الصمد مرتبہ

Marfat.com

حق حق حق ۱۰۰ مرتبہ　　　اللہ الصمد اللہ ۱۰۰ مرتبہ

ہر گیارہ مرتبہ کے بعد ایک دفعہ محمد الرسول اللہ کہے
درود بکثرت پڑھی جائے۔
اس ذکر پاک کے بعد زبان تالو سے لگا کر تصور میں اللہ کہا جائے
اور مراقبہ کیا جائے۔

نوٹ :۔ ان اوراد و اذکار کی صرف اہل سلسلہ کو اجازت ہے
اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ۔ اس فقیر کے
لئے بھی دعائے خیر کرنا۔

محمد اکرام صابری حکیم

جاروب کش آستانہ عالیہ حضرت صابر پاک
پیران کلیر شریف رڑکی ضلع سہارنپور

Marfat.com

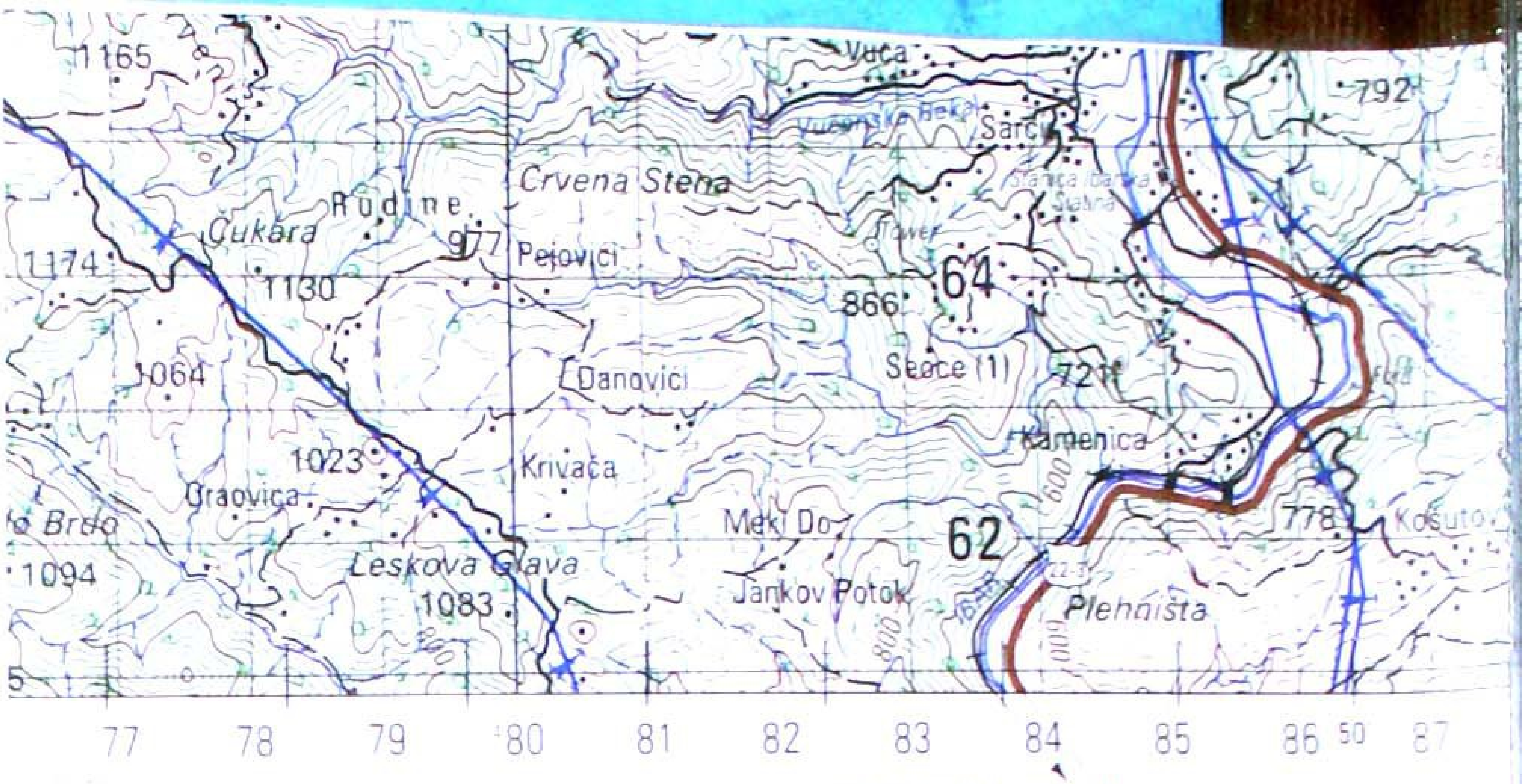

00

6 7 8 9 10 Kilometers

4 5 6 7 Statute Miles

3 4 5 6 Nautical Miles

METERS

40 METERS

GN

TRUE NORTH

WORLD GEODETIC SYSTEM 1984
1000 METER UTM ZONE 34
TRANSVERSE MERCATOR
MEAN SEA LEVEL
WORLD GEODETIC SYSTEM 1984
NIMA 5-99

GRID CONVERGENCE
0 12 13 MILS
FOR CENTER OF SHEET

GRID NORTH

MAGNETIC NORTH

TO CONVERT
MAGNETIC AZ
TO A GRID AZ
ADD G-M ANG

TO CONVERT
GRID AZIMUTH
MAGNETIC AZ
SUBTRACT G-M

THIS MAP IS RED-LIGHT READABLE
AND BLUE GREEN-LIGHT READABLE

TO THE NIMA CUSTOMER HELP DESK 1-800-455-0899
NATIONAL IMAGERY AND MAPPING AGENCY
ROAD BETHESDA MD 20816-5003

Marfat.com